ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش ملک التجار جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر ۱۶

مقاصد الصالحین

۱۳۲۳

باہتمام عاجز محمد ابو سعید ابن جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب مرحوم

مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۳۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند تعالی شانہ عما یصفون کی ممکن [illegible] انسان ضعیف البنیان اُسکے ادا کا دم بھر سکے
کہ حدیث شریف مین وارد ہے لَآ اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ اور اسی
طرح بمضمون آیہ کریمہ[1] اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا مجال نہین کہ اُسکی نعمتون کا شمار کر سکے اور
نعت اور مدحت جناب رسول مقبول کی یہ بھی دشوار ہی کہ جنکی ذات پاک باعث وجود کائنات
اور سبب مغفرت جمیع مومنین و مومنات ہی پس ان دونون امر محال سے قطع نظر کر کے یہ عاجز
ناتوان محمد عبد الرحمن خدمت مین ارباب دین و یقین کی گذارش کرتا ہے کہ کتاب مقاصد
الصالحین بندے کے ہاتھ آئی اسکو دیکھا تو اسمین حکایتین بزرگان باصفا اور اولیا اللہ
برگزیدہ خدا کی نظر پڑین طبیعت اسکے دیکھنے سے بہت محظوظ ہوئی کہ اس کتاب کا مطالعہ آدمی کے
ایمان اور ایقان کو بڑھاتا ہے اور دنیا کی حرص و ہوا کو گھٹاتا ہے اس واسطے چاہا کہ اور
مسلمان بھائی بھی اسکے پڑھنے سے فائدہ اٹھائین کہ تنہا خوری طریقہ پسندیدہ اہل مروت
نہین ہے اور اسی نظر سے بزرگون نے فرمایا ہے ع کہ حلوا بہ تنہا نبایست خورد پس بعد
درستی عبارت باعانت میر وارث علی صاحب مرحوم کے کہ اکثر مقام اُردو اس
کتاب کی مربوط نتھے مطبع نظامی مین چھپوائی امید ہے کہ دیکھنے والے اسکے بہت حظ اور
فائدہ اُٹھائینگے اور اس احقر اور مؤلف کو بدعائے خیر یاد فرمائین واللہ ولی التوفیق۔

[1] یعنی اگر تم گنو نعمتین اللہ کی نہ پورا کرسکو گے ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزارون حمد اور لاکھون شکر اُس خالق اکبر کو سزاوار ہین جسنے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے ذوی الاحترام کو واسطے ہدایت گمراہون کے مبعوث اور مخلوق فرمایا اور درود بیشمار اُس سرور کائنات خلاصۂ موجودات کو لائق ہے کہ جنکے نور افاضت ظہور سے ظلمت کفر و نفاق کی زائل ہوئی اور آفتاب ہدایت سے ایک عالم روشن ہوا اور رحمت کاملہ اوپر ارواح طیبات حضرات اہل بیت اور اصحاب حمیدہ صفات اور اولیای خوش اوقات اور علمای فضائل سمات کی کہ انکی شمع ارشاد اور اجتہاد کی روشنی سی تاریکی دلون کی نور ایقان سی مبدل ہوئی بعد اسکے یہ بندۂ گنہگار عرض کرتا ہے کہ چند حکایات رشادت آیات بزرگان سلف کے معتبر کتابون سے انتخاب کرکے زبان اُردو مین بیان کیے ہین تاکہ ہر شخص اُنکے پڑھنے اور سننے سے فائدہ حاصل کرے اور چونکہ یہ نسخہ شامل اوپر مقاصد صلحا کے ہے نام بھی اسکا مقاصد الصالحین رکھا گیا اور اس مین دس مقصد ہین

نقل ہے سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ حق تعالیٰ نے جب محبت کو پیدا کیا چار ہزار برس
عرش کے نیچے زار و نالان رہی اور مناجات کرتی تھی کہ خداوندا تونے ہر چیز کے واسطے ایک مقام مقرر
فرمایا ہے مجکو نہین معلوم کہ میرا مقام کہان ہے حکم ہوا کہ تیرا مقام میرے عاشقان خاص کا دل ہے
اُسنے عرض کیا کہ الٰہی تیرے بندے میرے تحمل کی طاقت نرکھ سکینگے خطاب ہوا کہ وہ میرے بندے
ایسے ہین کہ اگر آسمان بلا و غم اُنکے سر پر گرے تو بھی راہ طلب سے قدم نہ ہٹاوین تو اسی مقام پر ہوا فی
ظرف اور حوصلے ہر طالب کے لذت اور حلاوت چکھتی رہو **نقل** ہے کہ ایک عاشق خدا نے پچاس
برس عبادت مین صرف کیے ناگاہ مرض بادخوری کا اسکے چہرے پر اس شدت سے طاری
ہوا کہ تمام مُنھ ایک آبلہ ہوگیا اور بسبب مواد فاسد کے اس مین کیڑے پڑ گئے کسینے کہا کہ تم
مستجاب الدعوات ہو جناب الٰہی مین دعا کیون نہین کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمکو اس رنج سے نجات بخشے
اُسنے کہا کہ خواہش دوست کی یہی ہے کہ مین اُسکی بلا پر صبر کرون اور دامن شکیبائی ہاتھ سے نچھوڑون
تا کہ درجہ ایوب علیہ السلام کا ہاتھ آوے اور اُسکی نعمت پر شکر کرون کہ مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کا حاصل ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وحی کی خداے تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام
پر کہ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ جو کوئی میری بلا پر صبر اور میری نعمت پر شکر نکرے اس سے کہہ
کہ اپنا خدا اور ڈھونڈھے اور میری زمین اور آسمان سے نکل جاوے میرے دوستونکو رنج د
سے کیا کام ہے کہ لذت دنیا میری حلاوت اُنکے دل سے دور کرتی ہے اسیواسطے اُنکے
کو مین رنج و بلا مین مبتلا کرتا ہون کہ اپنے دلکو میری طرف متوجہ کرین **نقل** ہے کہ جب آصف قیس
پانون پر عارضہ جذام نے شدت کی اُنکے دوستون نے کہا کہ پانون کا کاٹنا مناسب ہے تا کہ
جسم پر سرایت نکرے کہنے لگے کہ میرا کام میرے دوست کے اختیار مین ہے جو اُسکی مرضی ہے مجکو
قبول ہے مجکو قطع و برید کا کیا اختیار ہے بعد چندے درد کے جب زانو تک نوبت پہونچی اور اُٹھنے
بیٹھنے سے عاجز ہوے اور نماز بدشواری ادا ہونے لگی ایک دن خوب روئے اور کہا کہ خداوندا اگر

اس سی زیادہ بلا نازل کرے مین اسپر بھی راضی ہون لیکن طاقت ترک عبادت کی نہین رکھتا ہون جس
پانون اور ہاتھ سی عبادت تیری نہو سکے اسکا کاٹ ڈالنا مناسب ہی حاضرین نی کہا کہ اگر آپ فرمائین تو ہم جراح
کو بلائین اور آپ کچھ داروی بیہوشی کھالین تاکہ درد کاٹنے کا معلوم نہو تب اُنھون نی فرمایا کہ کسی قاری خوش
آواز کو بلا کر کچھ آیتین قرآن شریف کی پڑھواؤ اُس حالت مین پانون کیا اگر سر کاٹ لوگے تو بھی مطلق
خبر نہوگی الغرض ایسا ہی کیا اور اُنکو ہرگز خبر نہوئی جب ہوش مین آئے تب پانون کٹا ہوا ہاتھ مین لیا
اور جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا جب تونے چاہا اس پانون کو پیدا کیا اور جب چاہا جدا
کر دیا مین دونون حال مین شکر کرتا ہون الٰہی یہ وہ پانون ہی کہ روز قیامت کی گواہی دیگا کہ کبھی
ایک قدم تیری راہ کے خلاف نہین چلا نقل ہی بشر حافی رح سے کہ ایک شخص بغداد مین وارد ہوا لوگون
نے اُسکو کسی چور کے دھوکے سے پکڑکے پابزنجیر کیا اور خوب مارا وہ ہنستا تھا اور کچھ نالہ و فریاد نہین
کرتا تھا کسینے کہا کہ اِس چوٹ کا درد تجھی معلوم نہین ہوتا اُسنے کہا کہ دوست میرا حاضر و ناظر ہے درد
اور تکلیف کی کیا شکایت آپ نی کہا کہ تو اگر اُسکو دیکھے تو کیا کرے یہ سنتے ہی اُس نے ایک
آہ کھینچی اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور جان خدا کو سونپی قرآن مجید مین مذکور ہے کہ مصر کی
عورتون نے حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال باکمال دیکھکر اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور اس قحط
عظیم مین آپکے دیدار سے آدمی اپنی بھوک بھول جاتے تھے جبکہ حسن مخلوق کی یہ کیفیت ہو اگر عاشقان
جمال خالق اکبر اپنی جان کو نثار کرین تو کیا مقام تعجب ہی نقل ہی کہ ایک دن شیخ شبلی رحمۃ اللہ
علیہ کچھ باتین اسرار حقیقت کی فرماتے ہوے بغداد مین جاتے تھے ایک جوان کو دیکھا کہ بیڑیان
بہت بھاری پہنے ہوے ایک تنگ مکان مین قید ہے اور شدت تکلیف سی سوا پوست اور استخوان
کے گوشت برائے نام بھی بدن پر نہین اور سر نیچے جھکائے ہوے آپ ہی آپ کچھ باتین کرتا ہی جب اُسکی
نظر شیخ پر پڑی بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ ای شیخ تم عارف باللہ ہو بعد سلام کی یہ میرا پیام میرے
دوست سی کہدو کہ اگر ساتون آسمانون کا طوق بناکر میری گلے مین ڈال دی اور ساتون زمینون کی زنجیر
بناکے میرے پائون مین پہنادی پھر گز راہ طلب سی قدم نہ اُٹھاؤن شیخ نے وقت خاص مین مناجات کی

کہ خداوند تو بے نیاز ہے اور سب سی بے پرواہ ہے مگر سب شخص اپنی دوست کو پیار کرتے ہین

کہتے ہین تو اپنے دوست کو رنج دیتا ہی اور دشمن کو راحت پہونچاتا ہی الہام ہوا کہ ای شبلی زبان روک
اور ترک ادب نکر جو مجکو دوست رکھتا ہی مین اُسکو بلای سخت مین گرفتار کرتا ہون اور جسکو مین دوست
رکھتا ہون اُسکو قتل کرتا ہون اور اُسکے خونبہا مین اپنا دیدار دکھاتا ہون اور حیات جاودانی عنایت
کرتا ہون ای خداوند کریم ایسا قتل اور ایسا خونبہا صدقہ رسول کریم کا مجکو بھی عطا کر نقل ہی کہ ایک دن
سلطان ابراہیم ادہم مقام بیخودی مین کسیطرف گذری اور حالت استغراق مین ایک شخص کی پانون پر پانون
پڑگیا اس بی ادب نی ایک طمانچہ مارا سلطان ہنسے اور کہا کہ ای خداوند یہ وہ مُنھ نہین ہی کہ ایسی طماچو نسے
تیری طرف سی پھر جاوے اگر زمین آسمان چکی بنکر پیسین جب بھی تیری طرف رہے گا حکایت

سنا ہے کہ اک شخص کے پاؤن پر	پڑا سہو سے پای حضرت عمرؓ	کہا اُسنے اندھا ہے اے بیخبر
لگے معذرت کرنے حضرت عمرؓ	کہ اندھا نہین ہون خطاوار ہون	خطا بخشنے کا طلب گار ہون
بزرگون کے الطاف کو دیکھیے	کہ کیا زیردستون پر احسان کیے	منقول ہی کہ سلطان ابراہیم ادہم

رحمۃ اللہ علیہ سی یعنی کہتے ہین کہ ایکبار اتفاق میرا ایک ایسے جنگل مین پڑا کہ وہان سُو سُو کوس تک پانی
نتھا مین نے خیال کیا کہ اگر اس جگہ کوئی آدمی قدرت خدا سے ملے تو اسکی عنایت سی کچھ بعید نہین ہی پس
تھوڑی سی راہ چلا کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص نوجوان بہت خوبصورت تاج مرصع سر پر اور ٹپکا زربفت
کا کمر پر ایک سیب ہاتھ مین سونگھتا ہوا چلا آتا ہی صفا لباس اور پوشاک اور لطافت چہرہ سی یہ معلوم ہوتا
تھا کہ ابھی حمام سے نہا کر آتا ہی مین نی جو غور سے دیکھا تو ظاہر مین کم سن تھا مگر کمالات باطنی مین مردان طریقت
سے زیادہ تھا مین نے پوچھا کہ ای جوان کہان سے آتا ہی کہنے لگا اے شیخ کیا پوچھتا ہے روتا تھا اور کہتا
تھا کہ مین بادشاہ کرمان کا بیٹا ہون مجلس شراب مین بیٹھا تھا اور وہ محفل معشوقان حسین سی آراستہ تھی
ناگاہ ایک مصاحب نی شراب کا پیالہ مجکو بھر کے دیا مین نی جو نگاہ کی تو دروازہ عالم ملکوت کا کھلا دیکھا
اور مجکو مقام فرشتون اور روحانیون کا نظر پڑا اور صاحب مجلس خدا کو پایا اور ظاہر و باطن اور اول
و آخر اور خالق تمام اشیا کا اسی کو سمجھا اور در و دیوار کو آئینہ اسکے عکس کا دیکھا اور ہر شئے کی

... ربانی ہو مست فنا بادۂ وحدت پی لے * طالب ہی خدا کا تو گذر دنیا کی
اس سودی مین کچھ دیر کا وعدہ نہ سمجھ * اس ہاتھ سی دے اور بس اس ہاتھ سی لے * اُسی وقت دنیا
کو ترک کر کے لباس فقیرانہ پہنا اور اسطرح پر اوقات بسر کرتا ہون یہ کہکر غائب ہوگیا ای عزیزو اگر چاہیے
ہو کہ خدای تعالی دوست تمہارا ہو اور تمکو دوست رکھے لازم ہی کہ سوا اُس کی ہرگز کسی سی امید
نفع اور نقصان کی نرکھو اور اُسکی عبادت مین کسی دوسرے کو شریک نہ کرو کہ شرک کفر ہے اور کسی
لذت کو اسکی لذت محبت کی برابر نجانو نقل ہی شیخ جنیدؒ نے بغداد مین ایک جوان کو دیکھا کہ مستونکی
طرح جھومتا اور ادھر اُدھر گرتا پڑتا چلا آتا ہی جانا کہ شراب پی ہے کہا کہ اے جوان اپنے تئین سنبھال
کہ تو گر نہ پڑے اُس ہوشیار دل مست ظاہر نے جواب دیا اے شیخ تو اپنے تئین سنبھال
کہ میرا گرنا فقط مجکو زیان کریگا اور تیرے گرنے سے تمام اہل بغداد کہ تیرے مُرید ہین گر پڑینگے اور
سزاوار دوزخ کے ہوجائینگے اتنے مین ہاتف غیب نے آواز دی کہ ای جنیدؒ یہ جوان میری شراب
محبت سی سرمست ہی اسنے شراب انگوری نہین پی تو نے غلطی سی زبان طعن و تشنیع کی اسپر کھولی شیخ جنیدؒ
کو ایک حالت طاری ہوئی کہ چالیس دن تک رویا کیے اور اس بات سی استغفار کیا کیے ای غافلو
زبان طعن کسی فقیر بیچارے پر نکھولا کرو اگرچہ ظاہر اُس کا راست اور خوب نہو بہت سے اولیاء اللہ
ایسے ہین کہ حال انکا سوا خدائے جل شانہ کی کوئی نہین جانتا اور اللہ تعالی ہر وقت مین ایک
دوست اپنا ظاہر کرتا ہی کہ مخلوق پہچانے کہ دوست اللہ کے اس طرح پر ہوتی ہین سب اُسکو دیکھتے
ہین لیکن پہچانتے نہین اُن ہی معنون مین اللہ تعالی نے جناب سید ابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
حق مین فرمایا ہی تَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ یعنی تو دیکھتا ہی اُن کو کہ وہ دیکھتے ہین تجکو اور
وہ نہین دیکھتے ابوجہل لعین نے تجکو نہین دیکھا اور عمرؓ نے تجھے بالیقین دیکھا خطاب ہوا حضرت
داؤد علیہ السلام کو کہ جھوٹا ہی جو شخص دعوی میری دوستی کا کرتا ہی اور تمام شب پاؤن پھیلائے
اپنے جورو لڑکون کے ساتھ عیش و عشرت مین سوتا ہی حضرت نوح علیہ السلام نی جناب باری مین
عرض کیا کہ الٰہی دوست تیری کون لوگ ہین حکم ہوا کہ جیسے طفل شیر خوارہ ہوا اپنی ماں کی دوستی

پروا نہین رکھتا اور عرفان الٰہی ...
بھی سوا میرے سب سی قطع امید کرے اسی طرح پر آٹھ پہر میری طرف دل لگائی رکھے اور غیر کا خطرہ
کبھی دلمین نہ لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ بار خدایا اپنے دوستون کی دوستی مجکو عنایت
کر اور دوستی اس چیز کی کہ تجھسے نزدیک کرے **نقل** ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نی دعا کی کہ بار خدایا ایک دوست
اپنا مجھکو دکھا الہام ہوا کہ کوہ طور پر جا وہان اس سی ملاقات ہوگی موسیٰ علیہ السلام تشریف لی گئے ایک
شخص کو دیکھا کہ تمام جسم اسکا زخمی ہی نہ ہاتھ لایق پکڑنے کے نہ پانون قابل چلنے کے نہ آنکھون مین
دیکھنے کی طاقت نہ زبان مین بولنے کی قوت حضرت موسیٰ نے کان نزدیک لیجاکر سنا کہ شکر الٰہی کرتا
ہی پوچھا کہ شکر کس نعمت پر کرتا ہی کہ تمام بدن مین ایک عضو تیرا درست نہین اُسنے کہا کہ دو نعمتون کا
شکر ادا کرتا ہون ایک یہ کہ زبان شکر گذاری پر جاری ہی دوسری یہ کہ معرفت الٰہی ہر دم دلکو حاصل
ہی حضرت موسیٰ نے کہا کہ کتنی مدت سی تو اس تکلیف مین مبتلا ہی اسنے کہا سو برس سی پوچھا کہ اس عرصہ مین
کبھی کوئی خواہش بھی ہوئی ہی کہا دو چیز کی ایک یہ کہ موسیٰ علیہ السلام سی ملاقات ہو جائی دوسری یہ کہ پانی
ٹھنڈا پیون موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ خوش ہو کہ دونون مرادین تیری حاصل ہوئین موسیٰ مین ہون
اور پانی بھی تیری لیے لاتا ہون یہ کہکر حضرت موسیٰ پانی کی تلاش مین تشریف لیگئے حق تعالی نی عزرائیل
کو حکم اسکی قبض روح کا فرمایا جب اس بزرگ نی انتقال کیا تو جنگل کے جانورون نی اُسکو چیر پھاڑ کے
برابر کر دیا اور گوشت تمام کھا گئے حضرت موسیٰ جب پانی لائے تو یہ حال دیکھا بہت روئی اور جناب
کبریا مین عرض کی کہ ای بے نیاز دوست اپنی دوستون سی یہی معاملہ کرتے ہین خطاب ہوا کہ ای موسیٰ ممکن نہین
کہ ہماری محبت رکھے اور دنیا مین اپنی مراد چاہی **نقل** ہی جنید بغدادی رح سی کہ مین نی سری سقطی رح سے پوچھا
کہ اگر خدا کے دوست کے زخم تلوار کا لگے درد ہوتا ہی کہا کہ ایک تلوار کیا اگر لاکھ تلوارین پڑین ان کو درد
نہین ہوتا جیسے کہ سہیل تستری رح ایک زخم رکھتے تھے لوگون نی کہا کہ دوا کیون نہین کرتے کہنے لگے
دوست کا زخم درد نہین کرتا **نقل** ہی کہ موسیٰ علیہ السلام واسطے مناجات کی جاتے تھے ایک شخص
سر راہ گھونسلا یا تھا اور وہان عبادت کرتا تھا جب اُنکو دیکھا پوچھا کہ ای موسیٰ کہان جاتی ہو کہا ...

میری بھی ہی جناب الٰہی مین عرض کرنا حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کیا حاجت ہی کہا یہ ہی کہ اے کارساز بیکسان
تھوڑی سی محبت اپنی میری دلکو بھی عنایت کر جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لیگئی اور حاجت اپنی
جناب کبریا سے چاہی پھرنیکے وقت الہام ہوا کہ ای موسیٰؑ حاجت میری بندے کی بھول گیا کہا الٰہی تو
داناتر ہے فرمایا تجھسی آگے مین حاجت اُسکی برلایا جب موسیٰ علیہ السلام آئے اُسکو مکان پر نپایا مناجات کی
الٰہی یہ بندہ تیرا کیا ہوا فرمایا کہ تجھسی بھاگ گیا عرض کیا خداوندا تجھسے کیون متنفر ہوا فرمایا اے موسیٰؑ
جو مجکو دوست رکھتا ہے اور مین بھی اُسکو دوست رکھتا ہون پھر وہ کسی سے نہین ملتا موسیٰؑ نے عرض کی
کہ اے کارساز اُسکی زیارت مجکو نصیب کر حکم ہوا کہ فلانے پہاڑ پر جا وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ اُسنے
اپنے تئین پہاڑ سے گرایا ہے اور جس پتھر پر وہ گرا ہے اُسکی چوٹ سی اُسکا عضو عضو ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہی
اور وہ پہاڑ کے نیچے پڑا ہے حضرت موسیٰؑ اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوے اور جناب باری سے
التماس کی کہ اس مین کیا بھید ہے الہام ہوا کہ اے موسیٰؑ جسقدر عشق اور محبت میری اسکے دلمین سمائی
تھی اگر برابر ذرہ کے اسمین سے اس پہاڑ پر ڈالون تو یہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اڑ جائے اور برداشت
اُسکی نکرسکے اے موسیٰؑ ہم اپنے عاشقون کے ساتھ دنیا مین ایسا ہی معاملہ کرتے ہین اب دیکھ کہ عاقبت
مین اُنکے واسطے کیا کچھ مہیا کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے جب نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک گنبد یاقوت
سُرخ کا ستر حصے دنیا سے بڑا نظر پڑا اور طرح طرح کے نقش و نگار سے آراستہ اور یہ شخص ایک تخت
مرصع پر بیٹھا ہے اور حورین اور غلمان ہاتھ باندھے روبرو کھڑے ہین حضرت موسیٰؑ متحیر ہوے فرمان
ہوا کہ اے موسیٰؑ اسکے واسطے فقط یہی نہین ہے دیدار بھی میرا اُسکو ہر دم حاصل ہے **نقل** بشر حافی رحمہ
روایت ہی کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین پر پڑا ہے اور ہزارون بھڑین اُسپر لپٹی ہین اور گوشت اُسکا
توڑ توڑ کر لیجاتی ہین اور وہ زبان شوق سے اللہ اللہ کہتا ہے مین نے ایک شخص سے پوچھا کہ کتنی مدت سے
یہ شخص اس طرح پڑا ہے لوگون نے کہا چالیس برس سے اسکا یہی حال ہے مین نے سر اسکا اپنے زانو پر
رکھکر چاہا کہ کچھ کہون ہنوز مین بات نکرنے پایا تھا کہ اُسنے آنکھ کھولکر سر اپنا زمین پر رکھدیا اور کہنے لگا کون ہے

ایسے ہوتے ہین کہ ایکدم بے یاد اُسکی نہین رہتے نقل ہے کہ ایک مشاطہ فرعون کی بیٹی کے سر مین
کنگھی کر رہی تھی اتفاقاً وہ کنگھی اُسکے ہاتھ سی گر پڑی اُسنے بسم اللہ کہکر اٹھالی لڑکی نے کہا یہ نام تو
میرے باپ کا ہی مشاطہ نے کہا یہ نام اُس خدا کا ہی جو پروردگار تیرا اور تیرے باپ کا ہی بندے کی ا
کیا قدرت ہی کہ یہ نام اسکا رکھا جائے لڑکی نے یہ حال اپنی باپ سی کہا فرعون نے مشاطہ کو بلا کر کہا
کہ تو اس عقیدے سے باز آ اور میری خدائی پر اقرار کر مشاطہ نے کہا استغفر اللہ یہ کیا بات ہے مین نے ابتک اسکو
اس کلام حق کو چھپایا تھا اب جو ظاہر ہو گیا تو اس سے انکار کرنا دین کو دنیا کے عوض بیچنا ہی یہ مجھ سے
ہرگز نہوگا کہ اپنے دین حق کو چھوڑ دون فرعون نے کہا کہ ای مشاطہ تیرے عوض خدمت مجھپر بہت ہین
مین یہ نہین چاہتا کہ تو ہلاک ہو تو اپنے تئین خراب و بدنام نکر مشاطہ حق آگاہ نیک اعتقاد نے کہا
کہ جان کا تلف ہونا قبول ہے اس عقیدے سے منحرف ہونا گوارا نہین اس مردود نے حکم کیا کہ اسکے
ہاتھ پانون باندھکر طوق و زنجیر مین اسے قید کرو جب وہ اس صورت سی قید خانے مین پڑی تب اسکے
دلمین جوش آیا اور روئی اور کہا الٰہی تجکو مین دوست رکھون اور دشمن کی قید مین پڑون ہاتف
نے آواز دی کہ اے مشاطہ آدم نے میری دوستی کا دعویٰ کیا مین نے اسکو رنج و محنت دنیا مین مبتلا
کیا اور اسیطرح نوح کو بلاے طوفان مین اور ایوب کو آلام جسمانی مین اور زکریا کو مصیبت ارہ مین
اور ابراہیم کو تکلیف آتش نمرود مین گرفتار کیا اے مشاطہ جسکو مخلوق دوست رکھتی ہے راحت او
آرام پہونچاتی ہے اور جسکو مین دوست رکھتا ہون محنت اور بلا مین گرفتار کرتا ہون لوگ اپنے دوستونکو
کھانا اور کپڑا اور مکان اور عیش و عشرت دیتے ہین اور مین اپنے دوستونکو بھوکا اور ننگا اور اہل و عیال
سے جدا رکھتا ہون اُسنے زبان شوق سے عرض کیا ع جان جائے تو بلا سے یہ ترا دھیان
جائے + دوسرے دن فرعون نے اس بیچاری کو بلاکر کہا کہ دیکھ اب بھی اس کلام سے باز آ اور اپنی
ضعیفی پر رحم کر نہین تو ہاتھ کاٹ کر تیری آنکھین نکلوا دونگا وہ نیک بخت سر اٹھاکے بولی کہ اے
ملعون یہ ہاتھ پانون تیری خدمت بجا لائے ہین اسی قابل ہین کہ کاٹے جائین اور آنکھون نے

عورت ہمیشہ ویسی ہی لایق نکالتے ہین تب اُس عورت نے غضبناک ہوکر حکم دیا کہ ایک دیگ مین تیل
بھر کر آگ پر رکھدو جب وہ دیگ خوب جوش مین آئی تب اُس ملعون نی ایک بیٹا اور پانچ بیٹیان
اسکی بلوائین اور ایک کی بال پکڑ کے اُس دیگ مین ڈبوایا دوسری بیٹی رو کر اپنی مان سی لپٹ گئی
اور کہا کہ ای مان مجکو بچالے اُسنے کہا ای بیٹی بے صبری نکر اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے الغرض اسی طرح اس
ملعون نے ایک ایک کو دیگ مین ڈالنا شروع کیا ایک لڑکی اُسکی دو برس کی اُسکی گود مین تھی جب
اسکو بھی چھین کر چاہا کہ دیگ مین ڈال دین تب اُسکی محبت فرزندی جوش مین آئی اور رونے لگی یہانتک کہ
فرشتے بھی اُسکے ساتھ روتے تھے اور دعا کرتے تھے الٰہی اپنی اس بندی پر رحم کر اور ہمکو حکم دے کہ اسوقت اسکی
مدد کرین حکم ہوا کہ ای فرشتو چپ رہو کہ تم ہماری اسرار سے کیا واقف ہو انی اعلم ما لا تعلمون یعنی تحقیق مین
جانتا ہون جو تم نہین جانتے فرشتے خاموش ہوے جب اُس لڑکی کو بھی دیگ مین ڈال دیا تب وہ لڑکی
اس دیگ مین زبان فصیح سے کہنے لگی کہ ای مان میری بھائی بہنون نے اپنی دوست کی ملاقات حاصل کی
تو بھی جلد آ کہتے ہین کہ جب اس لڑکی کو دیگ مین ڈالا تو بوی مشک اسمین سی نکلی کہ تمام مکان معطر ہو گیا
پھر جب نوبت اُس مشاطہ کی آئی وہ ملعون کہنے لگا کہ ای مشاطہ اب بھی تو میرا کہنا مان اور اپنے عقیدے
سے باز آ دیکھ اسی سبب سی تیری اولاد کا یہ حال ہوا اگر تو میری خدائی کا اقرار کرے تو تیری بھی جان بچے
اور تجکو خلعت اور جاگیر اسکے عوض مین عنایت کرون وہ بولی کہ ای ملعون یہ وقت میری دوست کی ملاقات
کا ہے اور اسکا کلام اسوقت بی واسطہ سنتی ہون تیری خلعت اور جاگیر کی میرے سامنے کیا حقیقت ہے
اور اُسنے جو نگاہ کی تو سب حجاب آسمانون کے اسکے سامنے سی اٹھ گئے تھے کیا دیکھتی ہے کہ ساق عرش معلی
پر بسم اللہ الرحمن الرحیم بخط نور لکھا ہے اُسکو دیکھتے ہی وہ بیخود ہو گئی اور از خود رفتہ ہوئی اور اشتیاق
دیدار الٰہی کا اُسکے دل مین اور بھی زیادہ ہوا الغرض اس ملعون نے پہلے ہاتھ پانون اسکے کٹوا ڈالے پھر آنکھین
نکلوائین پھر اسکے بند بند جدا کیے دیگ مین ڈلوا دیا جبتک کہ جان تھی اللہ اللہ کرتی تھی سبحان اللہ
یہ عقیدہ کامل اس عورت کا تھا کہ سیکڑون مردون پر شرف لیگئی اب غور کرنا چاہیے کہ دعوی
محبت کا کرتے ہین اور خلاف اپنے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہین اور پھر امید بہتر کی

رکھے ہین اللہ تعالی [illegible]
سے فرمائے گا کہ کہو اُن لوگون سے کہ جان و مال ہماری راہ مین نثار کیا ہے کہ اگر باغ دلکش چاہتے ہو
تو یہ جنت مع حور و غلمان کے موجود ہے اور تخت مرصع حاضر اور لباس پر تکلف اور عطریات اور سب
سامان راحت اور آسایش کے مہیا ہین اور سب طرح کی نعمتین ہر شخص کو موافق اسکی استعداد اور لیاقت
کے دیجاینگی اور دیدار الٰہی بھی نصیب ہوگا **نقل** جب نمرود مردود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
کو منجنیق مین بٹھا کر آگ مین ڈالا فرشتون نے آہ و نالہ کرکے جناب باری مین عرض کی کہ الٰہی دوست کو دشمن نے
ہاتھ سے آگ مین جھونکا ہے ہمکو حکم کر کہ اسوقت تیرے دوست کی مدد کرین خطاب ہوا کہ میرا دوست تمہاری مدد نہین
چاہتا تم نمبرے دربان کے ہو اور وہ میرا غلام خاص ہے دربان کو سوا اسکے کہ نگہبانی دروازے کی کرے
اور کیا رتبہ ہے اور جو راز و اسرار کہ غلامون سے کہے جاتے ہین دربانون کو کیا خبر فرشتے ادب سے چپ رہے اور سب
فرشتون نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ ہمنے واسطے مدد حضرت ابراہیم کے جناب الٰہی سے اجازت چاہی ہمکو حکم
نہوا تم فرشتے مقرب اور خاص ہو تم اجازت مانگو حضرت جبرئیل نے دعا کی حکم ہوا کہ جاؤ اور میری قدرت کا تماشا
دیکھو حضرت جبرئیل آئے اور ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین دیکھکر رونے لگے حضرت ابراہیم انکو دیکھکر ہنس دیے جبرئیل
علیہ السلام نے کہا السلام علیک یا خلیل اللہ انکو شغل ذکر الٰہی سے فرصت جواب کی نہ تھی انگشت شہادت
سے آگ کی طرف اشارہ کیا ہر شعلہ آگ کا زبان فصیح سے جواب سلام کا کہنے لگا حضرت جبرئیل نے کہا اے خلیل
میرے چھ سو پر ہین اور ہر ایک پر مشرق سے مغرب تک پہونچا ہے اگر کہیے تو آپ کو آگ سے نکال لون فرمایا کہ تم میرے
اور میرے دوست کے درمیان مین دخل نہ دو جبرئیل نے کہا کہ اگر مجھسے مدد لینا منظور نہین ہے تو جناب کبریا سے
مانگو فرمایا کہ وہ خود حاضر و ناظر ہے کہنے کی کیا حاجت جب جبرئیل نے بہت اصرار کیا تب آپنے فرمایا کہ مدد کس
مانگون جان ایک چیز مستعار ہے شے مستعار سے دل لگانا بیجا ہے اور نفس تو دشمن ہے دشمن کیواسطے مدد مانگنا
کب روا ہے پھر فرشتون کو حکم ہوا کہ آسمان دنیا پر جاکر تماشا دیکھو کہ مین اپنے دوست کی کیسی مدد کرتا ہون اور کیسا
بچاتا ہون اور کیسا لباس سلامتی پہناتا ہون پس آگ کو حکم ہوا کہ خبردار حرارت تیری میرے دوست کے بدن پر
[illegible] ہو جا کر [illegible] یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم مصداق اسکی ہے یعنی کہا ہمنے اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی

اور ... کی جو ابراہیم کے بعد ... ہاتف غیبی کی آواز دی کہ ای خلیل آگ کی طرف نگاہ کر کہ یہ آگ کیسی بہار دکھا
رہی ہے **نقل** ہی کہ قیامت کی دن سب مخلوقات صف در صف حاضر ہونگے جو لوگ کہ خدای برتر کو
واحد اور بے مانند جانتے تھے اور احکام خدا اور انبیا پر عمل کرتے تھے وہ لوگ سایۂ ابر عنایت الٰہی مین آرام
تمام سی بیٹھے ہونگے اور ہر ایک کو حلّے بہشت کی تقسیم کیے جاوینگے بقدر انکی لیاقت اور مرتبے کے ایک
درویش مفلس گوشی مین پڑا ہوگا جب اُسکو خلعت دینگے وہ نہ لیگا فرشتے عرض کرینگے کہ خداوندا یہ فقیر ننگا
ہی اور خلعت نہین پہنتا حکم ہوگا کہ پوچھو کیون نہین قبول کرتا وہ عرض کریگا کہ الٰہی مین دنیا مین ایک خرقہ
پرانا رکھتا تھا ٹکڑے ٹکڑے اور میری دل مین وہ درد تھا کہ جسکی دوا تمام عالم مین نہ تھی اور سوا تیرے مین نے
کسی سے چارہ اُسکا نہین چاہا اور تمام عمر عاجزی اور نیازمندی مین بسر کی آج کے دن سب لوگونکے دوست
اور یار ہین میرا نہ کوئی دوست ہی نہ یار نہ مددگار حکم ہوگا کہ ای میری دوست اور لوگونکی اعمال صالحہ یار و رفیق
ہین اور تیرا مین مونس و شفیق ہون اُسوقت وہ خلعت پہنیگا اور خوش ہوکر سایۂ رحمت الٰہی مین ہر
طرف پھریگا **نقل** ہی کہ نمرود مردود کی ایک بیٹی تھی نہایت بدصورت کہ باوجود اس جاہ و حشم کی کوئی
شخص اُسکو اپنی نکاح مین قبول نکرتا تھا جسوقت ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا وہ لڑکی کوٹھے پر چڑھی
ہوئی تماشا دیکھتی تھی جبرئیل علیہ السلام کو خدا کا حکم ہوا کہ دروازی بہشتون اور آسمانون کی کھول دو
اور طبق نور کے طیار رکھو نمرود کی بیٹی ہماری دوست کی دیکھنے کو آتی ہی مینے اس سے صلح کی جاکر اسکے منھ
پر اپنا ایک پر پھیر دو کہ صورت اسکی بدل جائے اور نہایت خوبصورت ہو جائے جبرئیل علیہ السّلام
نے جاکر اسکے منھ پر اپنا ایک پر پھیر دیا کہ وہ حسن و جمال مین بی مثال ہوگئی کیا دیکھتی ہے کہ آگ گلزار
ہے اور ایک تخت مرصع پر حضرت ابراہیمؑ بیٹھے ہین اور مرغان خوش آواز ہر طرف چہچہے کر رہے ہین یہ
دیکھکر کہنے لگی کہ لایق عبادت اور پرستش کے وہ خدا ہے کہ جسنے اپنے دوست پر آگ کو گلزار کر دیا اور
یہ باپ میرا سخت گمراہ ہوگیا ہے کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے اور تمام خلق کو گمراہ کر رکھا ہے بے شبہہ
سزاوار آتش جہنم کا ہے بعد اُسکے بے اختیار لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ کہہ کر کھڑی ہوگئی نمرود
مردود نے جو اُسکو باین حسن و جمال دیکھا حیران ہوکر پوچھنے لگا کہ تو کون ہے وہ بولی کہ

جانے میرے سر پر کہ دعوی خدائی کرتا ہے [illegible]
رکھتا اور وہ لوازم بشریت سی پاک ہی نمرود نے کہا کہ میری لڑکی نہایت بدشکل تھی تو میری لڑکی نہین
ہی اُسنے کہا کہ تو بھی میرا باپ نہین کہ کافر ہی تب وہ بولا کہ ان باتون سی باز آ نہین تو تجھے سخت عذاب مین
مبتلا کرونگا وہ بولی کہ تو ایک مجھ کے ستانے پر قادر نہین تو کسی کو بے حکم خدا کی کبھی کچھ اذیت نہین پہونچا
سکتا اُس ملعون نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ اسکو بھی آگ مین ڈال دو جب اُسکو آگ کی نزدیک
لیگئے وہ کہنے لگی کہ تم میرے پاس سی دور ہو جاؤ مین خود آگ مین چلی جاؤنگی جس شوق سے کہ حاجی
لوگ طواف کعبہ کو جاتے ہین وہ بھی لبیک کہتی ہوئی آگ مین چلی گئی اور جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام
آگے آگے اُسکے جاتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہی فرشتون
نے کہا نمرود کی بیٹی ہے اپنے باپ سی منکر ہوئی اور اللہ کی توحید کی قائل ہو کر ایمان لائی
سبحان اللہ جو اللہ کے دوستون سے دوستی رکھتے ہین دنیا اور عقبی مین انکو عزت اور حرمت ملتی ہے
اور عذاب آخرت سے نجات پاتے ہین اور اسکی زبان سے جو نام مچھر کا نکلا تھا اللہ تعالے نے مچھر
کے ہاتھ سے نمرود کو ہلاک کیا اور جہنم مین بھیجا نقل ہی کہ قوم ابو جہل ملعون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی دعا سے مردے زندہ ہوتے تھے اگر تمھاری دعا سے بھی
کوئی مردہ زندہ ہو جائے تو ہم تمپر ایمان لائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو گورستان مین لیگئے
ایک قبر نظر پڑی کہ بسبب طول مدت کے کچھ نشان اسکا باقی نرہا تھا کہا کہ دعا کرو کہ مردہ اس
قبر کا زندہ ہو جائے آپنے دعا کی حکم خدا سے وہ مردہ زندہ ہو گیا اُس سے پوچھا کہ تو کتنی مدت
سے مرا ہے اور تجھپر کیا حال گذرا اُسنے کہا کہ عیسی علیہ السلام کے وقت مین مین مرا تھا اور پیغمبر وقت
پر ایمان نلایا تھا اس باعث سے بے ایمان دنیا سے گیا اور ابتک عذاب سخت مین گرفتار
ہون یا رسول اللہ مجھے کلمہ پڑھائیے کہ مسلمان ہون آپنے اسکو کلمہ پڑھایا جب وہ مسلمان ہوا تب
عرض کی کہ اب دعا کیجیے کہ پھر اسی مقام پر جاؤن ایسا نہو کہ بعد ایمان لانے کے کوئی گناہ مجھسے سرزد ہو
اور پھر عذاب مین مبتلا ہون آپکی دعا سے پھر اللہ نے اُسکو مردہ کیا تب وہ کفار کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بورے چالیس برس تک قبر مین رہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب کبریا مین عرض کی کہ خداوندا یہ شخص کافر مرا اور
اتنی مدت عذاب مین رہا اور میری دعا سے تو نے اسکو زندہ کیا اور نعمت ایمان کی عنایت کی اور یہ قوم
ہدایت نہین پاتی اسکا کیا بھید ہے حکم ہوا کہ یہ شخص عالمون کو دوست رکھتا تھا اور جہان علما کو دیکھتا تھا
تعظیم و تکریم سے پیش آتا تھا اسواسطے اسکو ہمنے ایمان عطا کیا اور عذاب سے نجات دی اور اس قوم کو
بسبب بغض اور عداوت کے کہ تجھسے رکھتی ہی مین نہین چاہتا کہ مستحق عفو اور رحمت کی ہو نقل ہی کہ حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ کے وقت مین ایک شخص حمالی شراب خانی کی کیا کرتا تھا ایکدن گھڑا شراب کا کسیکے واسطے لیے
جاتا تھا ناگاہ نگاہ اسکی ایک لڑکی پر کہ اپنے کوٹھے پر بیٹھی تھی پڑگئی بے اختیار اسپر فریفتہ ہوگیا اور گھڑا سر سے
زمین پر پھینک مارا اور زار زار روتا تھا اور سر پیٹ پیٹ کر خاک اسکے دروازے کی اپنے منھ سے
ملتا تھا جب لڑکی نے دیکھا کہ دل اس شخص کا ہاتھ سے گیا اور گریبان شکیبائی چاک ہوا بخوف
اپنی رسوائی کے دایہ سے کہا کہ اس شخص کو فریب دیکر یہانسے ٹالدے اور اسکی تسلی کیلیے وعدہ جھوٹا
سچا کردے دایہ نے اس شخص سے آکر کہا کہ اے دیوانہ یہ لڑکی حاکم شہر کی بیٹی ہی اگر تو اسکی ملاقات چاہتا ہے
تو ایک پہاڑ کے غار مین بیٹھکر اپنے تئین فقیر اور زاہد اور عابد مشہور کر کہ شہر کے لوگ تیری طرف رجوع
کرین اور شہرت تیری حاکم تک پہونچی اسوقت ہم اور مان بہن اسکی حاکم سے التماس کرینگے کہ یہ
لڑکی خدا پرست اور فقیر دوست ہی مناسب ہی کہ نکاح اس لڑکی کا اس زاہد کے ساتھ کیا جاے وہ شخص
یہ بات سنکر بہت خوش ہوا اور کپڑے رنگوالے اور نزدیک اس شہر کے ایک پہاڑ تھا وہان جا بیٹھا
کئی دن کے بعد شہر مین مشہور ہوا کہ فلانے پہاڑ پر ایک فقیر بیٹھا ہی اور مخلوق سے کنارہ کرکے گوشۂ تنہائی
اختیار کیا ہی اکثر شہر کے لوگون نے رجوع کی اس عرصہ مین خداوند حقیقی نے فرشتون کو ندا کی کہ دیکھو
اس میرے بندے نے ایک عورت کی حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر عشق مجازی مین مبتلا ہوکر میرے
دوستونکی صورت بنائی ہے اب مین اسکا عشق مجازی عشق حقیقی سے مبدل کرتا ہون پس رحمت
الہی اسکے حال پر متوجہ ہوئی کہ لڑکی تو کیا اپنی جان و تن کی پروا نہ ہی اور روح مجرد ہوکر واصلان الٰہی سے ہوگیا
اے عزیز و عاشق معشوق مین ایک معاملہ ہی کہ سوا گوشۂ چشم کے بیان اسکا زبان سے دشوار ہے اور ہان جانا نہین

ایک کیفیت ہی کہ بے اختیاری اور ...

تازہ کرتی ہی اور زلف ایاز کی عقل محمود کو زنجیر مین ڈالتی ہی نقل ہی کہ ادنی عاشق اللہ کا جب قیامت

کے دن سر اپنا خاک سی اٹھائیگا اور بہشت کیطرف نگاہ کریگا دیکھے گا کہ بعض لوگ حلاوت شراباً طہوراً

سے مست ہین اور بعضی لذت نغمہ داؤدی سی مشغول سرود و سماع کے ہین یہ حال دیکھکر روئیگا اور وہان

سے پھریگا رضوان ریحان بہشتی پیش کریگا وہ جواب دیگا کہ اے رضوان مین اُن عاشقون مین نہین ہون

کہ ریحان اور رحمن مین فرق نکرون جو رحمن کا مشتاق ہی وہ ریحان کو کیا کرے اگر یہی ہی تو دوزخ کی راہ مجھے

بتادی کہ درکات جہنم مین جاگرون شکم پرورونکو اپنی عوض بھیجدون جس دماغ نے وصل رحمن کی بو پائی ہے

وہ ریحان سی کب معطر ہوتا ہی اور جس آنکھ نے بے حجاب دیدار دیکھا ہی گل اور غنچہ اسکی آنکھون مین بمنزلہ خار ہے

نقل ہی کہ عیسی علیہ السلام ایک قوم پر گذرے کہ وہ نہایت ضعیف اور نحیف اور زار و نزار تھی پوچھا کہ تم کس مرض

سی ایسے ناتوان ہو وہ بولے کہ دوزخ کے ڈر سی یہ حال ہی فرمایا خدا قادر ہے اور رحیم کہ تمکو جنت عنایت کرے وہان سے اور

ایک قوم پر گذر ہوا انکو انسے بھی زیادہ تر ضعیف و ناتوان پایا پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہی عرض کیا کہ دیدار الٰہی کی شوق

مین یہ سوز و گداز ہی عیسی علیہ السلام انکے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم لوگ مقرب بارگاہ صمدیت اور عاشق خدا ہو تمھاری

صحبت موجب برکت ہی نقل ہی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ایک زاہد تھا کہ اسنے ستر برس عبادت

کی تھی ایکدن باغ مین ایک درخت کے نیچے آواز طوطی کی اسکو خوش آئی کمال رغبت سی سنا کیا اُسوقت اس ...

کے پیغمبر کو وحی ہوئی کہ اس زاہد سے کہدو کہ بعد ستر برس کے تونے باغ سے اُنس کیا اور مجھسے غفلت کی ...

تمام عبادت تیری برباد ہوگئی اب اگر اور ستر برس عبادت کریگا تب وہ عبادت قبول ہوگی اور درجہ ...

ہوگا نقل ہی کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد مین ایک مرتبہ بیمار خانے مین گئے ایک طبیب کو دیکھا کہ بہت ...

دوائین اُسکے آگے رکھی ہین اور بیمارونکا علاج کرتا ہے آپنے کہا کہ ای طبیب گناہون کی دوا بھی تیرے پاس

ہے اسنے کہا نہین اتنے مین ایک دیوانہ اس مجمع سے بول اٹھا کہ اے شبلی اگر گناہ کی دوا پوچھتا ...

مجھسے سن جڑ نیازمندی کی اور پتے پشیمانی کے اور چھال شکیبائی کی لے اور توبہ کے ہاون ...

کوٹ اور صدق کا پانی ڈال کے محبت کی آگ پر جوش دے اور پرہیزگاری کی ہوا سے ٹھنڈا ...

گناہ کا خارج ہو جائے شبلی رح نے کہا کہ اے دیوانے تو نے یہ بات نہایت عاقلانہ کہی
الٰہی صدقہ رسول کریمؐ کا محبت اپنی اور اپنے دوستون کی اس عاصی پر معاصی کو بھی عنایت فرما

مقصد دوسرا گریہ و بکا اور ریاضت کے بیان مین

حدیث شریف مین ہی کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روتے تھے اتنے مین وحی ہوئی کہ
کیون روتے ہو تمہارے گناہ ماضی اور حال اور استقبال کے سب بخش دیے اور تمکو بیخوف کر دیا آنحضرت
نے عرض کی کہ خداوندا تیرے جلال سی بیخوف ہونا نچاہیے شاید کہ یہ وحی کرنا واسطے امتحان کی ہو اور
اس سبب سی کسی بلا مین مبتلا ہو جاؤن سبحان اللہ قربان اس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اس
افاضت الایام سے کیا معرفت اور خوف الٰہی ثابت ہوتا ہی نقل ہی محمد بن المنکدر سی کہ حق تعالی نی جب
دوزخ کو پیدا کیا فرشتے رونے لگے اور ہمیشہ رویا کرتے تھے جب آدم علیہ السلام پیدا ہوی فرشتون نے رونا
موقوف کیا اور جانا کہ دوزخ اولاد آدم کی لیے بنائی گئی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا کہ ایسا کبھی
نہین ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام میری پاس آئے ہون اور میرا بدن خدا کے خوف سی کانپ نہ اٹھا ہو
انس بن مالکؓ سی روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکدن مینی جبرئیل علیہ السلام سی پوچھا کہ مینی کبھی
میکائیلؑ کو ہنستے نہین دیکھا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل علیہ السلام نی عرض کیا یا رسول اللہ جب سے دوزخ پیدا
ہوئی ہی مین بھی کبھی نہین ہنسا نقل ہی یحیی بن اکبر نی کہا کہ جب داؤد علیہ السلام چاہتے کہ اپنی زلت پر نوحہ کرین
سات دن تک نہ کھانا کھاتے نہ پانی پیتے اور نہ گھر کے لوگون سی بات و اختلاط کرتے اور آٹھوین دن جنگل مین
جاتے اور سلیمان علیہ السلام کو اپنے ساتھ لیجاتے وہان جاکر انسے فرماتے کہ اے سلیمان جنگل کے رہنے
والونکو آواز دو کہ ای خدا کے بندو جسکو داود کی داؤد کی گریہ و زاری سننا ہو وہ آکر موجود ہو چنانچہ
ہزارون آدمی اور وحوش و طیور سب جمع ہوتی تب حضرت داؤد علیہ السلام پہلی حق تعالی کی حمد و ثنا کرتے
اور بعد اسکے بیان کیفیت بہشت اور دوزخ فرماتے اور پھر اپنی زلت پر روتی ہزارہا مخلوق غضب الٰہی سے
ڈرکر روتی بیہوش ہو جاتی اور بعض کا دم بھی نکل جاتا چنانچہ ایک مرتبہ لاکھ آدمی جمع تھے حضرت داؤد علیہ السلام

آدمی کئی دن کے بعد ہوش مین آئی **نقل** ہی کہ داؤد علیہ السلام کی دو پرستارین تھین کہ انکا یہی کام تھا کہ آپکو
رونے کے وقت سنبھالتین اور تڑپنے کے وقت بدن کو تھامتین کہ اذیت نہ پہونچے **نقل** ہی کہ حضرت یحیی پیغمبر علیہ السلام ایام
طفولیت مین اکثر بیت المقدس مین جاکر عبادت کرتے تھے اور جب اور لڑکے آپکے ہم عمر کھیلنے کو بلاتے تو فرماتے کہ مجکو خدا
نے کھیلنے کے لیے نہین پیدا کیا جب آپ کی عمر پندرہ برس پر پہونچی تب خلق سے کنارہ کیا اور گوشہ نشینی اختیار کی
اور فرمایا کرتے کہ اللہ کے دوست کو اللہ ہی کا شغل و ذکر بہتر ہے خلق سے ملنا اور تعلقات دنیا مین مبتلا ہونا
مقصد سے دور اور دوست سے مہجور کر دیتا ہے اور اکثر جنگل کو چلے جاتے تھے چنانچہ ایک دن باپ اُنکے
اُن کے پیچھے پیچھے چلے گئے کیا دیکھتے ہین کہ نہر مین کھڑے ہین اور پیاس کی شدت سے برا حال ہی اور
رو رو کر کہتے ہین کہ مرنے کی خبر نہین پانی کیونکر پیون شاید پانی پینے مین دم نکلجائے اور یاد الٰہی سے
غافل مرون کہتے ہین کہ یحیی علیہ السلام اتنا روئے تھے کہ رخسارون پر گوشت نرہا تھا اور گالونکی ہڈیان
صاف معلوم ہوتی تھین والدہ آپکی ٹکڑے سفید نمدی کے توم کر جما دیتی تھین کہ بدزیب نہ معلوم
ہون **نقل** ہی کہ عیسی علیہ السلام جس شہر مین وارد ہوتے پہلے خرابات کو جاتے کسینے سبب پوچھا فرمایا
مین طبیب ہون اور خراباتی بیمار لازم ہی کہ طبیب اول بیمارون کی خبر لے اسیطرح سے یحیی علیہ السلام سے
پوچھا کہ تم اکثر مسجدون مین کیون جاتے ہو فرمایا کہ مین مشتاق دوست کا ہون مسجدون اور عبادت خانون مین
اسواسطے پھرتا ہون کہ شاید کبھی اور مشتاق سے ملون اور آرزوی دوست مین کلام کرکے آپسمین رو وین
صحبت ہمدرد کی محبت کو بڑھاتی ہی **نقل** ہی کہ ایکدن حضرت یحیی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام مین گفتگو ہوئی
حضرت عیسی کہتے تھے ہنستا منہ بہتر ہی اور حضرت یحیی علیہ السلام کہتے تھے کہ روتی آنکھ بہتر ہی آخر دونون صاحبون نے
فیصلا اسکا حکم الٰہی پر رکھا جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہنستے منہ کو زیادہ دوست رکھتا
ہون کیونکہ میرے فضل و کرم کا امیدوار ہے اور رونے والی آنکھ اپنے فعلون پر نگاہ کرتی ہے پس
چاہیے کہ خلق خدا کے ساتھ ہنسی اور خوشی سے پیش آئے اور درگاہ الٰہی مین تضرع و زاری کرے
ایکدن حضرت عیسی علیہ السلام نے حضرت یحیی علیہ السلام سے کہا کہ تم بہت رویا کرتے ہو

ایام رحمت الٰہی سے ناامید ہوئے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم ہمیشہ خوش اور شگفتہ رہتے ہو۔ اَمِنتُم مِن مَکرِ اللہِ یا تم خوف خدا سے امن ہو گئے سبحان اللہ کیا خوب سوال و جواب ہیں اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ سَائِرِ الاَنبِیَاءِ **نقل** عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ الٰہی اگر تو مجکو ایک بار اپنا بندہ کہے تو شور میری ہنسی اور قہقہے کا عرش بریں سے گذر جائے **نقل** جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی مفارقت میں اسطرح رویا کرتے تھے کہ آپکے گھر کی دیوار آپکے ساتھ روتی تھی اور آپنے شہر کے باہر گھر بنوایا تھا جب رات ہوتی اور لوگ سو جاتے تو آپ اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے ننگے سر گھر کے گرد پھرتے اور نالہ و زاری کرتے اور زبان شوق سے یہ فرماتے کہ ہائے یوسف میں نہیں جانتا کہ تجکو کس جنگل میں مارا اور کس تلوار نے تیرے بدن نازک کو زخمی کیا اور تجکو کس کنوئیں میں ڈال دیا اور کس دریا میں ڈبویا اور صبح تک ایسے ہی نالہ و زاری سے کام تھا اور جب کبھی جنگل میں جا کر نوحہ و زاری کرتے تمام جانور صحرا کے آپکے گرد اگرد صف باندھکر نالہ و زاری میں موافقت کرتے چالیس برس تک وہ آہیں کھینچیں کہ فرشتوں کو طاقت سننے کی نرہی جناب باری میں فریاد کی کہ الٰہی یا تو یوسف علیہ السلام کو یعقوب سے ملا دے یا انکو چپ کرا دے یا ہمکو بھی حکم دے کہ انکے پاس جا کر گریہ و زاری میں شریک ہوں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ یعقوب سے کہو کہ مجھے فرشتوں کو کب تک اپنی نالہ و زاری سے ایذا پہونچائیگا اور مقربان حضرت صمدیت کو کہاں تک رنج دیا کریگا جو آہ کہ تیری جگر سوختہ سے نکلتی ہے قریب ہے کہ آسمان جل جائے خبردار پھر آہ کھینچو اور نام یوسف کا زبان پر نہ لائیو اسوقت سے حضرت یعقوب نے گریہ و زاری موقوف کی اپنا سر زانو پر رکھکر چپکے چپکے اشک خونیں سے رویا کرتے ایک رات روتے روتے سو گئے حضرت جبرئیل کو حکم الٰہی ہوا کہ یوسف کی صورت بنکر یعقوب کو دکھا جبرئیل علیہ السلام بصورت یوسف یعقوب علیہ السلام کو نظر آئے انہوں نے جانا کہ یوسف ہے نہایت شوق سے چاہا کہ ہم آغوش ہوں اتنے میں آنکھ آپکی کھل گئی کچھ کہنا چاہا کہ ہائے یوسف کہیں کہ حکم الٰہی یاد آگیا پس خاموش ہو رہے اور دل پکڑ کے رہگئے جبرئیل علیہ السلام اسیوقت وحی لائے کہ خدا فرماتا ہے کہ قسم ہے مجکو اپنی عزت و جلال کی کہ اگر یوسف مرگیا ہوتا تو میں اسکو پھر زندہ کر کے تجھسے ملاتا اب خاطر جمع رکھ کہ یوسف کی ملاقات سے جلد خوش ہوگا بعد اسکے کبھی مفارقت یوسف سے روتے اور کبھی امید ملاقات سے

خوش ہوی نقل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کبھی

ہوتا اور ابو ذر غفاری رویا کرتے اور کہتے کہ کاش میرا نام ونشان نہوتا اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
جب کوئی آیت قرآن مجید کی سنتے تو بیہوش ہو جاتے یہانتک کہ آدمی بطور بیمار پرسی کی آتے اور آنسو بہتے
دس خط رخسار مبارک پر پڑ گئے تھے اکثر کہا کرتے کہ کاش مین نہ پیدا ہوتا تو خوب تھا نقل منصور ایک دن
یہ آیت پڑھتے تھے یَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِیۡنَ اِلَی الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ اِلٰی جَہَنَّمَ وِرۡدًا یعنی قیامت کی دن پرہیزگارونکو
دیدار خدا کا روزی ہوگا اور گنہگار لوگ دوزخ مین ڈالے جائینگے ابو ذر دار رح نی جو یہ سنا تو بہت روئے
اور کہا کہ مین گنہگار ہون پرہیزگار نہین اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جان بحق تسلیم کی نقل امام
زین العابدین علیہ الرحمۃ جب وضو کرتے رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہو جاتا لوگون نی سبب پوچھا فرمایا
بادشاہ عالم کے روبرو جاتا ہون بسبب رعب وہراس کی ہوش بجا نہین رہتی نقل ہی حاتم اصم رح سی کہ اب
مغرور نہو کہ مین نیک مردونکی جگہ رہتا ہون اسواسطے کہ بہشت سی بہتر کوئی جگہ نہین اور دیکھ حضرت آدم علیہ السلام
پر کیا گذرا اور بہت علم پر بھی مغرور نہو کہ بلعم باعور ایسا عالم تھا کہ دو ہزار دواتین چاندی سونے کی اسکی مجلس
مین رکھی جاتی تھین اور تصنیف اسکی لکھی جاتی تھی اور دیکھو کہ مآل اسکا کیسا ہوا علم وہ چاہیے کہ جسکا فائدہ
بعد مرگ مرتب ہو اور صحبت نیک پر بھی مغرور نہونا چاہیے اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین
سی کفار بھی آکر بیٹھتے تھے اور آپ کا کلام سنتے تھے اور پھر نعمت ایمان سی محروم رہتے تھے نقل سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
روایت ہی کہ جب مین آئینہ دیکھتا ہون جانتا ہون کہ بسبب گناہون کی منہ میرا سیاہ ہو گیا ہوگا نقل
عطای سلمی کو ایسا خوف الہی تھا کہ چالیس برس نہین ہنسے اور سر اٹھا کر آسمان کو ندیکھا ایکبار آسمان پر نگاہ کی تو
نہایت حیرت سی بیہوش ہو گئے اور رات بھر مین کئی بار ہاتھ پر منہ پھیرا کہ صورت مسخ تو نہین ہو گئی اگر انکی شہر مین قحط
یا وبا آتی تو روتے اور کہتے کہ میری ہی شامت اعمال سی یہ بلا آئی ہی کاش مین مر جاتا تو خلق خدا کو اس آفت سی نجات
ہو جاتی نقل احمد حنبل رح نی ایک مرتبہ دعا کی کہ الہی تیرا خوف مجھی زیادہ ہو دعا قبول ہوئی پھر ڈری کہ ایسا نہو کہ
عقل زائل ہو جائی پھر دعا کی کہ بار خدایا موافق اپنی طاقت کی چاہتا ہون نقل ایک بزرگ بہت زار زار روتے
تھے کسی نی پوچھا کہ اتنا کیون روتی ہو فرمایا کہ وہ گھڑی یاد آتی ہی کہ روز حشر کی آواز آئیگی تمام مخلوق کو کہ ذرہ نیکونکا اللہ

اور فرقہ بد دنکا علحدہ ایک فرقہ جنت کو جائی اور دوسرا دوزخ کو خدا جانی کہ مین کونسے درجے مین ہونگا
نقل ہی کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سی کسینے پوچھا کہ کیا حال ہی فرمایا کہ کیا حال ہوتا ہی اس شخص کا کہ کشتی
اسکی دریا مین پھٹ جائی اور وہ ایک تختی پر بیٹھا ہو یہی حال میرا ہی نقل ہی عمر بن عبد العزیز کی ایک لونڈی
تھی ایکدن سوتی تھی جب جاگی تو کہنے لگی کہ ای آقا مینے آج عجب خواب دیکھا ہی اسنے پوچھا کہ کیا عرض کی
کہ مین نی دوزخ کو دیکھا اور اُسکے اوپر پل صراط کہ بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سی زیادہ تر تیز
کیا دیکھتی ہون کہ عبد الملک بن مروان کو اُسپر لیگئے دو قدم بھی نہ چلا کہ دوزخ مین گر پڑا بعد اسکے ولید
بن عبد الملک کو لائے وہ بھی دوزخ مین گرا پھر سلیمان بن عبد الملک کو لائے وہ بہ نسبت انکی چند قدم چلا
اور پھر دوزخ مین گر پڑا پھر تجکو حاضر کیا وہ یہ سنتی ہی بیہوش ہو گیا اور ایک نعرہ مار کر زمین پر گر پڑا اب اس
لونڈی نی کہا کہ قسم خدا کی کہ تم بسلامت پل صراط سی گذر گئے کہتے ہین کہ امام حسن بصری کبھی نہ ہنسے اور ایسے مغموم
رہتے کہ جسطرح کسی قیدی کو گردن مارنی کا حکم ہوا ہو ایک شخص نی پوچھا کہ آپ باوجود اس تقوی اور طہارت کی اسقدر
کیون مخوف اور مغموم رہا کرتے ہین فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ کوئی گناہ مجھسے ایسا صادر ہو کہ جسکے سبب سے میری
تمام عبادت باطل ہو جائی اور انکی خوف وہراس کا یہ مرتبہ تھا کہ ایکبار بصری مین قحط پڑا قریب دو لاکھ آدمی کی جمع ہو کر نماز
استسقا کیواسطے جنگل کو چلی اور اُنسے بھی کہا کہ تم بھی دعا کرو کہ مینھ برسے یہ سنکر بہت روئی اور کہنے لگے اگر چاہتے ہو کہ پانی
برسے تو مجھ گنہگار کو اپنی درمیان سی دور کرو میری سبب سے تم سب پر یہ بلا آئی ہی ای عزیزو ذرا انصاف کرو کہ ایسے
لوگ متقی اور عابد اپنے تئین ایسا سمجھتے تھے اور اللہ سی اتنا ڈرتے تھے تم ایسے بے پرواہ ہو کہ گویا تمسے کوئی گناہ
کبھی نہین ہوا اور نہوتا ہی یا یہ سمجھے ہو کہ انکے گناہ تمہارے گناہون سی زیادہ تھے اور انکو معرفت الٰہی تمسے کم تھی جب کہ
وہ لوگ باوجود اس عبادت کی اللہ سے اتنا ڈرتے رہے ہون ہم گنہگارون کو چاہیے کہ ہر دم خوف خدا سے
رویا کرین اور کمال ندامت سی سر در گریبان رہا کرین آدمی جاننا چاہیے کہ حال آدمی کا ایک طور پر نہین رہتا
مرنیکا وقت بہت سخت ہی اسوقت کی فکر چاہیے کہ اللہ ایمان کی ساتھ دنیا سی اٹھا دی نقل بزرگون نی کہا ہے
کہ اگر کوئی شخص پچاس برس ہماری روبرو توحید کا اقرار کرے اور ایک دم ہماری آنکھ سی غائب ہو جائی ہم اُسکے
اقرار توحید کی گواہی نہین کرتی دل آدمی کا ہمیشہ ایک حال پر نہین رہتا ہی شاید اُسکی دل کا حال اور کچھ ہو گیا نقل ہے

سفیان ثوری ہر وقت رویا کرتے ایک شخص نے کہا بہت نہ رویا کرو اللہ کا کرم وفضل تمہارے
گناہوں سی لاکھوں درجے زیادہ ہی فرمایا کہ اگر مجکو بالیقین معلوم ہو جائے کہ مین توحید پر مرونگا تو ہرگز غم
نکروں اگرچہ میری گناہ پہاڑوں سی بھی زیادہ ہوں **نقل** ابن الصمت ایک بزرگان دین سی ہین انھوں نے
ایکدن اپنی عمر کا حساب کیا تو ساٹھ برس ٹھیری کہ جسکے اکیس ہزار چھ سو دن ہوئی کہنے لگے یہ اگر ایک گناہ ہر روز
فرض کیجئے تو اکیس ہزار چھ سو گناہ ہوتی ہین اور اسکا حساب نہین کہ ایکدن مین کتنی گناہ صادر ہوئی ہونگی اور کہا کرتے تھے
کہ خداوندا مین اپنے گناہوں کی عذاب کا کیونکر متحمل ہونگا ایک روز یہی کہکر اتنا روئے کہ بیہوش ہو گئے اور جان بحق
تسلیم کی غرض آدمی بڑا غافل ہی کچھ محاسبہ نفسانی نہین کرتا اگر اپنے گناہوں کی شمار کیلئے ایک ایک گناہ پر ایک ایک پتھر رکھتا
جاے تو تھوڑی دنوں مین اسقدر پتھر جمع ہو جائین کہ گھر بھر جائے **نقل** ہی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ جب رات ہوتی تو
اپنی پاؤن پر درّے مارتے اور کہتے کہ آج تو کہان کہان گیا اور کیا کیا تونے کیا **نقل** ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک
زاہد تھا اُسنے ایک روز حالت جوش مین ایک عورت کا دامن پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اس عورت نی کہا کہ خدا
سی ڈر زاہد متنبہ ہوا اور تمام دن رویا کیا جب رات ہوئی تو اُس ہاتھ کو آگ مین جلایا **نقل** ہی کہ ایک عابد
اپنی حجری مین عبادت کیا کرتا تھا ایک روز ایک عورت خوش صورت اُسکے حجرے کی آگے نکلی اسنے اُسکی دیکھنے کو
ایک پاؤن حجرے سی باہر نکالا اور چاہا کہ اسکے نزدیک جائے اُتنے مین ہاتف نی آواز دی کہ خدا سے شرم
کر لیس اُسنے توبہ کی اور عہد کیا کہ جو پاؤن بارادہ گناہ حجرے سی باہر نکلا تھا اُس پاؤن کو حجرے مین نہ لانا چاہیے
کہ ہمیشہ جاڑی گرمی کی تکلیف پایا کرے چنانچہ وہ عابد جبتک زندہ رہا اسنے وہ پاؤن حجرے کے اندر نکیا
یہانتک کہ جاڑے کی شدت سی وہ پاؤن گل کر گر پڑا اور وہ ایک پاؤن سی عبادت کیا کرتا تھا **نقل**
شیخ جنید بغدادی رح سی روایت ہی کہ ابن الکریبی نے میری سامنی نقل کی کہ مجھی ایک رات احتلام ہوا اور اُس
وقت سردی بہت تھی اور برف پڑتی تھی مینی چاہا کہ نہاؤن نفس نی کاہلی کی اور کہا کہ اسوقت سردی بہت ہی
دن چڑھے حمام مین نہانا بس مین سمجھا کہ یہ نفس مجکو فریب دیتا ہی اور نماز صبح سی باز رکھتا ہی مینے قسم کھائی
کہ آج سب سقایون کا ٹھنڈا پانی اسپر ڈالونگا چنانچہ اٹھا اور ٹھنڈا پانی برف کا جما ہوا لوٹے بھر بھر کی اپنے
بدن پر ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ سزا اس نفس کی یہی ہی جو عبادت خدا مین کاہلی کرے **نقل** ایک بزرگ نی ایک لڑکی

امرد کی طرف دیکھا اور نفس انکا بہت خوش ہوا اور بعد ایک ساعت کی دلمین سوچی کہ قیامت کی دن اسکے
عوض مین آگ کی سلائیان میری آنکھون مین کیجائینگی بہت پشیمان ہوی اُنکو ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا
اُسوقت سی عہد کیا کہ آج سی ٹھنڈا پانی نہ پیونگا کہ نفس خوش ہوا کرے اور جبتک زندہ رہی آب سرد نہ پیا نقل ہے
کہ حسان بن سنان کو ایک عمارت عالی نظر پڑی اُسکو دیکھکر بہت متعجب ہوی اور کہا کہ یہ عمارت کسنے بنائی ہی مین
نہین جانتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی آدمی ایسی عمارتین بنائینگے اور پیروی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی نہ کرینگے پھر دل مین خیال کیا کہ تجکو کسی پر طعن وتشنیع کرنا کیا مناسب ہی تجکو کسی کی فعل سی کیا کام پھر
توبہ کی اور اُسکے کفارے مین ایک برس روزے رکھے نقل ہی کہ ایک عارف کی بلا قصد ایک مکان کے
کوٹھی پر نظر پڑگیی اور ایک عورت جمیلہ اُنکو دکھائی دی پس عہد کیا کہ اب کبھی اوپر نہ دیکھونگا چنانچہ جبتک جیے
آنکھ اوپر نہ کی نقل احنف بیث رات کو چراغ جلاتی اور ہر وبار اسپر انگلی رکھتے کہ فلانا کام تو نے کیون
کیا اور فلانی چیز کیون پکڑی مشائخ سلف کا دستور تھا کہ جب کوئی کام اُنسے خلاف رضاے آلہی صادر
ہوتا تو اپنے نفس کو اسکے عوض مین بہت تکلیف دیتی اور ریاضت سخت اختیار کرتے اور جانتے کہ نفس
سرکش ہے اگر اسپر محنت شاقہ نہ پڑیگی تو یہ اور بھی سرکشی اور گمراہی کی راہ اختیار کریگا نقل ہی کہ عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کبھی کسی وقت کی نماز جماعت فوت ہوجاتی تو اس روز اور تمام رات نہ سوتے
اور بطور ماتم دارون کی بیٹھے رہتی نقل ہی کہ ایکمرتبہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سی نماز جماعت کی فوت
ہوگیی باغ چھوہارے کا کہ بہت گران قیمت تھا خیرات کردیا نقل ہی کہ ابوطلحہ ایک مرتبہ اپنے باغ مین نماز
پڑھتے تھے چھوہارون کی لطافت اور باغ کی طراوت کی طرف خیال جا پڑا اور نماز مین سہو واقع ہوا اسیوقت
وہ باغ فقیرون اور محتاجون کو بخش دیا نقل ہی کہ تمیم انصاری ایک رات سوگئے اور نماز عشا فوت ہوگیی
پس عہد کیا کہ ایک برس رات کو نہ سوؤنگا چنانچہ سال بھر برابر رات کو نہ سوئے نقل کہ عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سی ایک مرتبہ نماز عشا کی اول شب ادا نہوئی بعد آدھی رات کی پڑھی صبح کو اُسکے کفارے
مین کہ نماز اپنے وقت پر ادا نہوئی دو غلام آزاد کیئے نقل ایک بزرگ سی نقل ہی کہ وہ کہتے تھے کہ جب میرا
نفس عبادت مین کاہلی کرتا ہی محنتین اور ریاضتین محمد واسع کی خیال کرتا ہون تو مجکو رغبت عبادت کی ایسی ہوجاتی ہے

کہ ایکدم یاد الٰہی سے غافل نہین ہوتا نقل ہی کہ ایک عارف جس مکان مین رہتے تھے اس مکان کی
چھت کی ایک کڑی ٹوٹ گئی جھک رہی تھی کسی نے کہا کہ خبر نہین لیتے کڑی ٹوٹ گئی گرا چاہتی ہی کہنے لگے کہ
بیس ۲۰ برس سی یہان رہتا ہون آجتک چھت پر نظر نہین کی سبحان اللہ کیا لوگ تھے کہ بیفائدہ نظر کرنا مکروہ
جانتے تھے نقل ہی کہ ایک شخص کسی کو اپنے گھر مین مہمان لایا اور اسباب دعوت کا جو چاہیے تھا مہیا کیا مہمان
نے تمام رات آنکھ اوپر نہ اٹھائی اور کسی طرف نہ دیکھا صاحبخانہ نے کہا کہ گھر مستورات سی خالی ہی اور در دیوار نہایت
آراستہ آنکھ اٹھا کر ملاحظہ کیجیے جواب دیا کہ اللہ کی صفتین اور صنعتین دیکھنے کو کیا تھوڑی ہین کہ مخلوق کی صنعتون پر نظر
کردن اللہ نے آنکھین اپنی صفات اور مظاہر کے دیکھنے کیلیے بنائی ہین نقش و نگار بیہودہ کیون دیکھون نقل ہے
منصور اسماعیل سی کہ عبد اللہ بزاز کو بعد اُنکے مرنے کے خواب مین دیکھا کہ نہایت مغموم اور غمگین ہین پوچھا کہ
سبب اس غم کا کیا ہی کہا جو گناہ مینے کیے تھے اللہ تعالیٰ کے سامنے سب کا اقرار کیا اسنے اپنے فضل و کرم سے
سب گناہ میری بخشدیے مگر ایک گناہ کہ بسبب شرم کے اسکا اقرار نہ کیا وہ نہ بخشا گیا اب ایسا شرمندہ ہون اور
عرق خجالت مین غرق ہون کہ تمام منھ کا گوشت گل گیا پوچھا کہ وہ کون گناہ تھا کہا کہ ایک دن کسی عورت کو
نگاہ بد سی دیکھا تھا اب تک اس عذاب مین گرفتار ہون نقل ہی کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو کسینے خواب مین
دیکھا پوچھا کہ مکافات گناہ سی کیونکر مخلصی پائی فرمایا کہ بعد مرنے کے حساب مین ایسی سخت گیری ہوئی کہ مین
ناامید ہو گیا اور سمجھا کہ دوزخ مین جانا پڑا پس میری ناامیدی اور اضطراب پر دریاے رحمت الٰہی جوش مین آیا
اور اس موتغذی سے مینے نجات پائی نقل ہی سلطان ابراہیم ادہم سی وہ کہتے تھے کہ مینے جبرئیل علیہ السلام کو
خواب مین دیکھا کہ انکے ہاتھ مین ایک کاغذ سادہ ہی مینے پوچھا کہ اس کاغذ مین کیا لکھیگا فرمایا کہ اسمین اللہ کے
دوستونکے نام لکھونگا مینے کہا کہ میرا نام بھی لکھیگا کہنے لگے کہ تو اللہ کے دوستون مین شمار نہین کیا جاتا ہے اور یہ
مقام محبت کا ابھی تک تجکو حاصل نہین ہوا ہی مین بہت رویا اور جناب باری تعالیٰ مین بہت عاجزی
اور گریہ وزاری سے عرض کی کہ خداوندا اگرچہ مجکو مقام تیری محبت کا حاصل نہین ہوا لیکن تیری دوستون کو
مین بدل دوست رکھتا ہون پس بعد ایک دم کے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ حکم الٰہی یون ہوا کہ اس
کاغذ مین اول تیرا نام لکھا جاوے یہ نعمت مجکو عاجزی اور زاری سے حاصل ہوئی نقل ہے سفیان ثوری کو

بعد وفات کے کسی شخص نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالی نے تم سے کیا معاملہ کیا کہنے لگے کہ جو کچھ کیا
محض اپنے فضل وکرم سے کیا ورنہ میری طاعت ہرگز قابل بخشش کے نہ تھی نقل اسیطرح زبیدہ خاتونکو ایک درویش
نے خواب مین دیکھا پوچھا کہو بعد مرنے کے تمھین کیا پیش آیا کہا کہ اللہ تعالی اُسنے اپنا کرم کیا اور رحمت کی
ورنہ مین اس لایق نہ تھی اُس درویش نے کہا تمنے بہت سا مال راہ کعبہ مین خرچ کیا تھا اسکا عوض ملا ہوگا
وہ بولین کہ وہ مال سب اللہ کا تھا اللہ کی راہ مین خرچ ہوا میرا کیا تھا نقل ہے ابو ایوب سجستانی سے
کہ ایک دن مین اپنے دروازے پر بیٹھا تھا کہ اتنے مین ایک فاسق کا جنازہ آیا مین اپنے گھر مین چلا گیا کہ نماز نہ
پڑھنا پڑے رات کو خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ وہ فاسق بہت خوش اور بشاش کھڑا ہے مینے اس سے پوچھا
کہ تو نے کیونکر نجات پائی اُسنے کہا محض اللہ کے فضل وکرم سے اور حکم ہوا کہ ابو ایوب سے کہدیجو کہ اگر میرے
خزانۂ رحمت کی کنجی تیرے ہاتھ مین ہوتی تو کوئی گنہگار نہ بخشا جاتا نقل شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ کیونکر رہائی ہوئی کہا کہ تمام عبادت میری بسبب اس کے کہ مخلوق
مجکو زاہد اور عابد جانکر میری تعظیم اور توقیر بہت کرتی تھی برباد ہوگئی مگر دو رکعت نماز کہ رات کو سب سے
چھپا کر پڑھا کرتا تھا کام آئی اور موجب مغفرت ہوئی نقل ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے عمر دراز مین
کامون کیواسطے چاہتا ہون راتین بڑی واسطے سجود کے اور دن بڑے واسطے بھوک اور پیاس کے اور کثرت سے
ملاقات علما وفضلا کے لیے اسواسطے کہ علما کے فیض صحبت سے تاریکی ضلالت اور جہالت کی نور علم اور ایقان اور
ہدایت اور معرفت سے مبدل ہو جاتی ہے نقل شہر ترمذ مین اخطی نام ایک امیر تھا کہ ظلم اسکا شہرہ آفاق تھا
ہمیشہ مخلوق کو اذیت وآزار دیا کرتا تھا اور اسی حالت مین مرگیا خواجہ محمد علی حکیم ترمذی نے اسکو خواب
مین دیکھا کہ باغ بہشت مین سیر کر رہا ہے یہ متعجب ہوے کہ ایسے شخص کو بہشت مین جانا گویا ابلیس کو بہشت
کا نصیب ہونا ہے پوچھا کہ اے اخطی تجکو باوجود اُس ظلم وجور کے کیونکر رہائی ہوئی اور یہ مقام عالی تجکو کیونکر
ملا کہنے لگا کہ کیا بیان کرون کہ مرنے کے وقت نہایت مضطر اور نا امید تھا کہ سوا فسق وفجور اور ظلم وجور
کے کوئی عمل صالح نہین ہے دیکھیے کیا گذرتی ہے جب گور مین دفن ہوا تو اُس عذاب کا حال کچھ نہ پوچھ کہ
کیسا تھا بعد ایک ساعت کے ایک آواز آئی کہ اسکو اس عذاب سے نجات دو دینے جناب باری مین

عرض کی کہ خداوندا میرا تو کوئی عمل ایسا نہ تھا کہ سبب مغفرت کا ہو حکم ہوا تو ایک رات بازار کیطرف مدرسے
پر گذرا وہان ایک طالب علم اپنا سبق بھولگیا تھا اور چراغ مین تیل نتھا اس سببسے وہ نہایت مغموم بیٹھا تھا
تیری مشعل کی روشنی سے اسنے کتاب دیکھکر اپنا سبق یاد کرلیا اور دل اسکا خوش ہوا یہ امر تیری مغفرت کا
باعث ہوا پس علما اور فضلا اور طلبا کی خدمت اور صحبت کا کیسا نتیجہ ہوگا نقل ہی کہ داؤد طائی
رحمۃ اللہ علیہ کبھی روٹی نوالہ نوالہ بناکر نہین کھاتے تھے سب روٹی کو پانی مین گھول کر پی جاتے تھے کسی نے
پوچھا کہ آپ روٹی اسطرح کیون کھاتے ہین کہ پانی مین گھولنے سے نہایت بی مزہ ہو جاتی ہے فرمایا کہ جتنی
دیر مین ایک ایک نوالہ کرکے پیٹ بھرون اُتنی دیر مین پچاس آیتین قرآن مجید کی پڑھی جاتی ہین پھر عمر کو
کیون ضایع کرون نقل ہی کہ ابو محمد حریری ایک برس کعبۃ اللہ مین رہی نہ کبھی کسی سے بات کی نہ لیٹے نہ پانون پھیلائے
نقل ایک مرتبہ فتح موصلی روتے تھے اور آنکھون سے بجائے آنسو کے خون جاری تھا کسی نے پوچھا کہ آج خون
بجاے اشک کے کیون بہتا ہی فرمایا کہ ایک مدت تک خوف گناہ سے پانی آنکھونسے بہایا اب ڈرا کہ مبادا یہ
رونا میرا باخلاص سمجھا جاوے اسواسطے لہو کے آنسوؤن سے روتا ہون نقل اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے
ہر رات واسطے ایک عبادت خاص کے مقرر کی تھی کبھی کہتے کہ آج کی رات رکوع کی ہی پس ایک رکوع
مین صبح کر دیتے کسی رات کو کہتے کہ آج کی رات سجدے کی ہی پس فجر تک سجدے سے سر نہ اٹھاتے کسی نے کہا کہ ایسی
مشقت مالایطاق نفس کو دینا مناسب نہین ہی فرمایا کہ قہر الٰہی سے ڈرتا ہون اسواسطے ایسی تکلیف اختیار
کی ہی کہ وصل دائمی اور راحت ابدی نصیب ہو نقل ابو بکر عباس نے چالیس برس پہلو زمین سے نہ لگایا اور
یہانتک مراقب بیٹھے کہ بینائی جاتی رہی اور بیس برس اندھے رہے اور جورو تک کو خبر نہوئی پانچون وقت کی نماز
جماعت سے ادا کرتے اور دن رات مین پانسو رکعت اور تیس ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھا کرتے نقل سفیان
ثوری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ مین ایک رات رابعہ بصریہ کی پاس گیا ایک گوشے مین نماز پڑھنے سے حقین مین بھی
نفلین پڑھنے لگا یہان تک کہ صبح ہوگئی مینے خدا کا شکر کیا کہ مجکو توفیق عبادت اور شب بیداری کی عنایت
ہوئی رابعہ نے کہا کہ ہمارا شکر یہ ہی کہ صبحکو روزہ رکھین نقل ہے ربیع حثیم سے کہ ایک دن بعد نماز صبح کے
مین واسطے ملاقات رابعہ بصریہ کے گیا دیکھا کہ نماز پڑھتی ہین جب نماز سے فارغ ہوئین مین نے چاہا

کہ کچھ بات کرون اتنے مین تسبیح شروع کی مین منتظر رہا کہ بعد فراغ وظیفے کی کچھ کلام کرینگی اُسیطرح رو بقبلہ ذکر
خدا مین مشغول رہین کہ نماز پیشین کا وقت آگیا نماز ادا کی اور اُسیطرح نماز عصر اور مغرب اور عشا کی
پڑھکر چار زانو بیٹھین یہانتک کہ نماز صبح کی اسی وضو سی پڑھی بعد اشراق اور چاشت کی چاہا کہ تھوڑا ایسا
سو رہون سر اٹھا کر رومین کہ الٰہی مین پناہ چاہتی ہون اُس آنکھ سی کہ بہت سوئی اور اس پیٹ سی کہ بہت کھاوے
مجکو یہ بات سنکر عبرت ہوئی اور مین وہم بخود اٹھکر چلا آیا کہ یہ نصیحت کافی ہی **نقل** شیخ بایزید قدس سرہ کی عہد مین
ایک عورت تھی کہ عبادت بہت کیا کرتی اور اکثر اوقات رویا کرتی تھی شیخ اسکا حال سنکر ایکدن اسکی ملاقات
کو گئے اور کمال شفقت سی فرمایا کہ اے نیکبخت بہت نہ رویا کر کہ رونا بینائی کو ضرر کرتا ہے اسنے بے اختیار کہا کہ
جن آنکھون کو قیامت کی دن دیدار خدا نصیب ہو دنیا مین اُنکے اندھے ہونیکا کچھ غم نہین اور جو آنکھین کہ اس
نعمت سی محروم رہین وہ اسی قابل ہین کہ اندھی ہو جاوین ؎ ہر کار چشم جلوہ دیدار دیکھنا * منظور ہی نہین مجھے بیکار دیکھنا
نقل ایک شخص کا معمول تھا کہ جو حادثہ اسپر گذرتا وہ شکر کرتا اور کہتا کہ بہبودی میری اسی مین تھی اسکے
گھر مین ایک کتا تھا حفاظت کیواسطے اور ایک گدھا تھا اسباب لادنی کیلیے اور ایک مرغ تھا کہ اسکی آواز پر
صبحکو واسطے نماز کے جاگتا اتفاقاً بھیڑیے نے گدھے کو پھاڑ ڈالا اُسنے موافق اپنی عادت کی کہا کہ شکر ہی بعد اسکے
کتے نے مرغ کو توڑ ڈالا پھر اُسنے شکر کیا عورت اُس شخص کی غصے مین آکر کہنے لگی کہ تو دیوانہ ہو گیا ہی یہ کیا مقام
شکر کا ہی اور اس نقصان مین کیا بہبودی سمجھا ہی کہ جو چیزین بکار آمد تھین وہ تلف ہو گئین دوسرے
دن جب دہانسے وہ دونون روانہ ہوے کیا دیکھتے ہین کہ ستر آدمی مرے پڑے ہین اور مال و اسباب انکا چور لیگئے اور
سبکو قتل کر گئے معلوم ہوا کہ یہ قافلہ یہان ٹھیر اتھا رات کیوقت گدھون اور مرغون کی آواز سنکر چور آپڑے اور سبکو
مار کے مال و اسباب انکا لوٹ لیگئے تب اس شخص نے اپنی عورت سی کہا کہ دیکھا بہبودی ہماری اسی مین تھی
اللہ تعالیٰ جس شخص کے حق مین جو بات بہتر سمجھتا ہے ویسا حکم دیتا ہے آدمی اس کی مصلحت سی آگاہ ہونا نہو ؎

تو چہ دانی کہ درین کار خداوند خطاست	*	زانکہ او ہر چہ کند عین صلاح ست و صواب

نقل ایک شخص ناواقف نی سلطان ابراہیم ادہم کو اپنے باغ کا پاسبان مقرر کیا بعد ایکمدت کی مالک ملنے
کو آیا اور ایک چند آشنا [illegible]

بچے تو سب سے بڑے مالک باغ ترش ہو کر بولا کہ تو اتنی مدت سی باغ مین رہتا ہی ابھتک کھٹے میٹھے انار مین فرق
نہین کرتا شیخ نے ہنسکر کہا کہ تو نے اپنا باغ واسطے نگھبانی کے میری سپرد کیا ہی مین بے اجازت تیری کوئی
میوہ اس باغ کا کیونکر کھاتا مالک باغ کا یہ سنکر رونے لگا اور کہا کہ اے دوست خدا تیرے اس تقوی اور
احتیاط سے معلوم ہوتا ہی کہ تو سلطان ابراہیم ادہم ہی جب ان لوگون نی پہچان لیا تو یہ وہانسے چلدیئے نقل
ہی کہ بخارا مین ایک بزرگ دریا کے کنارے پر بیٹھے تھے دیکھا کہ ایک سیب بہتا ہوا چلا جاتا ہی دلمین خیال کیا کہ اگر
مین نہ اٹھالونگا تو ضایع ہو جائیگا اس خیال سے اس سیب کو اٹھا کر کھالیا بعد اُسکے سوچے کہ مینے یہ سیب کھالیا
خدا جانے حلال تھا یا حرام عبث اپنے تئین مواخذے مین ڈالا جس طرف سی کہ وہ سیب بہتا ہوا آیا تھا
اسیطرف دریا کی کنارے کنارے چلے کہ اگر مالک سیب کا ملجائے تو اس سی معاف کرالون بعد تھوڑی مسافت
کے دریا کے کنارے پر ایک باغ دیکھا کہ اسمین سیب کے درخت بہت سی ہین اور ایک درخت سیب کا عین
دریا کی کنارے پر ہی یقین ہوا کہ اُسی درخت سی وہ سیب گرا ہوگا باغ کی اندر گئے اور باغبان سے کہا کہ مین نے تیرے
باغ کا ایک سیب کھالیا ہی مجھے معاف کردے اُسنے کہا کہ داروغہ اس باغ کا دوسرے باغمین ہی مجکو معاف
کرنیکا اختیار نہین ہی وہ اس باغ کا مختار ہی یہ بزرگ اس باغ مین گئے اس سی بھی یہی کہا اس نے کہا مین بھی
اس باغ کی محافظت کے واسطے نوکر ہون مالک اس باغ کا بلخ مین ہی بے اجازت مالک کے نوکر کو
معاف کرنے کا کیا اختیار ہی یہ سوچ کر بلخ کا جانا آسان ہے دوزخ کی جانے سے پس بلخ کو روانہ ہوے
اور مالک باغ کو تلاش کرکے اس کی پاس گئے اور یہ حال کہا اسنے جواب دیا کہ مین اس باغ کو خرید کیا چاہتا
ہون ابھی قیمت اس باغ کی فیصل نہین ہوئی اور مالک اس باغ کا کوفہ مین ہی بزرگ کوفہ کو روانہ ہوئی
اور مالک باغ کو تلاش کیا بعد دریافت کر اس سی ملاقات کی دیکھا کہ وہ شخص بزازی کی دکان کرتا ہی جا کر اُسپر
سلام علیک کہا اور سب حال اول سی آخر تک اس سے بیان کیا وہ شخص یہ حال سنکر بہت متعجب ہوا کہ یہ شخص
بڑا محتاط اور متدین ہی کہ ایک سیب کی لیے اتنی مسافت اور تکلیف گوارا کی اس بزرگ کا ہاتھ پکڑ کے اپنی گھر مین
لایا اور بہت تعظیم اور پاس داری سی پیش آیا اور نہایت تکلف سی کھانا آگے رکھا یہ بولے کہ جب تک اُس سیب
کو معاف نکروگے مین کھانا نہ کھاؤنگا اسنے کہا کہ مالک اس باغ کی میری لڑکی ہے تم کھانا کھاؤ مین

اُس سے معاف کرالونگا ناچار اسکے اصرار سے کہانا کہایا پھر وہ سوداگر اُنکو اپنی گھر کے اندر لیگیا اور اپنے گھر
والون سے کہا کہ ایک شخص نہایت متقی اور پرہیزگار آیا ہی اور اس بزرگ کا سب حال مفصل بیان
کر کے کہا مین نے تعہد کیا تھا کہ مین اس لڑکی کا نکاح کسی مرد صالح نیکوکار کے ساتھ کردونگا اب اس
شخص سے بہتر کوئی اور کہان ملیگا مناسب ہی کہ اس لڑکی کا عقد اسی شخص کے ساتھ کردون اُس کی
عورت بولی کہ ہم سا سوداگر متمول نامی اس شہر مین کوئی دوسرا نہین ہی اور لڑکی بھی حسن و جمال مین شہرۂ
آفاق و یکتا ہی سب لوگ طعنہ دینگے کہ اسنے اپنی لڑکی ایک فقیر مسافر کی حوالی کی سوداگر بولا کہ مین اپنے عہد کو
نچھوڑونگا اور سوا اسکے ایسا آدمی پرہیزگار کہان میسر آویگا یہ کہکر باہر آیا اور اسنے کہا کہ لڑکی کہتی ہے کہ
مین اس شرط سے معاف کرتی ہون کہ وہ شخص میری ساتھ نکاح کرے نہین تو معاف نہ کرونگی اور اب سن
لو کہ اس لڑکی مین تین عیب ہین ایک یہ کہ اندھی ہی دوسرے یہ کہ بہری ہی تیسرے ہاتھونسی لولی ہی یہ بزرگ
اس حال کو سنکر اپنے دلمین سوچی بہرکیف اس عذاب مین گرفتار و مبتلا ہونا عذاب دوزخ سے ہزار درجے
بہتر ہے قبول کر لیا چاہیے پس اس سی کہا کہ وہ سیب بخشدے تو مجکو قبول ہی سوداگر اُنکا ہاتھ پکڑ کے گھر مین لیگیا
اور قاضی کو بلا کر اپنی لڑکی کا عقد اُنکے ساتھ کردیا جب یکجا ہوے تو دیکھا کہ لڑکی آنکھ کان ہاتھ پاؤن
سی تندرست ہی اور حسن و جمال مین بے مثال بہت متحیر ہوئے اور سر جھکا کر بیٹھ رہی تب اس لڑکی کی ماں
نے پوچھا کہ کیون ملول بیٹھے ہو وہ بولے مین تمکو راست گو سمجھتا تھا اور جھوٹ بولنے سے زیادہ کوئی
بات بری نہین ہوتی مین اس لڑکی کو برخلاف تمہاری قول کر دیکھتا ہون کہ سب طرح صحیح و سالم
ہے تب اُسکی ماں نے کہا کہ جو کچھ اُسکے باپ نے تمسے کہا تھا وہ سب صحیح ہی اور وہ جھوٹ نہین بولا یہ سن لو کہ
ہماری لڑکی واقع مین آنکھونسے اندھی ہی یعنی کسی نامحرم کو نہین دیکھتی اور کانون سے بہری ہی یعنی کلام
ناحق اور لغو نہین سنتی اور کسی چیز ناروا کو ہاتھ نہین لگاتی یہ بزرگ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوے
اور دو رکعت نماز شکرانی کی ادا کی آواز غیب آئی کہ ای فقیر تو نے جو اسقدر محنت اور کربت ہماری خوشنودی
کیواسطے اٹھائی ہمنے اسکا عوض دنیا مین تجکو دیا اور آخرت مین اور بہت کچھ بخشونگا خداوندا صدقہ اپنے
رسول مقبول کا مجکو بھی متابعت ان بزرگون کی عنایت فرما

مقصد تیسرا رحمت اور شفاعت کے بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت پر اللہ تعالی نے بڑی رحمت فرمائی ہے دنیا مین ان
پر فقط اتنا ہی عذاب ہوگا کہ کبھی آفت زلزلہ زمین اور کبھی کسی قدر صدمہ برق اور کبھی کچھ بیماری مین مبتلا
ہونگے اور سخت عذابون سے محفوظ رہینگے مثل مسخ وخسف ہو جانے کے یعنی صورت بدل جانا یا زمین مین
سما جانا اور وہ عذاب کہ اگلی امتون پر نازل ہوتے تھے میری امت پر کچھ نہونگے اور قیامت مین نامہ اعمال
انکے ہاتھ مین دیے جاینگے اور جو لوگ کہ گنہگار ہونگے بقدر اپنے گناہ ہونگے دوزخ مین ڈالے جاینگے
اور پھر اللہ کی رحمت اور فضل وکرم سے جنت مین داخل ہونگے ایضًا اور دوسری حدیث مین آپنے
فرمایا ہے کہ جسطرح سے میری حیات تمھارے واسطے موجب بہبودی کا ہے ویسی ہی موت بھی میری تمھارے
لیے باعث خیر وبہتری کا ہے یعنی جب تک تم مین موجود ہون تمکو ہدایت کرتا ہون اور گمراہی اور ضلالت
سے بچاتا ہون اور جب دنیا سے چلا جاؤنگا تو تمھاری نامہ اعمال میری پاس آیا کرینگے جو عمل نیک دیکھونگا اسپر
شکر کرونگا اور جو عمل بد دیکھونگا اللہ سے تمھاری واسطے مغفرت چاہونگا ایضًا اور حدیث مین آیا ہے کہ
قیامت کے دن ایک فرشتہ باواز بلند کہیگا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے میرے بندو جو حقوق کہ
میرے تمھارے اوپر تھے وہ مین نے بخشدیے اب تم آپسمین ایک دوسریکا حق معاف کردو اور جنت
مین چلے جاؤ نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک جوان تھا کہ ہمیشہ گناہون مین مبتلا رہتا تھا جب عمر اسکی آخر ہوئی
اور وقت مرگ قریب پہونچا تب اسکی مان اسکا حال دیکھکر بہت روئی اور کہنے لگی کہ اے فرزند مین تجکو ہمیشہ
منع کیا کرتی تھی کہ گناہون سے کنارہ کر اللہ تعالی سخت گیر ہے اور گنہگار کا مآل کار اچھا نہین جوان بولا
کہ اے مادر مہربان اگرچہ گناہ میرے پہاڑون سے بھی زیادہ ہین مگر مین خوب جانتا ہون کہ رحمت اللہ کی اس
سے بہت بڑی ہے مین امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی بندہ نوازی کریگا اور مجکو بخشدیگا کہتے ہین کہ بعد موت
اسکے ایک بزرگ نے اسکو خواب مین دیکھا کہ بہشت مین پھرتا ہے پوچھا کہ تجکو یہ مقام عالی کس نیکی کے
عوض مین نصیب ہوا اسنے کہا کہ بسبب امید کے کہ مین درگاہ الٰہی سے رکھتا تھا روایت ہے کہ قیامت
کے دن ایک شخص کی نیکیان اور بدیان پلہ میزان مین برابر آئینگی یعنی جسقدر نیکی اسی قدر بدی

تب اُسکو حکم ہوگا کہ تو ایک نیکی کسی سے مانگ لا کہ تا تیری نیکی کا بدی کی پلے سے بھاری ہو جاوے وہ شخص
ایک نیکی مانگنے کے لیے ہر شخص کے پاس پھیریگا یہانتک کہ اپنے مان باپ کی پاس بھی جائیگا مگر اُس
حالت مین ہر شخص اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا ایک دوسرے کی کیا پروا ہوگی وہ بیچارہ جس
شخص سے ایک نیکی کا سوال کریگا وہ کچھ جواب نہ دیگا اس حال مین ایک شخص کہ اُس کے نامۂ اعمال مین فقط
ایک ہی نیکی ہوگی وہ اُسکو مضطرب دیکھکر کہیگا کہ بھائی میرے پاس ایک ہی نیکی ہے وہ مین تجھے دیتا ہون اسواسطے
کہ میرا ایک نیکی سے کیا بھلا ہوگا تو ایک نیکی کے ملنے سے نجات پاتا ہے مین نے اپنی نیکی تجھے دی
میرا مالک اللہ ہے جو چاہیگا سو کریگا اُس شخص کی اس بات پر دریاے رحمت الٰہی جوش مین آئیگا اور جناب
ایزد تعالیٰ اپنے کمال فضل و کرم سے اُن دونون شخصون کو بخشدیگا اور جنت مین بھیجیگا سبحان اللہ
کیا رحمت ہے اور سخاوت کا کیا مزہ ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ روز حشر کے ایک شخص اپنے اعمال بد کے
ننانوے نامے لکھے پائیگا اور نیکی ایک بھی نہوگی اور ہر نامہ ایک ایک بڑی کا طول و عرض مین مشرق سے
مغرب تک ہوگا تب وہ شخص اپنی نجات سے مایوس ہو جائیگا اور کہیگا کہ اب کون صورت نجات کی ہے
اور اس غم سے نہایت ملول اور خوفناک ہوگا اتنے مین فرشتے اُسکو نہایت مضطرب دیکھکر کہینگے کہ اے
بندۂ خدا اتنا کیون نا امید اور مضطرب ہوتا ہے تیری ایک نیکی ہمکو یاد ہے خاطر جمع رکھ یقین ہے کہ وہ نیکی
تیری اللہ کے فضل و کرم سے باعث مغفرت ہو جائیگی اور ایک چھوٹا سا کاغذ اُسکے حوالے کرینگے وہ
شخص اُس پرچے کو دیکھکر کہیگا کہ بھلا ایسے طومارون کے سامنے اس پرچۂ حقیر کی کیا قدر ہوگی اور کیونکر یہ
پرچہ اتنے بڑے طومارون سے ہم پلہ ہوگا تب جناب کبریا کی درگاہ والا سے حکم ہوگا کہ ہماری ذات عادل اور
رحیم ہے ہم کسی پر ظلم نہین کرتے جسقدر یہ نیکی تیری ہوگی اُسی قدر تجھکو ثواب بھی ملیگا تب وہ پرچہ
اُن طومارون کے ساتھ وزن کیا جائیگا تو اللہ کی عنایت سے وہ پلہ جسمین وہ کاغذ نیکی کا رکھا جائیگا
بدی کے پلے سے بھاری نکلیگا اور اُسکی برکت سے وہ شخص نجات پاکر بہشت مین داخل ہوگا سبحان اللہ
اللہ کی رحمت اور شفقت کا پایان نہین ہے وہ بڑا غفور رحیم ہے الحق نکتہ نواز اُسی کی ذات پاک ہے راوی
لکھتا ہے کہ میرے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ وہ نیکی اُسکی اقرار نبوت و رسالت رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وسلم کا تھا یعنی اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ کہ جسکی برکت سے
سب بدیان اس شخص کی محو ہو گئین حقیقت مین اس شہادت کا یہی مرتبہ ہی **نقل** علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ سے روایت ہی کہ قیامت کی دن نامۂ اعمال ہر ایک بندے کے اسکے ہاتھ مین دیے جاوینگے گنہگار اپنے
اعمال بد دیکھکر ناامیدی سے سر جھکا لینگے اور متحیر ہو جاوینگے تب حکم ہوگا اپنے نامۂ اعمال کیون
نہین پڑھتے ہو یہ عرض کرینگے کہ خداوندا اگر نجات ہماری اُن ہی نامۂ اعمال پر منحصر ہے تو امید نجات
کی کہان اور فی الواقع قابل دوزخ کے ہین پھر حق تعالی فرمائیگا کہ مین نہین حکم دیتا کہ تم دوزخ مین ڈالے
جاؤ تمکو چاہیے کہ اپنے نامۂ اعمال پڑھو اور خیال کرو کہ تم نے کیا کیا ہی اور مین اسکے عوض تمسے کیا کرتا ہون
آیا اعمال تمہارے لایق دوزخ کے ہین یا نہین مگر مین اپنی فضل و کرم سے تمکو بہشت مین داخل کرتا
ہون **نقل** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو بندہ کہتا ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ روز قیامت کے ثواب سبحان اللہ کا آگے اور ثواب الحمد للہ کا داہنی طرف اور
ثواب لا الہ الا اللہ کا بائین طرف اور ثواب اللہ اکبر کا پیچھے پیٹھ کی ہوگا اصحاب نے عرض کی کہ یا
رسول اللہ ثواب لا الہ الا اللہ کا سب تسبیحون سے زیادہ ہی اسکے بائین طرف ہونیکا کیا سبب ہے فرمایا کہ
دوزخ آدمیون کے بائین طرف ہوگی سو اسطے ثواب کلمۂ توحید کا بائین طرف ہوگا کہ مومن اسکی گرمی
اور حرارت سے محفوظ رہے دیگر اور آدمی کو چاہیے کہ چھینکنے کے وقت الحمد للہ کہنے کی عادت کرے
اسواسطے کہ روز قیامت کے جسوقت ٹھنڈی ہوا عرش کی اُسکے دماغ مین جائیگی اور اسکو
چھینک آئیگی پہ اپنی عادت کے موافق الحمد للہ کہیگا اسوقت جناب کبریا اپنے فرشتونسے فرمائیگا
کہ اے فرشتو اس بندے نے میری نعمت کا شکر ادا کیا اسکا کیا ثواب دون فرشتے عرض کرینگے کہ خداوندا
تو کریم اور رحیم ہی جو چاہے سو عنایت کر تب حکم ہوگا کہ اسکو ایک موتی کے دانے کا گھر کہ جسمین سات سو
قطعے مکان کے چاندی اور سونے کے ہون دیا جاوے اور ہر ایک قطعے مین ایک تخت مشک کا کہ جسمین نوہالے
ہون رکھا جاوے اور دروازہ ہر ایک گھر کا دنیا کی برابر ہو **نقل** ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا کہ ہمیشہ
چوری کیا کرتا تھا آخر کو اسنے توبہ کی اور چوری سے کنارہ کیا پھر دلمین سوچا کہ یقین ہے اس توبہ کی برکت سے

یہ گناہ کو تیری معاف ہوا مگر اب بطور کفارے کے کچھ کیا چاہیئے کہ زیادہ تر ثواب حاصل ہو تب اسنے یہ بات
اختیار کی کہ تمام رات عبادت کرتا اور دنکو روزہ رکھتا بعد چند روز کے اُس زمانیکے پیغمبر کو وحی
ہوئی کہ اس شخص سے کہدو کہ تیری عبادت میری درگاہ مین مقبول نہین ہے کیون عبث تکلیف اٹھاتا ہے
جب اسکو یہ حکم سنایا تب عبادت اور ریاضت زیادہ تر شروع کی چنانچہ ہفتہ مین ایک مرتبہ کھاتا
اور آٹھ پہر یاد الٰہی مین مصروف رہتا بعد چند روز کے پھر اسوقت کے پیغمبر کو حکم ہوا کہ اب اس میری بندی
کہدو کہ اب مین تجھسے راضی اور خوشنود ہوا اور تیری عبادت میری درگاہ مین قبول ہوئی تب اُس نبی نے
اسکو یہ پیغام الٰہی پہونچایا اور پوچھا کہ اے عزیز اب تونے کونسا عمل خیر اختیار کیا کہ جسکے سبب سے تو مستحق رحمت
الٰہی کا ہوا اسنے کہا کہ مین نے بکمال عجز وزاری سے جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا ایک بندہ تیرا دعوے
خدائی کا کرتا ہے انا ربکم الاعلی کہتا ہے اور اسکو قطع نظر اور تکالیف کے کبھی دردسر بھی نہین ہوتا اور مین
تیری درگاہ مین التجا اور عاجزی کرتا ہون تیری بندہ نوازی اور کارسازی سے کیا عجب ہے کہ مجکو محروم اور
مردود نہ کرے یہ دعا میری قبول ہوئی ہوگی اے عزیزو جب گنہگارون نے ایسے رنج کھینچے ہین اور محنتین کی ہین
تب اللہ کی درگاہ مین قبولیت پائی ہے تم ایکبار اپنی زبان سے یارب کہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ کی درگاہ
مین مقبول ہو جائین بڑا مقام تعجب ہے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص ہمیشہ
رویا کرتا تھا ایک مرتبہ معاذ بن جبل رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین اسکا حال عرض کیا
آپنے اسکو بلایا اور سبب رونے کا پوچھا اُسنے اپنے گناہ سب بیان کیے آپکو ہیبت الٰہی سے لرزہ آیا اور فرمایا
کہ اس شخص کو مدینے سے نکال دو ایسا نہو کہ اسکی شامت گناہ سے یہ تمام شہر غضب الٰہی مین گرفتار
ہو جاوے لوگون نے اسکو مدینے سے باہر نکال دیا اُسنے جناب باری مین کمال سوز و گداز سے التجا کی کہ الٰہی رحیم
احمد نے مجکو قبول نکیا تو خدا ے احد ہے عذر میرا قبول کر غرض اسنے اسقدر عجز وزاری سے دعا کی کہ سب ملائک آسمان و
زمین کے جوش و خروش مین آئے اور حضرت جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ خدا ے
تعالی فرماتا ہے کہ بخشنے والا گنہگارونکا مین ہون تو نے اُس شخص کو اپنی رحمت سے محروم کر دیا اسنے میری درگاہ مین
گریہ وزاری کی مین نے اسکے گناہ بخشدیے یہ میرا پیغام اُسکو پہونچا دو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسکی تلاش کو

[illegible]
زاری سی کہتا ہی کہ خداوندا اگر میری گناہ قابل بخشنے کے نہین ہین تو اس صحرا کی درندون کو حکم دی کہ مجکو کھا جاوین
اب مجھ مین زیادہ طاقت خجالت اور ندامت کی نہین ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے نزدیک جاکر اپنا دست
مبارک اسکے سر پر رکھا وہ سمجھا کہ ملک الموت واسطے قبض روح کی آئے ہین فریاد کی اور چلایا کہ ای قابض الارواح
مجکو اتنی امان اور فرصت دے کہ ایک بار پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہون شاید
کہ مجکو مژدہ مغفرت سنا دین یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روئے اور فرمایا کہ ای جوان مرد سر اٹھا کہ مین
ملک الموت نہین ہون محمد رسول اللہ ہون وہ آپکا نام سنکر بہت خوش ہوا اور سر اُٹھایا آپنے فرمایا کہ مین تجکو
خوشخبری دیتا ہون اس بات کی کہ خدا تعالی نے تیری مغفرت کی اور سب گناہ تیرے معاف کیے نقل ہی کہ
ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوا آپنے اسکو کلمہ شہادت پڑھایا اور فرمایا کہ تجکو ایمان
نصیب ہوا اُسکو اس بات کی دریافت ہونے سے اتنی خوشی ہوئی کہ فرط نشاط سے جان بحق تسلیم کی اور شادی
مرگ ہوا حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ روح اس اعرابی کی اعلی علیین مین پہونچی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے سر اسکا زانوے مبارک پر رکھا اور خاک اُسکے چہرے کی اپنے دست مبارک سے صاف
کرتے تھے اور روتے تھے اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رونے کا کیا سبب ہی آپنے فرمایا کہ مین بھی
مسافر ہون اور یہ بھی مسافر تھا اور مسافر کی قدر مسافر خوب جانتا ہے اور موت مسافر کی بہت سخت ہوتی
ہی جب اسکی تجہیز و تکفین سے فراغت کرکے قبر مین رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اصحاب نے کہا کہ
یا حضرت مسکرانے کا کیا سبب ہی آپنے فرمایا کہ دو فرشتے آئے ایک نے کہا کہ افسوس یہ شخص بھوکا آیا اور دنیا
سے بھوکا گیا دوسرے نے کہا کہ مین نے اسکو بہشت کے کھانے بہت اچھے اچھے کھلائے ای عزیزو مسافر کی پریشانی پر رحم کیا کرو کہ قبر
بھی انکی پژمردہ دلی اور بے سر و سامانی پر تاسف کرتی ہی اور زبان حال سے کہتی ہی کہ ان بیچارون کا نہ تکیہ ہے
نہ بچھونا نہ نقد نہ اسباب دنیا مین انکی خوراک غم و الم تھا اور قبر مین یہ کیڑون کی خوراک ہین نقل ہے کہ جب
یوسف علیہ السلام کو انکے بھائیون نے کنوئے مین ڈالا حضرت جبرئیل آئے اور پوچھا کہ کیا حال ہی آپنے کہا کہ
کیا حال پوچھتے ہو اس شخص کا کہ کنار پدر سے جدا ہو کر قعر چاہ مین پڑے جب کاروانی نے آپ کو کنوئے سے نکالا اور

بھائیون نے خبر پاکر آپکو اُسکے ہاتھ بیچا جب اُسنے مول لیکر مصر کی روانگی کا ارادہ کیا یوسف علیہ السلام نے
مالک سے کہا کہ مجکو اجازت دے کہ مین ان بیچنے والونسے رخصت ہولون چنانچہ آپ اس سے اجازت لیکر اپنے بھائیون
کے پاس آئے اور انکے حق مین دعا کی اور کہا کہ اللہ تمکو مواخذے سے نجات دے اب میرا حال میرے باپ سے
نہ کہنا کہ اسکو اسکے سننے کی طاقت نہوگی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس مصیبت اور کربت و
غربت پر صبر کیا درجہ بادشاہی کا پایا پس جو کوئی اس سرای فانی مین اپنے تئین مسافر اور غریب الوطن سمجھکر
رنج والم مین صابر اور شاکر رہیگا امید ہے کہ اسکو بھی نتیجہ نیک ملیگا اور عاقبت بخیر ہوگی انشاء اللہ تعالی نقل ہے
ابو قلابہ رح سے کہ ایک رات مین نے گورستان کے مردون کو خواب مین دیکھا کہ ہر ایک کے سامنے ایک ایک
طباق نور کا بھرا ہوا رکھا ہے مگر انمین ایک شخص کے آگے نہین ہے اور وہ شخص اپنا سر نیچے کیے ہوے شرمسار بیٹھا ہے ابو قلابہ رح
نے حال ان طباقون کا پوچھا سبے کہا کہ صدقہ ہمارے زندونکا ہے کہ اپنے اپنے مردون کے لیے دیا ہے وہ شخص بولا کہ
میرا ایک بیٹا ہے بداعمال وہ کبھی کچھ میرے نام پر صدقہ نہین دیتا اور مجپر رحم نہین کرتا مین اس سبب سے ان سب مردون کے
آگے شرمندہ ہون ابو قلابہ رح نے اس شخص سے نام اسکے لڑکے کا اور محلے کا پوچھ لیا اور جب صبح ہوئی تو
اُسکے لڑکے کو بلا کر اسکے باپ کا حال اس سے مفصل بیان کیا وہ لڑکا بہت شرمندہ ہوا اور رویا اور اعمال
بد سے توبہ کی اور اپنے باپ کے نام پر بہت سی خیرات کی اور اُسکی قبر پر جاکر سر ننگے ہوکر بہت گریہ وزاری کی اور عذر
کیا دوسری رات ابو قلابہ رح نے اس شخص کو پھر خواب مین دیکھا کہ وہ شخص بہت خوش ہے اور دعا کرتا ہے
کہ جیسے تونے مجکو اس شرمندگی سے نجات دی اللہ تجھے اسکا عوض اور جزائے خیر عنایت فرماوے
لکھا ہے کہ ہر شب جمعہ کو روحین مُردون کی اپنی اولاد اور وارثون کے دروازے پر آتی ہین اور گریہ وزاری
کرکے کہتی ہین کہ اے عزیز دہمکو کیون بھول گئے جو ہے کہ کسی کو دیتے ہو گر ہمارے نام پر دو بہت غنیمت ہے
کہ ہم ثواب کے محتاج ہین خداوند ابتصدق اپنے حبیب پاک کے ہمکو دنیا سے با ایمان اٹھانا اور ہمارے وارثونکو
توفیق فاتحہ اور درود کی عنایت کرنا نقل ہے شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص کو دیکھا کہ قبر پر روتا ہے
یہ بھی اُسکے ساتھ رونے لگے اور کہا کہ اے عزیز آب دریا سے جسم ظاہر طاہر ہوتا ہے اور آب چشم سے کثافت دل
کی دور ہوتی ہے اور نجاست گناہ کی صفائی قلب سے زائل ہوجاتی ہے نقل ہے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے

بعوت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف مین رکھا سبکے بعد مین نی روے مبارک کو دیکھا کیا نظر
پڑا آپکے لب مبارک ہلتے ہین مین نی کان اپنا آپکے ہونٹھ کی قریب کیا کیا سنتا ہون کہ آپ امتی امتی فرماتے
ہین یعنے اپنی امت کیلیے دعا کرتے ہین کہ خداوندا میری امت کی گنہگارون پر بخشش اور رحمت کر سبحان اللہ
قربان ایسے نبی کریم کے جب تک اس عالم شہود مین رونق افروز رہے ہدایت فرمایا کیے اور بعد نقل اس سراے
فانی سے بھی اپنی امت کی یاد نہ بھولے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ نقل ہی کہ جب
قیامت قائم ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دینگے کہ تم دوزخ
کی راہ گھیر کر کھڑے ہو جاؤ اگر کسی شخص کو میری امت سے دوزخ مین لیجاین تم ہرگز نہ جانے دیجیو جب تک
مین نہ پہونچون اور عمر رضی اللہ عنہ کو حکم ہوگا کہ تم میزان کی پاس جا کر کھڑے رہو اور خبردار رہو کہ اعمال میری امت کی اچھی طرح
سے تولے جائین اگر کسی کا پلہ عبادت ہلکا ہو تو اسکا تولنا موقوف رہی جبتک کہ مین نہ آؤن جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لیجائینگے حکم ہوگا کہ انکی عبادت میرے روبرو وزن کرو فرشتے آپکا حکم
بجا لائینگے جب تولنے کے وقت پلہ کسی کی عبادت کا سبکی کی طرف مائل ہوگا آپ اپنے دست مبارک
سے اس پلہ کو دبا دینگے کہ بھاری ہو جائے گا تب فرشتون کو حکم الٰہی پہونچیگا کہ اے فرشتو میری دوست
کے خلاف مرضی کوئی کام نکرنا کہ آج اسکو مین نی اختیار دیا ہی جو چاہے سو کرے اور عثمان رضی اللہ
عنہ حوض کوثر پر مامور ہونگے کہ سب سے پہلے میری امت سیراب ہووے اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ دوزخ کے دروازے پر معین کیے جائینگے کہ کوئی امتی میرا دوزخ مین نجانے پائے جبتک
مین نہ آجاؤن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سایہ عرش مین جا کر اپنے عاصیان امت کی شفاعت
مین مصروف ہونگے اس حالت مین جبرئیل علیہ السلام سراسیمہ آپکے پاس آئینگے آپ اُنسے
سبب سراسیمگی کا پوچھینگے وہ عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ اسوقت میرا گذر دوزخ کی طرف ہوا مین نے
دیکھا کہ ایک شخص آپکی امت کا عذاب مین گرفتار ہی اور رو رو کر کہتا ہی کہ افسوس کوئی ایسا نہین کہ
میرا حال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرے اور آپکو میری خبر دے اسکی فریاد سنکے میرا حال متغیر ہوا آپ یہ سنکر روتے
ہوے دوزخ کیطرف تشریف لیجائینگے اور اُسکو عذاب سے چھوڑائینگے مالک کو حکم ہوگا کہ ہرگز میری حبیب کے امورات مین

داخل ہونے دینا اور چون و چرا نکرنا بعد اسکے آنحضرت میزان کی پاس تشریف لیجائینگے اور اعمال کی تولنے والونکو حکم دینگے
اعمال میری امت کی اچھی طرح سی تولنا پھر کنارہ دوزخ پر جاکر فرمائینگے کہ ای مالک اگر کوئی شخص میری امت کا آئے
اُسپر سختی نکرنا جبتک کہ مین نہ آؤن آخر کو یہانتک نوبت پہونچیگی کہ جس شخص کو ملائکہ عذاب کی ہاتھ مین دیکھینگے
جناب باری مین عرض کرینگے کہ ای بار خدا اسکو میری التماس سی بخشدی یا مجکو بھی اسکے ساتھ جانیکا حکم دے
ای عزیزو کچھ جانتے ہو کہ احکام الٰہی مین کیا کیا اسرار ہین نقل ہی ایکدن جبرئیل علیہ السلام نی آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سی عرض کیا کہ جو شخص آپکی امت کا بغیر توبہ کی مریگا درجۂ اول دوزخ مین ڈالا جائیگا یہ سنکر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم بہت روئی اور گھر مین تشریف لیجاکی دروازہ بند کر لیا اور نالہ وزاری مین مشغول ہوی اتنی مین
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین وہ بھی یہ حال سنکر دعا وزاری مین آپ کی شریک ہوئین نقل ہی کہ
قیامت کی دن گنہگارونکو بھیڑ بکریونکی طرح دوزخ کیطرف کھدیڑینگے جوان لوگ اپنی جوانی کا افسوس
کرینگے اور بوڑھے آدمی اپنے سفید بالون سے شرمائینگے اور عورتین عاجزی سی شور و فریاد کرینگی جسوقت
مالک داروغہ دوزخ کی نگاہ انپر پڑیگی پوچھیگا کہ تم کون قوم ہو کہ تمھارا منھ زرد اور آنکھین کبود نہین ہین یہ
لوگ بسبب ہیبت کی اپنے رسول کو بھول جائینگے اور کہینگے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جنپر قرآن نازل ہوا تھا اور پانچ
وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روزے سال مین فرض ہوی تھے یہ بات سُنکر مالک کہیگا کہ یہ احکام امت
محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر صادر ہوی تھے یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جب سنین گی فریاد کرینگے
کہ یا رسول اللہ صلواۃ اللہ علیک ہمکو اس عذاب سے بچائیے پھر مالک انکو دوزخ مین جانیکا حکم کریگا تب
کہینگے کہ ہمکو اسقدر فرصت دی کہ ہم اپنے اوپر نوحہ وزاری کرلین تب جناب کبریا سے حکم پہونچیگا کہ انکو اجازت دے
چنانچہ وہ لوگ چالیس برس تک ایسے روئینگے کہ آنکھو مین آنسو نہ رہیگا اور خون جاری ہوگا تب مالک کہیگا
کہ یہ رونا تمکو دنیا مین لازم تھا کہ آج تمھارے کام آتا اور موجب نجات کا ہوتا پھر مالک آگ سے مخاطب ہو کر کہیگا
کہ انکو جب آگ انکی لینے کا قصد کریگی یہ فریاد کرینگے اور باواز بلند کہینگے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
پس آگ انکے پاس سی بھاگے گی مالک پھر آگ سے کہیگا کہ انکو لے آگ پھر قصد نکرے گی اور کہیگی کہ کس
طرح سے انکو لون کہ یہ کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتے ہین پھر مالک آگ سے کہیگا کہ لے انکو حکم خدا سے لیکن

انکا منھ اور دل نہ جلانا چنانچہ بعضون کو زانو تلک اور بعضونکو کمر تک جلائیگی تب جناب کبریا کا حکم حضرت
جبرئیل کو ہوگا کہ ای حامل وحی جا اور عاصیان امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حال دیکھ تب حضرت جبرئیل دوزخ
کے دروازے پر آئینگے مالک اُنسے سب آنیکا پوچھیگا حضرت جبرئیل کہینگے کہ سرپوش دوزخ کا اٹھا مین
گنہگاران امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھون گا مالک سرپوش دوزخ کا اٹھائیگا حضرت جبرئیل دیکھینگے کہ تمام
جسم انکا جل گیا ہی مگر منھ پر اثر سیاہی کا نہین اور جلنے سے محفوظ ہی وہ لوگ حضرت جبرئیل کو دیکھکر پوچھینگے کہ تم کون ہو
تمہاری صورت ان فرشتون سے مشابہ نہین ہی حضرت جبرئیل کہینگے کہ مین وہ فرشتہ ہون کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ
وسلم پر وحی لاتا تھا جب یہ لوگ آپکا نام سنینگے بکمال گریہ وزاری سے التجا کرینگے کہ ای جبرئیل ہمارا اسلام آنحضرت
کو پہونچاؤ اور حال ہمارا انکو سناؤ کہ نار جہنم نے ہمکو خاک سیاہ کردیا ہی حضرت جبرئیل پھر اپنے مقام سدرۃ المنتہی
پر چلے جائینگے حکم الٰہی ہوگا کہ ای جبرئیل جنت مین جاکر میرا اسلام میرے دوست سے کہہ اور انکی امت کی گنہگارونکا حال
اونسے بیان کر کہ جو تونے دوزخ مین دیکھا ہی حضرت جبرئیل بموجب حکم خدا کے جنت مین آئینگے دیکھینگے کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ مروارید مین کہ جسکے چار ہزار دروازے زبرجد کے ہونگے مسند عزت پر رونق افروز
ہین حضرت جبرئیل کو دیکھکر خوش ہونگے اور فرمائینگے کہ مرحبا اے بھائی جبرئیل آج کدھر تمہارا اتفاق ہوا حضرت
جبرئیل خدا کا سلام پہونچا کر گنہگاران امت کا حال عرض کرینگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنتی ہی بے
تامل اٹھ کھڑے ہونگے اور مقام شفاعت مین آکر عاصیونکی شفاعت چاہینگے اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ مینے تیری
خاطر سے سب کو بخشا تب آپ دوزخ کی طرف تشریف لیجائینگے مالک آپکے حکم سے دروازہ دوزخ کا
کھولدیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب گنہگارونکو دوزخ سے نکلوا کر نہر آب حیوان مین غسل دلوائینگے
کہ انکا سب گوشت اور پوست صحیح و سالم ہوجائیگا اور خازن بہشت سبکے واسطے حلہ سبز لاکر حاضر کریگا
اور ایک ایک براق بھی سبکی سواری کے لیے موجود ہوگا کہ یہ سب اسی صورت سے بکمال عزت و حرمت
بہشت مین داخل ہونگے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالے نے
وہ وہ نعمتین بہشت مین پیدا کی ہین کہ دنیا مین نہ کسینے دیکھین نہ سنین بلکہ کسی کے خیال مین بھی نہین
گذرین لکھا ہے کہ ادنے قطعہ بہشت کا دنیا کے برابر ہوگا اور جو نعمتین سبکہ اسمین مہیا ہین وہ عقل و قیاس

سی افزون ہین کمترین بندے کو بہشت مین ستر کوشک ملینگے اور ہر کوشک مین ستر ہزار سرائین اور ہر سرا مین ہزار گھر کہ ہر گھر مین ایک مہینے کی راہ کا فاصلہ ہوگا اور ستر ستر تخت مرصع اور ہر تخت پر ایک حور نہایت خوش جمال بیٹھی ہوگی اور ستر پرستاران خوبصورت دست بستہ اُسکے سامنے کھڑی ہونگی ہر کوشک کا ایک مہتمم واسطے آرایش کی موجود رہیگا اور ستر فرشتے نوبت نقارے کی ہر کوشک کی دروازے پر بجایا کرینگے اور وہ جنتی براق پر سوار ہوکر اپنے حدود مقبوضہ کی سیر کیا کرینگے اور براق ہوا پر اُڑیگا اور ہر کوشک پر لیے پھریگا کچھ حاجت باگ پھیرنے کی نہوگی اسی طرح اُنہتر کوشکونکی سیر کرائیگا پھر ایک کوشک نور کا نظر آے گا کہ اگر اسکی روشنی دنیا مین آپڑے تو دیکھنے والون کی آنکھ خیرہ ہوجاے اس کوشک کے خادم کمال تعظیم و تکریم سے پیش آئینگے اور دوڑکر اسکی رکاب چومینگے اُس کوشک مین ستر تخت ہونگے ہر تخت پر ہزار خلعت مرصع کرسیون کے اوپر رکھے ہونگے اور ہر تخت کی ننانوے پاے اور ایک پائے سے دوسرے پاے تک ایک برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا جب مومن چاہے گا اسپر قدم رکھنا وہ تخت سر جھکا لیگا اور جب یہ مومن قدم اُسپر رکھیگا وہ سر اٹھا لیگا اور بلندی اسکی نوّے برس کی راہ کی ہوگی اللہ اپنے فضل و کرم سی سب مسلمانون کو ایسا مقام نصیب کرے اور دنیا مین توفیق صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کی عنایت فرمائے بحرمۃ محمدؐ و آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم

مقصد چوتھا سکرات موت اور عذاب قبر کی بیانمین

بزرگون کا اسبات پر اتفاق ہے کہ کوئی تکلیف اور الم جان کندن سی زیادہ سخت نہین ہی اگر تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرین پھر بھی تکلیف نزع کی مقابل نہو سکے چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ترغیب جہاد مین فرمایا ہی کہ جہاد کرو راہ خدا مین اور سُستی نکرو کہ سختی جان کندن کی ہزار مرتبہ ضرب شمشیر سے زیادہ ہی نقل ہے شمائل ترمذی مین لکھا ہے کہ وقت جان کندن کے ایسی سختی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گذری کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا دیکھکر رونے لگین اور پوچھا کہ آپ پر بہت تکلیف ہی آپنے فرمایا کہ ایسی تکلیف مجکو کبھی نہوئی تھی ایضاً روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جسوقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکرات موت لاحق ہوئی آپنے ایک پیالہ پانی کا بھرا ہوا منگایا اور بار بار اپنا دست مبارک

روایت ہی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب سی مین نے آن حضرت کو سکرات موت کی تکلیف
مین دیکھا تمنا اس بات کی رہی کہ جان بآسانی نکلے اسواسطے کہ اگر بآسانی مرنا دلیل مغفرت کی
ہوتی تو پیغمبر خدا مطلق تکلیف نہوتی دیگر مرآۃ العالمین مین لکھا ہے کہ سکرات موت اس شدت سے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر طاری ہوئی کہ رنگ چہرہ مبارک کا کبھی سرخ ہو جاتا اور
کبھی زرد ہاتھ اپنا پانی سے تر کرکے اپنی پیشانی نورانی پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدایا مدد کر میری سکرات
موت مین کبھی داہنا ہاتھ اور کبھی بایان ہاتھ دراز کرتے تھے اور اُسوقت سقف خانہ پر نگاہ کرکے ہاتھ اٹھایا
اور فرمایا کہ مع الرفیق الاعلیٰ ناگاہ دست حق پرست زمین کی طرف مائل ہوا اور روح پر فتوح بجوار رحمت
الٰہی منتقل ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون ایضاً مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہی کہ جسوقت بندہ مومن باایمان
مرتا ہے فرشتے رحمت کے نازل ہوتے ہین اور کفن اور خوشبو جنت سی لاتے ہین اور اُسکے سامنے
بیٹھتے ہین بعد اسکے ملک الموت آکے اسکے سر کے پاس بیٹھتے ہین اور کہتے ہین کہ ای نفس پاک نکل اور چل طرف
رحمت خدا کے پس روح اُسکی جسم سی نکلتی ہی جسطرح کہ قطرہ پانی کا مشک سی نکلتا ہی اُسوقت وہ فرشتے اُسکی روح
کو ملک الموت کی ہاتھ سی لیکر اسی کفن اور خوشبو مین لپٹتی ہین کہ اُس سی ایسی خوشبو نکلتی ہی کہ کسی نے کبھی زمین
پر نہ سونگھی ہوگی پھر اُس روح کو آسمان پر لیجاتے ہین آسمان کے فرشتے پوچھتے ہین کہ یہ کسکی روح لطیف ہے
کہ تمام آسمانون کو معطر کر دیا وہ جواب دیتی ہین کہ فلانا شخص فلانی کا بیٹا ہی وہ یہ سنکر بہ تعظیم تمام پیش آکر
دروازہ آسمان کا کھول دیتے ہین اور اُس آسمان کے فرشتے اُسکے ہمراہ ہوتی ہین اسیطرح
ساتوین آسمان تک پہونچتے ہین تب اللہ تعالے فرماتا ہے کہ لکھو نام اس میری بندیکا علیین مین اور لیجاؤ
اسکی روح اسکے بدن مین اسواسطے کہ یہ زمین سی پیدا ہوئی ہی اور روز قیامت کی اسکو زمین سے اٹھاؤنگا
فرشتے پھر اس کی روح اسکے جسم مین لاکر ڈالتے ہین پھر دو فرشتے قبر مین آکر مردے کو بٹھاتے ہین اور پوچھتے
ہین کہ تیرا پروردگار کون ہے وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ پھر پوچھتے ہین کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا
ہے کہ دین اسلام پھر پوچھتے ہین کہ کیا جانتا ہے تو اُس شخص کو کہ تم مین پیدا ہوا تھا واسطے

ہدایت کر وہ کہتا ہی کہ وہ رسول اللہ ہے پھر سوال کرتے ہین کہ تو نے کیونکر جانا کہ وہ رسول اللہ ہے وہ کہتا ہے کہ کتاب اللہ اُسنے پہونچائی اور سنائی اور مین نے اُسکی تصدیق کی بعد اسکے آسمان سے آواز آتی ہی کہ سچ کہتا ہے بندہ میرا اب بہشت سی فرش لاکر اُسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک دروازہ بہشت کا اسکی قبر کی طرف کھول دو کہ ہوائے خوش بہشت کی اسکی قبر مین آیا کرے اور قبر اسکی اتنی وسیع ہو جاتی ہے کہ جہانتک اسکی نگاہ پہونچے بعد اسکے ایک شخص نہایت خوبصورت اچھے کپڑے پہنے ہوے اور خوشبو لگائے ہوے آتا ہے اور اُس سی کہتا ہے کہ خوش خبری ہو تجکو کہ یہ دن وہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تجھسے وعدہ کیا تھا وہ پوچھیگا کہ تو کون ہی کہ تیرے دیکھنے سے روح کو نہایت فرحت ہوتی ہے وہ کہیگا کہ مین تیرے اعمال صالح ہون تب یہ مردہ کہتا ہی کہ الٰہی قیامت جلد قائم کر کہ مین پھر زندہ ہون اور میرے عزیز و اقربا مجکو دیکھین کہ اللہ تعالیٰ نے مجھپر ایسی عنایت کی اور جب بندہ کافر مرتا ہے نازل ہوتے ہین اسپر فرشتے بدصورت سیاہ رنگ اور اُنکے پاس ٹاٹ ہوتا ہے اسکے سامنے بیٹھتے ہین بعد اُسکے ملک الموت اسکے سر کے پاس آکر بیٹھتے ہین اور کہتے ہین نکل ای جان پلید اور چل طرف غضب اللہ کی اُسوقت اُسکی روح چھپتی پھرتی ہے تمام بدن مین اور نہین چاہتی کہ جسم سی نکلے اسوقت ملک الموت اسکو کمال شدت اور تکلیف سی کھینچتے ہین کہ جیسے گرم سیخ کو بھیگے ہوے نمدے سے بزور کھینچتے ہین اور ریزے اس نمدے کے سیخ مین لپٹ کر آتے ہین پھر وہ فرشتے ایک لحظہ ملک الموت کی پاس نہین چھوڑتے ہین اور ٹاٹ مین پیلتے ہین اور ایسی بدبو نکلتی ہے کہ اگر دنیا مین وہ بو آجائے تو ساری دنیا سڑ جائے جب ارادہ آسمان پر لیجانے کا کرتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ یہ کسکی روح خبیث ہی یہ فرشتے اسکا نام کمال حقارت سے لیکر کہتے ہین کہ فلانا ہے اور دروازے آسمان کے نہین کھولتے پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نام اسکا سجین مین لکھو اور سجین ساتوان طبقہ ہی دوزخ کا نیچے زمین کے پھر اُسکی روح کو اسکے بدن مین پھینک دیتے ہین تب دو فرشتے اُسکی قبر مین آکر اسکو بٹھاتے ہین اور پوچھتے ہین کون ہے رب تیرا یہ ہاے ہاے کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نہین جانتا پھر پوچھتے ہین کہ دین تیرا کیا ہے یہ کہتا ہے کہ مین نہین جانتا پھر پوچھتے ہین کہ اس شخص کو پہچانتا ہے کہ جو تم مین واسطے ہدایت کی پیدا ہوا تھا وہ اُسی طرح ہاے ہاے

کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نہین جانتا پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے کہ یہ جھوٹا ہے پس [illegible] آگ بر
آگ بچھاتے ہین اور ایک دروازہ دوزخ کا اسکی قبر کی طرف کھولتے ہین کہ اُسکی لپیٹ اسکو پہونچا
کرتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہوجاتی ہے کہ پسلیان اسکی ادھر سے اُدھر نکلجاتی ہین پھر ایک شخص نہایت
بدصورت بدبو اسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے افسوس کر اپنے حال پر کہ تونے جو دنیا مین کیا تھا اور
اللہ نے اُسکی سزا کا وعدہ کیا تھا وہ دن یہی ہے تب یہ پوچھتا ہی کہ تو کون ہے کہ تجکو دیکھکر مجھے شرم
آتی ہے وہ کہتا ہے کہ مین تیرے اعمال بد ہون پھر یہ تمنا کرتا ہے کہ الٰہی ابھی قیامت قائم نہو کہ میرے
خویش واقربا مجکو اس حال مین دیکھین اور مین انکے سامنے شرمندہ ہون نقل ہی کہ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ ایک
دن وعظ کہتے تھے اس مجلس مین ایک کفن چور بھی موجود تھا اُسنے خوف خدا سے اپنے فعل سے توبہ کی لوگون
نے اس سے پوچھا کہ تونے کتنی قبرین کھودین اور کتنے مسلمانون کا منھ تونے قبلے کی طرف سے پھرا
ہوا پایا اور کتنون کا منھ قبلے کی طرف اسنے کہا کہ مین نے بیس برس یہ پیشہ کیا ہے اس مدت مین
سات ہزار قبرین مسلمانون کی کھولین سو آدمی کا منھ قبلے کی طرف دیکھا ہے اور باقی سب کا منھ
قبلے کے رخ سے پھرا پایا اے عزیزو مسلمانون کو مناسب ہی کہ عذاب قبر اور سوالات نکیرین
سے ڈرتے رہین اور اپنے تئین گناہون سے بچائین کہ اسوقت پھر کوئی کام نہین آتا ہمیشہ جہانتک
ہوسکے فکر آخرت کیا کرین نقل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص موت کو بہت یاد
کریگا اور توشۂ آخرت کی سامان وسرانجام مین بہت مشغول رہیگا بعد مرنے کے اپنی قبر کو باغ پائیگا
باغہاے جنت سی اور وہان ایک چہرۂ نورانی نظر آئیگا چاند سے زیادہ خوب صورت اور مشک
سے زیادہ معطر یہ شخص اُس سے پوچھیگا کہ تو کون ہے وہ جواب دیگا کہ مین تیرے اعمال نیک اور
اخلاق حمیدہ ہون اس خانۂ پر دحشت مین تیری غمگساری کے لیے آیا ہون اور اس تاریک
مکان مین قیامت تک چراغ رہونگا وہ بندہ خوش ہوکر کہیگا کہ کاش قیامت جلد آئی تو میری خویش واقربا
مجکو دیکھین کہ اللہ تعالیٰ نے میری حال پر ایسی عنایت فرمائی آور جو شخص موت کو بھول کر تمام ہمت اپنی
طلب دنیا مین اور حرص مال ومتاع مین مصروف رکھیگا اور توشۂ آخرت سی غافل رہیگا تو وہ اپنی قبر کو

ایک غار پائیگا غار ہاے دوزخ سے اور مونس اور رفیق اُسکے شعلہای دوزخ جلانی والی اور ایذا پہونچانے
والی ہونگی اور کہینگے کہ ای بدبخت ہم تیری اعمال ہین **نقل** ایک جماعت نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ یارسول اللہ کس شخص کو ثواب شہید کا ملتا ہی آپنے فرمایا کہ جو شخص ہر روز اپنی موت کو بیس بار
یاد کرتا ہے اسکو شہید کا ثواب ملتا ہے دیگر حدیث شریف مین آیا ہے کہ جتنی فہمید انسان مین ہے
اگر حیوانات مین ہوتی کبھی خوف الٰہی سے موٹے نہوتے دیگر حسن بصری رح ہمیشہ ذکر قبر اور قیامت
کی باتین کیا کرتے تھے اور ربیع حتم نے اپنی گھر مین قبر کھودی تھی ہر روز دو مرتبہ اس مین لیٹا کرتے کہ موت
فراموش نہو جائے دیگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجکو اپنی امت مین دو باتون کا ڈر
ہی ایک یہ کہ خواہش نفسانی مین مبتلا نہون دوسری یہ کہ زندگانی دراز کی امید نکرین جسکے دل مین
یہ سمایا کہ عمر میری بہت ہوگی اور نوبت مرنیکی دیر مین پہونچے گی اس شخص سے عمل نیک ظہور مین
نہ آینگے دیگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب قضاے حاجت کو تشریف لیجاتے بعد فراغ کے
جبتک پانی ملے آپ تیمم کرتے کہ شاید پانی کے پہونچنے تک زندگی وفا نکرے دیگر حضرت عیسی علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ غم روزی کا نہ کھا کہ اگر کل تک زندہ رہیگا اللہ روزی بھی دیگا **نقل** اسود اجنی نماز
مین داہنے بائین دیکھا کرتے کسی نے کہا کہ نماز مین ادھر اُدھر دیکھنا جائز نہین ہی جواب دیا کہ مین یہ دیکھتا ہون
کہ حضرت عزرائیل کدھر سے آتے ہین **نقل** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ امرون کو
غنیمت جانو ایک جوانی کو قبل پیری کے دوسرے تندرستی کو قبل بیماری کے تیسرے تونگری
کو قبل محتاجی کے چوتھے فراغت کو قبل مشغولی کے پانچوین زندگی کو قبل موت کے **نقل** ایک روز
داؤد طائی جلد جلد چلے جاتے تھے کسی نے پوچھا کہ آج اتنے جلد کیون جاتے ہو بولے کہ یہ لشکر شہر
کے باہر میرا منتظر ہے جبتک مین نجاؤن گا وہ نہ اٹھین گے اُسنے کہا کہ ہم کو تو کوئی لشکر نظر نہین
پڑتا کیا تم دیوانے ہو انھون نے کہا کہ مین گورستان کے مردون کو کہتا ہون **نقل** ہی کہ ابو موسی
اشعری بڑھاپے مین نماز بہت پڑھتے اور ہر دم عبادت مین مشغول رہتے کسی نے کہا کہ اس
عمر مین اتنا رنج و مشقت کیون اٹھاتے ہو فرمایا کہ جب دو شخص گھوڑے دوڑاتے ہین تو ہر ایک

کوشش کرتا ہے کہ مجکو سبقت حاصل ہو اور تھوڑا میر ابر ہجائے مین بھی آخر عمر مین سعی کرتا ہون کہ مردان
طریقت سی پیچھے نہ رہجاؤن اور بازی نہ ہار جاؤن **نقل** ہی جب یوسف علیہ السلام کو کنوے مین ڈالا اور
بھائی انکے انکو تنہا چھوڑ کر چلے گئے حضرت جبرئیل بہشت سے پیراہن لائے اور انکو پہنایا جسوقت
ہمکو گور تنگ مین چھوڑینگے اگر حضرت یوسفؑ کی طرح زندگی ہوگی تو حلے بہشت کی ملین گے اور اگر
نمرود کی طرح منکر اور بے ایمان مرے تو دوزخ کے ٹاٹ مین لپیٹے جائین گے **نقل** ایک دن سید
عالم صلے اللہ علیہ وسلم گورستان بقیع کی سیر فرماتے تھے ناگاہ ایک قبر سے آواز آہ و نالے کی آپنے سنی کہ
مردہ اسکا زبان سے کہتا ہی اَلنَّارُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَالنَّارُ عَنْ شِمَالِیْ وَالنَّارُ عَنْ تَحْتِیْ وَالنَّارُ عَنْ فَوْقِیْ یعنی چارون
طرف سی مجھے آگ نے گھیرا ہی اور عذاب سخت مین گرفتار ہون حضرت نے حکم منادی کا دیا کہ جن لوگون کے
عزیز و اقربا اس گورستان مین دفن ہوی ہون وہ سب حاضر ہون سب لوگ اطراف مدینہ کے حاضر
ہوے اور اپنے اپنے مُردونکی قبر پر کھڑے ہوے مگر اس قبر پر کوئی نہ کھڑا ہوا آپنے پھر منادی کا حکم دیا تب
ایک عورت بہت بوڑھی عصا ہاتھ مین گرتی پڑتی آئی اور اس قبر پر کھڑی ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ قبر کسکی
ہی اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قبر میرے بیٹے کی ہے چالیس برس ہوے کہ یہ مرا ہے آپنے فرمایا کہ یہ
شخص سخت عذاب مین گرفتار ہے اسکا عمل دنیا مین کیا تھا اور کیا کام کیا کرتا تھا اسنے کہا کہ مین اس سے
بہت ناخوش تھی اور یہ مجکو نہایت اذیت دیا کرتا تھا آپنے فرمایا کہ اب تو اسکی خطا سے درگذر اور معاف
کر وہ انکار کرتی تھی اسوقت آپنے دعا کی کہ عذاب اسکا اس پیرزن کو دکھاوے خدا کے حکم سی حجاب
قبر کا اُسکے آنکھون سے اُٹھ گیا کیا دیکھتی ہے کہ تمام قبر اسکی آگ سے بھری ہے یہ دیکھکر وہ بہت روئی اور
چلائی اور کہنے لگی کہ خداوندا مین اس سے راضی ہوئی تو بھی اپنا کرم کر اور بخشدے اسیوقت وہ عذاب اس
موقوف ہوگیا اور آگ سرد ہوگئی ای عزیز ماں باپ کی نارضامندی بہت بُری بات ہی اور آدمی
عذاب سخت مین گرفتار ہوتا ہی استرضای والدین مین جہانتک ممکن ہو آدمی کوشش کرے **ایضا** حدیث
شریف مین آیا ہے کہ جب کسی کو قبر مین رکھتے ہین تو گور کہتی ہے کہ اے فرزند آدم تو دنیا مین کیا مغرور تھا اور
یہ نہین جانتا تھا کہ مجکو اس گھر مین طرح طرح کے کیڑون سے کھوائے آنا پڑیگا کہ مجھ کسی ناز و غرور سے گذر کرتا تھا

اور تخت سے چلتا تھا ایضاً اور حدیث مین آیا ہے کہ جب مردے پر قبر مین عذاب ہوتا ہے تو وہ اپنے ہمسایون کو
پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ تم لوگ مجھسے پیچھے رہ گئے ہو کیون عبرت نہین کرتے اور تمھین مہلت عبادت کی
حاصل ہے کیون قصور کرتے ہو اور یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو لوگ مردے کے جنازے کے ساتھ
جاتے ہین مردہ انکے پانون کی آواز سنتا ہے اور یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ گنہگار کی قبر مین دو جانور
مسلط ہوتے ہین ہر ایک کے ہاتھ مین آگ کا گرز ہوتا ہے قیامت تک دونون طرف سے مارتے ہین اور
ان جانورون کے نہ آنکھ ہوتی ہے نہ کان کہ اسکا حال دیکھکر رحم کرین یا اسکی فریاد وزاری سنکر ترس کھائین
ایضاً حدیث شریف مین آیا ہے کہ کافر کی قبر مین ننانوے اژدہے ہوتے ہین اور ہر اژدہے کے ساتھ ننانوے
ننانوے سانپ یہ سب اسکو کاٹتے ہین اور قیامت تک اسی عذاب مین گرفتار رہتا ہے ایضاً حدیث
شریف مین آیا ہے کہ آخرت کے سفر کی بہت منزلین ہین انمین سے منزل اول قبر ہے اگر یہ منزل آسانی
سے کٹی تو سب منزلین آسان ہو جاتی ہین اور اگر منزل اول دشوار ہو گئی تو سب بھی دشوار ہو جاتی ہین
نقل سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کسینے پوچھا کہ بادشاہی چھوڑ کر گورستان مین کیون بیٹھے رہتے ہو اور
مردون سے صحبت رکھتے ہو فرمایا کہ مین نے اہل دنیا کو چار قسم پر پایا بعضے مر گئے اور بعضے جیتے ہین اور دنیا مین موجود
ہین اور بعضے مان کے پیٹ مین اور بعضے باپ کی پیٹھ مین آنیکے مستعد جو کہ مر گئے ہین وہ قبرون مین چلاتے
ہین کہ اے باقیماندو ہم لوگ بغیر تمھارے قید خانۂ لحد مین گرفتار ہین تم آجکو تو قیامت برپا ہو اور ہم
اس تنگی اور تاریکی سے مخلصی پائین اور جو کہ پشت پدر اور رحم مادر مین ہین وہ کہتے ہین کہ دنیا کے رہنے
والے عدم کو جلد کیون نہین جاتے اور دنیا ہمارے لیے کیون خالی نہین کرتے غرض ایک طرف سے بھگاتی
ہین اور دوسری طرف سے بلاتے ہین اس صورت مین کسطرح ترک دنیا نکرون اور ملک آخرت کا طالب
نہون کہ ملک وہان کا بیزوال اور بادشاہ اس ملک کا لایزال ہے بہت بادشاہ زمانے کے مر گئے اور کچھ نام
ونشان انکا باقی نرہا موت عجیب راہ ہی کہ امیر وزیر درویش تونگر غنی فقیر خواجہ غلام سب اس راہ مین
چلتے ہین جسے شربت زندگانی کا پیا ضرور ہے کہ زہر موت کا بھی چکھے خوشحال ان لوگون کا کہ قبل
مرنے کے ترک ماسوی اللہ کر کے راضی اور مستعد کوچ کے رہین نقل حدیث شریف مین آیا ہے

توجب کسی کا بیٹا یا بیٹی مرتی ہے حق تعالےٰ ملک الموت سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کے فرزند کی
روح تونے قبض کی اسکو کسطرح پر پایا وہ کہتا ہے کہ خداوندا تیرا شکر اور حمد کرتا تھا اور کہتا تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا
اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تب حکم ہوتا ہے کہ ایک گھر اس بندے کے لیے جنت مین بناؤ اور نام اسکا خانہ حمد رکھو
نقل حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو مومن اور مومنہ داغ فرزندی مین صابر اور شاکر رہے قیامت کے دن
اللہ تعالےٰ جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیگا کہ ان سبکو حاضر کرو اور جنت مین لے جاؤ نقل اور حدیث شریف
مین آیا ہے کہ لڑکا معصوم قیامت کے دن دروازہ بہشت کا پکڑ کے کھڑا ہو جائیگا کہ خداوندا جب تک
میرے ماں باپ بہشت مین نہ جاوین دوسرا کوئی نہ جائے اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ مجکو اُن سے حساب کرنا ہے
تب وہ لڑکا کہیگا الٰہی میرا بھی تجھسے کچھ حساب ہے حکم ہوگا کہ تو مجھسے کیا حساب رکھتا ہے وہ عرض کریگا کہ
الٰہی تو رحیم و کریم ہے اگر تجھے عرض حساب نکردن کس سے کہون اول یہ کہ تو مجکو گوشۂ عدم سے صحرائے
وجود مین لایا اور نو مہینے ماں کے پیٹ مین قید رکھا پھر ہزار تکلیف پیدا کیا ہنوز مین نے شاخسار
زندگانی سے ثمرۂ جوانی کا نہ کھایا اور کچھ لطف زیست کا نہ اٹھایا کہ حضرت عزرائیل ع نے مجکو ملک عدم
دکھایا اور شربت موت کا چکھایا باوجود اس عاجزی اور بیچارگی کے مین تجھسے راضی اور خوش ہون تو
بے نیاز اور بندہ نواز ہے اگر میری التماس ہے میری ماں اور باپ کو بخشدے نہایت ذرہ پروری ہے
اسوقت حقتعالیٰ دو فرشتے اسکے ماں باپ کی صورت کی اُسکے پاس بھیجیگا تب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
بتقاضائے کمال شفقت اور امت نوازی کی بہشت کی دروازے پر تشریف لاوینگے اور فرماوینگے کہ ای لڑکے
یہ دونون تیرے ماں باپ نہین ہین وہ کہیگا کہ یا رسول اللہ مین نہین جانتا آپ فرماوینگے کہ انکو سونگھ اور
بوئے شفقت پدری و مادری سے معلوم کر جب وہ سونگھیگا چلاوے گا کہ الٰہی یہ میرے ماں باپ نہین ہین
پوچھا جائیگا کہ تونے کیونکر جانا وہ عرض کریگا کہ انسے بوئے شفقت پدری نہین آتی اللہ تعالیٰ فرمائیگا
کہ تو سچ کہتا ہے ماں باپ تیرے دوزخ مین ہین تیری خاطر سے مین نے اُن کو بخشا جا دوزخ
سے انکو نکال لا تب دروازہ دوزخ پر جاکر اپنے ماں باپ کو جہنم سے نکال کے اپنے ساتھ جنت کو
لے جائے گا ایضاً حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی

بھیجی کہ تو نہین جانتا کہ جو مصیبت میری بندی کو دنیا مین پہونچتی ہے اور وہ اُسپر صبر اور شکر کرتا ہے عوض اسکے
ثواب عظیم عنایت کرتا ہون یہانتک کہ اگر کسی کے پانون مین کانٹا چبھتا ہے اُسکی جزا مین گل مراد شگفتہ
پاتا ہے اور غور کر کہ جو شخص اپنے تن نازنین کو گرد و غبار سے پاک و صاف رکھتے تھے وہ لوگ گور تنگ
و تاریک مین آپڑے اور جسم انکا کیڑون کی خوراک ہوا پھر کیونکر انکے حال پر شفقت اور عنایت نکرون اور
عوض اس رنج و شدائد کے درجات عالی دیکر جنت مین داخل نکرون ایضاً حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جو مسلمان اکثر بیمار رہتے ہین وہ قیامت کے دن اپنے مرتبے دیکھکر کہینگے کہ کاش ہم دنیا مین ایکدم بھی
تندرست نہ رہتے تو اس سے زیادہ مرتبہ ہمکو حاصل ہوتا پس خوشخبری ہو جیو اہل درد کو اور اہل
تکلیف کو کہ انکا انجام کیا اچھا ہے نقل عمران حصین کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھپر کمال
عنایت فرماتے تھے اور بہت التفات کرتے تھے ایک دن مجھسے فرمایا کہ فاطمہؓ بیمار ہے مین اسکی
عیادت کو جاتا ہون تو بھی میرے ساتھ چل جب دروازے پر پہونچے حضرت فاطمہؓ نے پوچھا کہ کون
ہے آپنے فرمایا کہ مین ہون محمد تیرا باپ کہا تشریف لائیے آپ نے فرمایا کہ عمران بھی میرے ساتھ ہے عرض
کیا کہ یارسول اللہ میرے پاس سوا ایک پرانے کمل کے اور کوئی کپڑا نہین ہے آپنے فرمایا وہی کمل اپنے بدن
پر لپیٹ لو آپنے اس کمل سے تمام جسم اپنا چھپا لیا مگر سر کھلا رہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی ردائے مبارک پھینک دی کہ اس سے اپنا سر چھپا لو بعد اسکے آپ اندر تشریف لے گئے
اور پوچھا کہ لے فرزند کیا حال ہے عرض کیا کہ یارسول اللہ ظاہر مین تپ کی بیماری ہے اور اصل مین
بھوک کی شدت سے یہ حال ہے آن حضرت روئے اور فرمایا کہ اے فرزند مین نے بھی تین دن سے کچھ
نہین کھایا اور نہ کچھ میسر ہوا آج دنیا مین اس بھوک اور بیماری اور برہنگی پر صبر کر کل قیامت کے دن اسکے
عوض اللہ ایسا درجہ عنایت کریگا کہ تو بہت خوش ہوگی اسیوقت حضرت جبرئیل آئے اور کہا یارسول اللہ
خدائے تعالے فرماتا ہے کہ میرے دوست کو میرا سلام کہدو اور کہدے کہ اگر تمکو منظور ہو تو تمام پہاڑ روئے
زمین کے تیرے واسطے سونے کے کردون آپنے کہا کہ مجھے منظور نہین دنیا سرائے فانی ہے چند روزہ
زندگانی کے لیے مال جمع کرنا غافلون کا کام ہے نقل حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک دن حضرت

[illegible] کونسا مقام تیرے
پسند ہے اور تو اسکو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے خطاب ہوا کہ حظیرۃ القدس حضرت موسیٰ
نے عرض کیا کہ الٰہی اسمین کون لوگ رہتے ہین فرمایا کہ وہ مقام اُن شخصون کا ہے کہ جب اُن پر بلا بھیجتا
ہون صبر کرتے ہین اور جب انکو نعمت دیتا ہون شکر کرتے ہین اور جو کوئی اُن مین سے مرتا ہے
کہتے ہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نقل حدیث شریف مین آیا ہے کہ مسلمان بیمار کے نالہ و آہ
کا ثواب تسبیح کے برابر ہے اور فریاد اسکی تہلیل کے برابر اور سانس لینا اسکا صدقہ ہے اور خواب
اسکا عبادت اور کروٹ لینا جہاد ہر دم اُسکے حسنات لکھے جاتے ہین جب صحت پاتا ہے خوش
و خرم ہوتا ہے اور اگر مر جاتا ہے مغفور اور مقبول مرتا ہے نقل حدیث شریف مین آیا ہے کہ عاشقان
الٰہی کو ہر مصیبت اور زحمت پر ایسا اجر اور ثواب ملتا ہے کہ مزہ اسکا اُن ہی کا دل جانتا ہے الٰہی
صدقہ اپنے رسول مقبول کا اس گنہگار کا بھی خاتمہ بخیر کر اور سکرات موت اور عذاب قبر سے محفوظ رکھ

مقصد پانچوان مسلمانون کے حقوق بایکدیگر کے بیان مین

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے بائیس۲۲ حق ہین اوّل یہ کہ
جو کچھ اپنے اوپر گوارا نکرے دوسرے پر بھی روا نرکھے دوسرے کسی مسلمان سے غرور اور تکبر نکرے کہ اللہ تعالیٰ
متکبر کو دشمن رکھتا ہے اور مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ نہ داخل ہوگا جنت مین جسکو ذرا بھی تکبر ہوگا
آدمی کو چاہیے کہ کسی کو نظر حقارت سے نہ دیکھے اللہ کے دوست اُسکے بندون مین چھپے
ہوتے ہین کہ نظر ہر نا اہل کی انپر نپڑے تیسرے یہ کہ بات نمام اور چغل خور کی کسی کے حق مین
قبول نکرے اور سمجھے کہ نمام اور غماز فاسق ہوتا ہے اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ تمام
پر بہشت حرام ہے ایسے شخص سے دور رہنا اور اسکو جھوٹا جاننا چاہیے اور جو شخص
اور کسی کی بدی تجھسے کہے گا ضرور ہے کہ تیری بھی بدی دوسرے سے کہے گا

ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

چوتھے یہ کہ کسی پر بہتان نکرے اور تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کا کینہ دل مین نہ رکھے سب

سے بہتر اللہ تعالی کے نزدیک وہ شخص ہے کہ اپنے بھائی مسلمان پر السلام علیک کرے اور
اخلاق سے پیش آئے حق تعالے فرماتا ہے کہ مین نے درجہ یوسف ع کا اس سبب سے بڑھایا
کہ اپنے بھائیون سے انتقام نہ لیا پانچوین یہ کہ سب پر احسان کیا کرے اور نیک و بد مین
فرق نجانے کہ احسان کا عوض احسان ہے کسی پر ہو چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتی ہین

بہر نیک و بد بذل کن سیم و زر	که آن کسب خیرست واین دفع شر

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین آدمیون کا وہ شخص ہی کہ کسی کو نفع پہونچائی
اور بدترین انسان وہ آدمی ہی کہ جس سی کسیکو نقصان پہونچے چھٹے یہ کہ بوڑھون کی عزت اور حرمت کرے
اور لڑکون سے بشفقت اور محبت پیش آئی جو شخص سفید بالون والے کی حرمت اور بچون پر شفقت نکریگا وہ
میری امت مین نہین لکھا ہی کہ جب اصحاب اپنی لڑکونکے واسطے نام رکھنے کے یا دعا کرنیکے لیے آن حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے آپ اُنکو اپنی گود مین بٹھا لیتے اور جب کوئی لڑکا آپ پر پیشاب کر دیتا
اور باپ اسکا چاہتا کہ اس لڑکے کو آپکی گود سے جلد لے لون آپ فرماتے کہ کچھ مضایقہ نہین سختی اور
درشتی سے نہ بولو اور مہربانی کرو میرے کپڑے پانی سے پاک ہو جائینگے انکا دل جھڑکنے سے ملول ہوگا
ساتوین یہ کہ ہر شخص سے بکشادہ پیشانی و شگفتہ روئی پیش آیا کرے اور اللہ تعالی خندہ رو سے خوش ہوتا
ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے ترشروئی خلق سی ناراض رہتا ہی آٹھوین یہ کہ کسی سے وعدہ خلافی نہ کرے
جس شخص سے جو وعدہ کرے اسکو وفا کرے لکھا ہی کہ جس شخص مین یہ تین خصلتین ہون وہ منافق ہے اگرچہ
نماز گزار اور روزہ دار ہو پہلی جھوٹ دوسری وعدہ خلافی تیسری چوری اور جب آپس مین کسی بات
پر تکرار ہو گالی ندو اور رنماز نہ چھوڑو کہ یہ معاملہ اہل اسلام نہین کرتی نوین یہ کہ ہر شخص کی حرمت اسکی
رتبے کے موافق کیا کرو کہ جسکی عزت مخلوق مین زیادہ ہو اسکی حرمت زیادہ کرنا چاہئی مثلا اگر سردار
اور مہتر قوم کا تمسے ملے اُسکی عزت اور اکرام بہت کرنا چاہیے نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کسی سفر مین کھانا تناول فرماتی تھین ایک محتاج کو دیکھکر اسکو روٹی دلادی
بعد اسکے ایک سوار آیا آپ نے اسکو بلا کے بہت حرمت سی بٹھایا اور کھانا کھلایا کسی نے کہا کہ آپنے

کسی محتاج کو نہ بلایا اور تونگر پر یہ کرم فرمایا ارشاد کیا کہ حق تعالیٰ نے ایک کو ایک درجہ دیا ہی اُسکے
رتبے کے موافق اس سے سلوک کیا چاہیے محتاج آدمی ایک روٹی سے خوش ہو جاتا ہی اور تونگر
بہت احسان سے خوش ہو جاتا ہے دسوین یہ کہ اگر دو آدمیون مین خصومت ہو کوشش کرکے
صلح کرا دے کہ دو مسلمانون مین صلح کرا دینا دس ہزار رکعت نفل سے بہتر ہے گیارھوین یہ کہ عیب
مسلمان کا چھپائے جو کوئی دنیا مین کسی کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ آخرت مین اُسکے گناہ چھپائے گا
اگرچہ پہاڑ سے زیادہ ہون بارھوین یہ کہ اپنے تئین تہمت سی محفوظ رکھے اور دوسرونکو بدگمانی مین نہ ڈالے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آخر ماہ رمضان مبارک مین اپنی زوجہ مطہرہ صفیہ خاتون سے مسجد مین باتین کرتے
تھے دو شخص اُدھر سے گذرے آپ نے بلا کر فرمایا کہ یہ عورت میری زوجہ ہے انھون نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ آپ پر کسکو گمان بد ہوگا فرمایا کہ شیطان آدمی کے جسم مین مانند خون کے ہر رگ و
پے مین ساری ہی تیرھوین یہ کہ جسقدر آدمی کو رتبہ اور منصب حاصل ہو حکام وقت سی سعی اور سفارش
مظلومونکی کیا کرے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ شفاعت مومن کی اسطرح پر کرنا کہ خون ناحق نہو اور کوئی
بیگناہ مارا نجائے یا کوئی مسلمان رنج و اذیت نپائے بہتر ہے شترنج نفل سے چودھوین یہ کہ اگر کوئی کسی کی بدی
کرے اور وہ حاضر نہو چاہیے کہ اسکی طرف سے آپ جواب معقول دے اور اسکو اس ہجر متی سی بچائے کہ اسکے
عوض مین وقت حاجت اور درماندگی کے اللہ تعالیٰ اسکی مدد کریگا پندرھوین یہ کہ اگر اتفاقاً کسی بد
کی صحبت مین گرفتار ہو جائے نرمی اور چرب زبانی سے اپنے تئین خلاص کرے سختی اور درشتی نکرے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی بہت حرمت کی جب وہ چلا گیا اصحابون نے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ کون بزرگ تھا فرمایا یہ بدگو تھا مین نے اُسکی عزت اسواسطے کی کہ میری بدی نکرے جو چاہے کہ اپنے تئین بد
گوئی اور غیبت سے بچائے بدگو کے ساتھ حُسن سلوک سی پیش آئے اس سی بہتر کوئی تدبیر نہین سولھوین
یہ کہ مسکینون اور محتاجون کی صحبت سی عار اور کنارہ نکرے موسیٰ علیہ السلام مسکینونکو بہت دوست رکھتے
تھے اور کسی نام کو مسکین سی زیادہ پسند نکرتے جو کوئی اپنے تئین مسکین کہتا اس سی نہایت خوش ہوتے اور
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی مناجات مین فرمایا ہی کہ الٰہی جبتک زندہ رہون

مسکین رہون اور وقت مرنیکے بھی مسکین رہون اور روز قیامت کی بھی مجکو زمرۂ مساکین مین محشور کر سترھوین
اول سب پر سلام علیک مین سبقت کرے حدیث شریف مین آیا ہو کہ جب دو شخص آپس مین سلام علیک
کرتے ہین تو نو رحمتین اللہ کی اُنپر نازل ہوتی ہین نوٗے اسپر جو پہلے سلام کرتا اور دس جواب دینے والے پر
جب کوئی دست بوسی یعنی مصافحہ کرتا ہے اسوقت بھی سٹر رحمت نازل ہوتی ہین خندان رو اور کشادہ
پیشانی پر اُنہتر اور طرف ثانی پر ایک اٹھارھوین یہ کہ جب چھینک آئے الحمد للہ کہے اور سُننے والا
یرحمک اللہ کہے انیسوین یہ کہ بیمارون کی عیادت کیا کرے دور ہو یا نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بیمار کی عیادت کرتا ہے اور پوچھنے کو جاتا ہے گویا جنت مین بیٹھتا ہے اور
جب پھرتا ہے ستر ہزار فرشتے متعین ہوتے ہین کہ اس شخص کیواسطے بخشش اور آمرزش چاہتے ہین
اور جو مومن بیمار رہتا ہے گناہ اسکے ایسے معاف ہوتے ہین کہ جسطرح سے خزانمین پت جھاڑ ہوتا ہے
بیسوین یہ کہ ہر مسلمان کے جنازے کے ساتھ جایا کرے حق تعالے نے توریت مین فرمایا کہ جو کوئی جنازیکے
ساتھ ایک میل راہ جائیگا اور نماز پڑھیگا اُسکو ایک قیراط ثواب ملیگا اور جو شخص چار میل راہ جائیگا جو
دعا مانگیگا قبول ہوگی اور نماز کے بعد دفن تک صبر کرے دو قیراط کا ثواب ملیگا اور قیراط سے مراد
مقدار کوہ احد ہے اور جنازے کے ساتھ جانا یون چاہیے کہ پیچھے جنازے کے چلے اور نہ ہنسے اور نہ بات
کرے اور اللہ کو یاد کرتا رہے اور آنکھین نیچے کیے ہوئے غمگین چلا جائے اکیسوین یہ کہ مسلمانون کی قبر پر
جایا کرے اور اُنکے واسطے دعائے مغفرت و آمرزش کیا کرے اور سمجھے کہ جس طرح سے یہ مر گئے
ہین مجکو بھی مرنا ہے بائیسوین یہ کہ مسلمان کے دل کو خوش کیا کرے اور راحت پہونچائے اور دردمندونکو
صدقہ دے اور حاجت مندون کی حاجت روا کیا کرے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جو شخص کسی دردمند یا غمگین یا مصیبت زدہ کا حال دلسوزی سی پوچھتا ہے اور مقصد اسکا برلاتا ہے
حق تعالیٰ ہزار برس کی بندگی قبول اُسکے نامۂ اعمال مین لکھواتا ہے اور ثواب اس بندے کو عنایت
کرتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص خراسان سے واسطے حج کے مکۂ معظمہ کو گیا جب حج کرکے پھر آیا تب
لوگون نے پوچھا کہ راہ مین کیا کیا عجائبات دیکھے اس نے کہا کہ مین نے ایک شہر مین ایک لوہار کو دیکھا

کو ہاتھ سے پکڑتا ہے اور ہاتھ اسکا آگ مین نہین جلتا ہے مین نے
اس سے سبب اسکا پوچھا اسنے کہا مین پہلے نان پز تھا ایک دن مسجد مین نماز کے لیے گیا کیا دیکھا
کہ ایک شخص سر جھکائے ہوے مسجد مین پڑا ہے مجھکو دیکھکر سر اٹھایا اور میری طرف مخاطب ہوا اور کہا
اگر کچھ کھانا موجود ہو مجکو کھلا مین نے کہا بہت خوب ذرا صبر کیجیے کھانا حاضر کرتا ہون مین یہ کہکر دکان
سے کھانا لایا اور ایک آبخورے مین پانی اور ایک پیالہ دوشاب کا اس فقیر نے کھانا کھا کر دعا دی
کہ اللہ تعالی اس شخص پر آگ کو سرد کر دے بعد اسکے جب دکان مین آیا اور روٹیان تنور مین لگائین
جو روٹی تنور مین گر پڑتی تھی اُسکو ہاتھ سے اٹھا لیتا تھا اور آگ کی گرمی مطلق محسوس نہوتی تھی مین
نے جانا کہ یہ تاثیر اس فقیر کی دعا کی ہے اس دن سے نان بائی کا کام چھوڑکر آہنگری اختیار کی اس
سبب سے میرا ہاتھ آگ مین نہین جلتا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بقدر ایک
چھوارے کے راہ خدا مین صدقہ کرے ستر رنج و بلیات آسمان سے محفوظ رہتا ہے جو شخص کہ مال
رکھتا ہو اسکا مال قناعت ہی حرص کو چھوڑ دے اور اگر مالدار ہو تو چاہیے کہ سخاوت کرے
بخیل نبنے سخاوت ایک درخت ہی کہ جڑ اُسکی جنت مین ہی شاخین دنیا مین جسنے اسکی شاخ
پکڑی جنت کو پہونچا اور اسیطرح بخل بھی ایک درخت ہی کہ جڑ اسکی دوزخ مین ہی اور شاخین دنیا مین
جسنے اسکی شاخ ہاتھ مین لی دوزخ مین جا کرا نعوذ باللہ من غضب اللہ اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالے سخاوت اور خلق نیک کو سب صفات بشری سے زیادہ دوست رکھتا ہے
اور حسد اور بغض کو سب سے زیادہ دشمن جانتا ہی نقل ہی کہ ایک قوم کفار جہاد مین گرفتار ہوئی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اگر یہ لوگ اسلام قبول نکرین سبکو قتل کر دو چنانچہ اُن سبنے اسلام قبول
نکیا اور قتل ہوے ایک شخص باقی رہگیا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لائے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی
کہ اسکو چھوڑ دو نہ مارو کہ یہ شخص سخی ہے سمجھا چاہیے کہ سخی کے گھر کا کھانا دوا ہے اور بخیل کا بیماری بخیل
کی روٹی سے پرہیز کیا چاہیے نقل ہی کہ امیر المومنین امام حسن و حسین اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم
ایک مرتبہ بالاتفاق حج کو تشریف لیے جاتے تھے اتفاقا اونٹ کھانے کا پیچھے رہ گیا اور بھوک نے

غلبہ کیا دور سے ایک شخص کا گھر دیکھکر اسی طرف متوجہ ہوے دیکھا کہ دروازے پر ایک بڑھیا بیٹھی
ہی فرمایا کہ اے نیک بخت تیرے یہان کچھ پانی ہی اسنے عرض کیا کہ موجود ہے تم سواری سے اترو اور دم
لو پانی پیو یہ تینون بزرگوار اترے اور بیٹھ گئے اس بڑھیا کی ایک بکری تھی اُسنے اسکا دودھ دوہکر
پیالے مین لاکر حاضر کیا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای نیک بخت ہم لوگ قریشی ہین جب حج
سے پھرینگے تو کبھی مدینے مین آئیو کہ تیری خدمت کا حق ادا کر دینگے اس بڑھیا نے یہ سنکر کہا کہ اے
فرزند اس بکری کو ذبح کرو جب ذبح کیا تو اسنے پکا کر بخوشی تمام آگے لاکر رکھا سب نے خوب
کھایا اور کچھ باقی رہگیا بڑھیا نے کہا کہ جو بچ رہا ہے اسکو اپنے ساتھ لیجاؤ راہ دور ہے خدا جانے
کھانا تمھارا کب پہونچے یہ بزرگوار لیکر روانہ ہوے جب خاوند اس بڑھیا کا آیا اور بکری کو نہ دیکھا پوچھا
کہ بکری کیا ہوئی بڑھیا نے تمام حال بیان کیا وہ بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ قوت ہمارا اسی کی دودھ
پر تھا اب اس جنگل مین کسطرح اوقات بسر کرینگے بڑھیا نے کہا خدا رزاق ہی عوض ہر خیر کا دیتا ہی غرض
کہ ایک مدت کے بعد یہ دونون مدینے کو گئے اتفاقاً ایک کوچے سی یہ بڑھیا گذر کرتی تھی حضرت
امام حسنؓ نے اسکو پہچانکر کہا کہ اے مادر مہربان مجکو پہچانتی ہے اسنے کہا کہ مین اس شہر مین مسافر
ہون کیسکو پہچانتی نہین آپنے فرمایا کہ مین وہ ہون کہ دو شخص اور میرے ہمراہ تھے اور تیری مکان پر
گئے تھے اور تو کمال مہربانی اور شفقت سی پیش آئی تھی اور بکری اپنی ذبح کرکے ہماری دعوت کی تھی اب تیرے
حق کا ادا کرنے کا وقت ہی آپنے ہزار بکریان منگوا کے اُسکو دین اور ایک آدمی اسکے ساتھ کرکے امام حسینؓ کی پاس
بھیجدیا آپنے بھی ہزار بکریان عنایت کین اور عبداللہ کے پاس بھیجدیا اُنھون نے بھی ہزار بکریان دین وہ تین ہزار
بکریان پاکر بہت ممنون و شکرگزار ہوئی دیکھ کہ یہ نتیجہ اس سخاوت کا ہے کہ اسنے ایک بکری حسبۃ للہ
دی تھی اللہ تعالےٰ نے اسکے عوض مین تین ہزار بکریان دلائین غرض کہ بدکہ خلوص دل سی حسنات کا اللہ
کی درگاہ مین شمار سی خارج ہی خصوصاً عدم استطاعتی مین ~ بقنطار زر بخش کردن ز گنج * نباشد چو قیراطی از دست رنج
مقصد چھٹا بیان مین حقوق ہمسایہ اور والدین اور خویش و اقربا کی اور معاشرت جورو خاوند کی
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص اللہ پر ایمان لایا ہی اسکو لازم ہی کہ اپنے ہمسائے کے ساتھ

سلوک نیک کیا کرے اور اسے ناراض نہ کرے اور کسی طرح کی اذیت نہ دے اور خوش رکھے اور منجملہ
حقوق ہمسایہ کی ایک یہ ہی کہ جس کام مین تم سے مدد چاہے اسکی مدد کیا کرو اور اُسکی حاجت روائی
مین حتی الامکان دریغ اور مضایقہ نکرو اور تمھارے مکان کے پچھواڑے اگر کوئی کوڑا ڈالا کرے تو
منع نکرو اور ہمسایہ کی عزت اور ناموس کو اپنی عزت جانو اور ہمسایے کے گھر اگر موت ہو جاے تو
اُسکی تجہیز و تکفین مین مدد کرو اور اسکے جنازے کے ساتھ گورستان تک جاؤ اور اسکے رنج و راحت
کی شریک رہا کرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص اپنی عزیز و اقربا سے نیک سلوک سے
پیش آتا ہے اور احسان کرتا ہی اور انکو راضی اور خوشنود رکھتا ہی اللہ تعالی اسکو اپنا تقرب عنایت
کرتا ہی اور اس سے خوش ہوتا ہی اور سب اخلاق سے ایک یہ بات ہی کہ جو کوئی یگانہ تم سی بیگانگی اختیار
کرے اسکو مروت اور اخلاق سی راضی کرو اور ایسا احسان کرو کہ وہ یگانگی اختیار کرے اور لونڈی
غلامونکے باب مین یہ حکم ہے کہ انکو کھانا کپڑا اچھی طرح سے یاد کرو اور اپنے کھانے کپڑے کے مثل انکو
کھانا کپڑا دیا کرو اور انسے محنت شاقہ نہ لیا کرو انکی طاقت کی موافق انسے کام لیا کرو اور اپنے
مان اور باپ کو راضی رکھا کرو چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی والدین
کو راضی رکھتا ہی پانسو برس کی راہ سے بو جنت کی اسکے دماغ مین پہونچے گی اور اطاعت مان باپ کی
امورات دنیوی مین فرض ہی ایک شخص نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت جہاد کی چاہی آپنے
فرمایا کہ تیری والدین تیرے جانے پر راضی ہین اُسنے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ بی رضامندی مان باپ
کے اللہ راضی نہو گا اور حق عورت کا مرد پر یہ ہی کہ لقمہ حرام اپنی عورت کو نہ کھلاے اور اگر کسب حلال نرکھتا
ہو نکاح نکرے اور جب اسباب کا یقین ہو کہ مین اگر نکاح نکرونگا تو مرتکب زنا کا ہو جاؤنگا تو نکاح کرنا ضرور
ہی اور اپنے عیال و اطفال کو نان و نفقہ دینا ایسا ثواب رکھتا ہے گویا راہ خدا مین صدقہ دیا ہی اور اپنی
عورت کو نظر نامحرم سے بچاے اور جسکی دو عورتین ہون دونون کو جمیع امور مین برابر رکھے اور اُنکے ماکول اور
ملبوس مین فرق نکرے او خاطر داری مین معاملہ مساوات کا جاری رکھے اور اگر انکی رعایت مین کوتاہی
کریگا تو قیامت کے دن اسکا منھ آدھا ٹیڑھا ہوگا اور اس کمی کی سبب سے اسکی صورت نہایت بدزیب ہو جائیگی اور اگر

رکھنا ممکن نہو تو ایک کو طلاق دی اور جب لڑکا پیدا ہو داہنے کان مین اذان اور باہین کان مین تکبیر تین مرتبہ کہی
اور نام لڑکے کا اچھا رکھے اور دختر کی پیدا ہونیسے مغموم نہووے کہ اللہ تعالی نے اسکے حق مین یہی مصلحت
سمجھی ہوگی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے ایک بیٹی ہوا در وہ اسکی پرورش
کرے اور اسکا بوجھ اٹھاوی اور جب وہ بالغ ہوجائے اسکا نکاح کردے اللہ تعالی اسکی مغفرت کرے گا
اور جو شخص کہ کسی شخص کی بیٹی کے کام مین اعانت کریگا تو وہ میرے ساتھ جنت مین جائیگا اور جو اپنے
خردسال لڑکے کو خوش کرتا ہے اور کچھ دیتا ہے اللہ تعالی اسکو آتش دوزخ سے بچاتا ہے اور نار
جہنم کو اُسکے بدن پر حرام کرتا ہے اور حتی المقدور جورو کو طلاق نہ دے اور طلاق دینے کو بہت بُرا سمجھے
اور بیوجہ اور بے سبب اپنی جورو سے آزردہ نہوا کرے اور اگر کبھی کسی بات پر آزردہ ہو تو لفظ
طلاق کا ایک مرتبے سے زیادہ زبان سے نہ نکالے کہ تین مرتبہ دفعۂ واحد مین لفظ طلاق کا زبان
پر لانا مکروہ ہے اور حالت حیض مین طلاق دینا حرام ہے اور اگر طلاق دینا منظور ہو تو حقارت اور
ذلت سے طلاق نہ دے بلکہ کمال نرمی اور دلجوئی سے طلاق دے اور کچھ اسکو دیکر خوش کرے
اب حقوق مرد کے جو عورت پر ہین اسکو سننا چاہیے کہ حق مرد کے عورت پر بے شمار ہین گویا کہ عورت
اپنے شوہر کی بجائے لونڈی کے ہے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر سوا خدا کے سجدہ آدمی کو جائز ہوتا
تو مین عورتونکو حکم دیتا کہ اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین عورتونکو مناسب ہے کہ گھر مین بیٹھی رہین اور بے
اجازت شوہر کے کہین نہ جائین اور اپنے ہمسایونسے بہت باتین نکیا کرین اور اپنے خاوندونسے
شگفتہ روئی سے پیش آیا کرین اور ترشروئی اور بدمزاجی سے گفتگو نہ کیا کرین اور ہر حال مین رضامندی
شوہر کی سب بات پر مقدم جانین اور شوہر کے مال کو فضولی کے ساتھ خرچ نکرین اور کفایت اور
جزرسی ہمیشہ کیا کرین اور اگر کوئی دوست خاوند کا دروازے پر آوے اسکا جواب اسطرح سے دے
کہ آواز صاحب خانہ کی نہ پہچانے اور عورت نامحرمون سے پردہ کیا کرے اور جو کچھ خاوند کو میسر آئی اسپر راضی
شاکر رہے اور زیادہ طلبی نکرے اور ہمیشہ اپنی تئین پاک وصاف رکھا کرے کہ خاوند کی رغبت زیادہ رہے اور جسقدر
خدمت ہوسکے کیا کرے اور کبھی یہ نہ کہے کہ تو نے میری ساتھ کیا کیا مجکو تیرے گھر مین ہمیشہ تکلیف ومصیبت ہی رہی اور

ذراسی بات پر آزردہ ہو جائے اور اپنی شوہر سے طلاق نچاہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ مین نے
شب معراج مین دوزخ کو دیکھا اور اُسمین اکثر عورتین پائین مین نی پوچھا کہ یہ عورتین کس گناہ سی جہنم مین پڑی ہین معلوم
ہوا کہ یہ اپنی خاوندونکو ہمیشہ رنج دیا کرتی تھین اور آزردہ رکھتی تھین اور نماز نہین پڑھتی تھین حدیث شریف
مین آیا ہی کہ ایک دن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روتے
ہوے دیکھا آپ نے پوچھا کہ اے فاطمہؓ آج کیون روتی ہو عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی مجھسے
خفا ہو گئے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ای فرزند جو عورت اپنے خاوند کو راضی اور خوش رکھتی ہی اللہ تعالی اس
عورت سی بہت راضی ہوتا ہی تمکو مناسب ہی کہ علی جب آئین تو اُنسے بہت عذر خواہی کرنا نہین تو بعد مرنیکی
تمھارے جنازے پر نماز نہ پڑھونگا ای فاطمہ خاوند کے منھ کو شگفتہ روئی سے دیکھنا درجۂ عالی کو پہونچاتا ہے
جسوقت مرد اپنی عورت سی کہے کہ مین تجھ سی بہت خوش ہون اس عورت کی گناہ ایسے ساقط ہوتے ہین جیسی خزاین
درختونکا پت جھاڑ ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ عورت کو چاہیے کہ اپنی تئین طہارت اور نماز اور
عبادت سی معطر رکھے اور خوشبو اگر بدن مین لگائے تو اس صورت سی کہ کسی نامحرم کے دماغ مین بو نہ پہونچے ورنہ
گناہ زنا کا اسکے نامۂ اعمال مین لکھا جائے گا اللہ تعالی کو کوئی بوے خوش طہارت سی زیادہ پسند نہین
ہی جو شخص ہمیشہ طاہر اور پاک رہتا ہی ستر بلاؤن سے بچتا ہے اور فرشتے اسکے واسطے مغفرت چاہتے ہین ای
فاطمہ مین امورات خانہ داری تم مین اور علیؓ مین تقسیم کیے دیتا ہون یعنی جو کام کہ گھر مین کرنے کا ہو وہ تم کیا
کرو اور جو کام باہر کا ہو وہ علی کیا کرین ای فاطمہ جو عورت اس نیت سی چرخہ کاتے کہ کپڑا بنوا کر اپنی شوہر کے
کپڑے بنائے اسکو اللہ تعالی حلۂ بہشت سی آراستہ کریگا اور اسکے نامۂ اعمال مین سات سو حسنات لکھے
جائینگے جو عورت کہ چرخہ کاتے یا کپڑے دھوے یا روٹی پکائے اور خاوند اسکا کھائے اللہ تعالی اسکی عوض
مین اس عورت کو ثواب عظیم عنایت کریگا ای فاطمہ اگر شوہر عورت کا بیمار ہو اور وہ عورت اپنا جگر اسکی
دوا مین صرف کرے تو اپنی خاوند کے حق سے ادا نہو ای فاطمہ اگر کوئی عورت تمام زمانیکی عورتونسے خوبصورت
ہو اور روی زمین کا خزانہ اسکے پاس ہو اپنے خاوند کو دیدے بعد اسکے حرف احسان کا اپنی زبان پر لائے
اور منت رکھے تمام اعمال صالح اسکے باطل ہو جائین اور ثواب اس درم و دینار کا کچھ نہ ملے خلاصۃ الاحکام مین لکھا ہے

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مرد اپنی جورو کی بدخوئی پر صبر کرے اور امید ثواب کی اللہ
تعالے سے رکھے اللہ تعالیٰ اُسکو اُس قدر ثواب دیتا ہی کہ جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو صبر بلیات پر
دیا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اپنی عورتون کو اچھی طرح رکھو اور خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو کہ یہ تمھارے
قید مین ہین اور امانت خدا کی تمھارے سپرد ہی جس شخص نے اپنی عورت کو تھوڑے قصور پر مارا یا بے سبب
اسکو رنج دیا قیامت کے دن اُسکا مدعی اللہ تعالی ہوگا کہ حقیقت مین سب عورتین اللہ کی لونڈیان ہین کہ
اپنے غلامون کا نکاح اُنکے ساتھ کردیا ہے ہر وقت غصہ اور بدخوئی اور اذیت رسانی انپر نکیا چاہیے
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جو عورت اپنے تئین گالی زنا کی دیگی قیامت کے دن اُس کے
عوض مین سو کوڑے آگ کے اسکو مارے جائینگے اور جس مرد نے اپنی عورت فرمانبردار کو گالی دی گویا اسنے
مدد کی فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ مین اگر کوئی عورت نافرمانی کرے اور اسکو نرمی اور آہستگی
سے نصیحت کرے اگر نہ مانے تو کنارہ کرے اسپر بھی اگر سیدھی نہو تو مارے اگر یہ تدبیر بھی مفید نہو تو سمجھے کہ خدا
جانے مین نے کیا نافرمانی اللہ تعالی کی کی ہی کہ اس بلا مین گرفتار ہوا ہون حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک
بڑھیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوئی اور بہت روئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
میری ایک بیٹی تھی مین نے اسکا نکاح کردیا تھا چند روز کے بعد وہ مرگئی رات کو مین نے اسکو خواب مین
دیکھا کہ سولی پر چڑھی ہی اور فریاد و زاری کررہی ہی مین نے پوچھا کہ ای جان مادر کیا حال ہی وہ بولی کہ مین
نماز مین کاہلی کیا کرتی تھی حق تعالی نے فرمایا کہ اسکو دار پر کھینچو مین یہ سنکر بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی
تو کیا دیکھتی ہون کہ اسکے سر سی آگ کے شعلے اٹھتے ہین اور اسکو کہتے ہین کہ اپنی بال نامحرمون سی کیون نہین چھپاتی تھی پھر
دیکھتی ہون کہ دو شخص نیزی آگ کے ہاتھ مین لیی آئے اور اسکے کان مین مارتے ہین کہ دوسری کان سی باہر نکلجاتا ہی
اور کہتے ہین کہ ایسی باتین کیون کیا کرتی تھی کہ گھر کے لوگون مین عداوت پڑجاتی تھی پھر یہ دیکھا کہ ایک ببول
کے کانٹون کا گٹھا اسکی دونون آنکھون مین ڈال کر گھسیٹتے ہین اور کہتے ہین کہ اپنی آنکھین نامحرمون سے
کیون نہین چھپاتی تھی اور انکو کیون دیکھتی تھی پھر زبان اسکی اسکے مُنھ سے نکال کر کاٹی اور کہتے ہین کہ اپنی خاوند
کو جواب تلخ کیون دیا کرتی تھی اور کیون سخت گوئی کیا کرتی تھی یہ اسکی سزا ہے پھر دیکھا کہ دو شخص سیاہ پوش

موجود ہوئے انکے بدن پر بال مانند سیخ کے کھڑے تھے ان دونون نے بہت بھاری بیڑیان لاکر اسکو
پہنائین کہ جگہ سے نہ ہل سکے اور دونون نے آگ کی گرز مارنا شروع کیے کہ بے حکم خاوند کے گھر سے کیون
باہر نکلتی تھی یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم اسکی فریاد رسی کیجیے کہ وہ سخت عذاب مین گرفتار ہے
آپ گورستان مین تشریف لیگئے اور بلال کو حکم دیا کہ واسطے حاضر ہونے تمام اہل شہر کے منادی
کردے سارا شہر جمع ہو کر اپنے اپنے مردون کی قبر پر کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا کہ اے بڑھیا دیکھ کہ اسمین
تیرا داماد بھی آیا یا نہین اس بڑھیا نے ادہر ادہر دیکھکر ایک شخص کی طرف اشارہ کیا کہ یا حبیب اللہ
داماد میرا وہ ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ تیری عورت بڑے عذاب
مین گرفتار ہے اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ اسی قابل ہے مجکو نہایت رنج دیتی تھی اور مین اس کر
بہت ناخوش رہتا تھا آپنے فرمایا کہ اب اس سے راضی ہوا ور قصور اسکا معاف کر اسکے عوض مین
اللہ تجہپر رحمت کریگا وہ ہرگز راضی نہوتا تھا تب آپنے دعا کی کہ بار خدایا عذاب اس عورت کا اس شخص کو دکھادے
اللہ تعالی نے حجاب قبر کا اس مرد کی آنکھون سے اٹھا دیا اسنے دیکھا کہ قبر اسکی آگ سی بھری ہے یہ
دیکھکر رویا کہ یا رسول اللہ مین اس سے راضی ہوا اور اسکا قصور معاف کیا جب اس مرد نے یہ کہا حق
تعالے نے اسکا عذاب موقوف کیا اور مغفرت کی دوسری رات اسکی مان نے اسکو خواب مین دیکھا کہ بہشت مین
ایک یاقوت سرخ کے تخت پر بیٹھی ہے کہ پائے اُس تخت کے موتیون سے جڑے مین جب مانکو دیکھا اسکو لپٹ گئی کہ اے مادر
مہربان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم کی برکت سے مینے اس عذاب الیم سے نجات پائی سلام میرا سرور عالم کی
حضور مین عرض کرنا کہ آپ نے کمال شفقت اور عنایت فرمائی کہ میری قبر پر تشریف لائے اور میرے مدعی
کو راضی کیا اور مین نعیم جنت سے کامیاب ہوئی خداوندا صدقہ اپنے حبیب پاک کا ہم گنہگارون کی حال پر بھی
ایسی ہی رحمت فرما اور اطاعت اور شفاعت آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عنایت کر آمین یا رب العالمین

مقصد ساتوان فضیلت جمعہ اور تلاوت قرآن مجید کے بیان مین

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص جمعے کے دن نہائے اور اپنا بدن پاک کرے ساٹھ برس کی گناہون
کفارہ ہوا اور جو شخص مسجد کی طرف جائے ہر قدم پر بیس برس کی عبادت لکھی جائے جو مسلمان جمعے کے دن مسجد مین

اذان کہتا ہی حق تعالی فرماتا ہے کہ دروازے آسمانون کی کھولدو اور جو لوگ نماز جمعہ کیواسطے کھڑے ہوتے ہین
مسجد سے عرش تک اُنکے درمیان سے حجاب اٹھ جاتا ہی جب رکعت اول پڑھتے ہین حکم الٰہی ہوتا ہی کہ ای فرشتو
دیکھو کہ میری بندے کسطرح میری عبادت مین مصروف ہین اب تم سنو کہ مین اپنی بندون سی کیا خطاب کرتا ہون
فرشتے سنین گے کہ اللہ تعالی اپنے بندون سی فرماتا ہے کہ اے سجدہ کرنے والو تم میری رضامندی کیواسطے مجکو
سجدہ کرتے ہو اور مین تمکو دیکھتا ہون قریب ہی کہ مین تمھین بخشون اور تم مجکو دیکھو حدیث شریف مین آیا ہے کہ حق
تعالی نے چوتھے آسمان پر ایک مقام پیدا کیا ہی نام اسکا بیت المعمور ہے جسطرح سے زمین پر کعبہ معظم اور حرم
محترم ہے آسمان پر وہ مقام ہے اس مکان کے چار ستون ہین ایک سبز زمرد کا ایک سرخ یاقوت کا ایک
سونیکا ایک چاندیکا جمعے کے دن فرشتے وہان جمع ہوتے ہین جبرئیل علیہ السلام اسکی چھت پر چڑھکے
بانگ نماز کہتے ہین اور حضرت میکائیل علیہ السلام منبر پر خطبہ پڑھتے ہین اور اسرافیل علیہ السلام امام ہوکر
سب کو نماز پڑھاتے ہین پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین کہ مین نے ثواب بانگ نماز کا امت محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے اذان دینے والون کو دیا اور میکائیل علیہ السلام کہتے ہین کہ مین نے ثواب خطبے کا اور اسرافیل
علیہ السلام کہتے ہین کہ مین نے ثواب جماعت کا انکو دیا تب حق تعالی فرماتا ہے کہ ای فرشتو تم گواہ رہو جو کوئی
دنیا مین نماز جمعے کی پڑھے گا مین بھی اُسپر رحمت کرونگا حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہمیشہ شب جمعہ کو روحین
مومنون کی اپنے اپنے دروازون پر آتی ہین اور اپنی اپنی اولاد کو دیکھکر فریاد و زاری کرتی ہین اور کہتی ہین
کہ ہمکو بھول گئے لازم ہے کہ ہمارے نام پر صدقہ دو اور الحمد اور قل ہو اللہ پڑھکر ثواب اسکا ہمکو بخشو روایت
ہے کہ جب روحین اپنے مقامات سے اجازت سیر کی پاتی ہین اول اپنی قبر پر جاتی ہین کیا دیکھتی ہین
کہ تن لطیف خاک مین مل گیا اور تمام اعضاے جسم علیحدہ علیحدہ ہڈی ہڈی الگ الگ جوڑ جوڑ
جدا جدا ایسا حال اپنے بدن کا دیکھکر نہایت مغموم اور اندوہگین ہوکر کہین گی کہ الٰہی یہ جسم ہمارے ہین حکم
ہوگا کہ ہان تمھارے ہین اب خانۂ اصلی مین جاؤ کہ وہان اس سے بھی زیادہ عجائبات دیکھوگی آے مسلمانو
چاہیے کہ جو دوست تمھارے مرگئے ہین انکو بدعاے خیر ہر روز یاد کیا کرو اور اُن کا حال اپنے
دل مین تصور کرکے عبرت کرو کہ دیکھو کس طرح سے خاک مین مل گئے یہی حال ایک دن تمھارا

بھی ہوگا پس مناسب ہی کہ وہ راہ اختیار کرو جس سے وہان کی راحت میسر ہو اور دنیا کی غفلت
مین وہان کی عیش برباد نہو جاے موت کو ہر وقت سر پر سمجھو اور ہرگز نہ بھولو کہ یاد موت کی غفلت کو
دور کرتی ہے **نقل** ہی کہ اسکندر ذوالقرنین ایک شہر مین وارد ہوے کیا دیکھا کہ قبرین مردونکی مکانون کے
قریب بنی ہین پوچھا کہ اپنے مردونکو شہر کے باہر کیون نہین دفن کرتے ہو جواب دیا کہ قبرون کو دیکھکر
اپنا مرنا بھی نہ بھولین گے اور ہمیشہ یہ خیال رہیگا کہ ایک دن ہمکو بھی یہی معاملہ پیش آئیگا اس تصور سے
البتہ کچھ غفلت کم ہوگی پھر سکندر نے پوچھا کہ تم اپنے گھرون کے دروازے کیون نہین بند کرتے ہو اور
کواڑون مین زنجیر کیون نہین لگاتے کہا اس شہر مین کوئی چور نہین ہے پھر پوچھا کہ تمھارے شہر مین کچھ توانگر
اور محتاج مین فرق نہین پایا جاتا اسکا سبب کیا ہے جواب دیا کہ آپس مین ایک دوسری کی کفالت
کیا کرتے ہین اور کوئی کسی کو ذلیل اور حقیر نہین سمجھتا پھر سکندر نے پوچھا کہ اپنے بادشاہ کا حال بیان کرو
انھون نے کہا کہ ہمارا ایک شاہزادہ ہے اسکا حال یہ ہے کہ جب سے اسکا باپ مرا ہے اُسنے
بادشاہی قبول نہ کی اور تخت پر نہ بیٹھا اور شہر کا رہنا چھوڑکر گورستان مین رہنا اختیار کیا ہے اور
تھوڑی سی ہڈیان مردون کی اپنے پاس رکھتا ہے اور انکو دیکھکر کہا کرتا ہے کہ یہ ہڈیان بھی آگے ایسی
ہی تھین جیسا کہ اب مین ہون اور ایکدن مین بھی ایسا ہی ہوجاؤنگا کہ جیسی یہ ہین یہ سنکر سکندر اُس کے
پاس گئے اور پوچھا کہ اے شاہزادے تو نے سلطنت کیون چھوڑدی اور یہ وضع کس لیے اختیار کی ہے
اسنے کہا کہ اے سکندر میرے دل مین آٹھ سوال گذرے ہین انکے جواب کی تدبیر مین مشغول رہتا ہون اور
ابتک جواب انکا میرے ذہن مین نہین گذرا اب مین تم سے ان سوالون کو بیان کرتا ہون اگر تم جواب
دو تو مین تخت پر بیٹھون اور بادشاہی کیا کرون سکندر نے پوچھا کہ وہ سوال کیا ہین اُسنے کہا کہ
پہلا سوال یہ ہی کہ جب اللہ تعالے نے بروز ازل آدم کی اولاد کو انکی پشت سی پیدا کیا اسمین دو فرقے
کیے داہنی طرف کی فرقے کو فرمایا کہ یہ جنتی ہین بائین طرف کے فرقے کو فرمایا کہ یہ دوزخی ہین مجھے معلوم
نہین کہ مین کس فرقے سے ہون آیا جنتی یا دوزخی اگر تمکو معلوم ہو تو بتادو سکندر نے کہا مین بھی
نہین جانتا اُسنے کہا کہ دوسرا سوال ...

اور ہیولی انکا مستعد جان کا ہوتا ہے تب وہ فرشتہ کہ رحم کے اوپر موکل ہی جناب باری مین عرض کرتا ہی کہ خداوندا
اسکی پیشانی پر کیا لکھون سعید یا شقی مین نہین جانتا کہ میری لیے کیا حکم ہوا سعادت کا یا شقاوت کا اگرچہ جانتے
ہو کہدو تیسرا سوال یہ ہی کہ وقت قبض روح کے حضرت عزرائیل علیہ السلام جناب الٰہی سے پوچھتے
ہین کہ خداوندا اس بندے کی جان ساتھ ایمان کے قبض کرون یا کفر کے ساتھ خدا جانے میرے حق مین
کیا جواب ہوگا چوتھا سوال یہ ہے کہ جسوقت آدمی قبر مین رکھا جاتا ہے اور دوست اور عزیز اسکے اُسکو
دفن کر کے رخصت ہوتے ہین دو فرشتے آنکر موجود ہوتے اور پوچھتے ہین کہ رب تیرا کون ہے بعضے
جواب باصواب دیتے ہین اور بعضے عاجز ہو جاتے ہین مین نہین جانتا کہ مجھسے جواب اچھا دیا جائیگا
یا عاجز ہو جاؤنگا پانچوان سوال یہ ہے کہ قیامت کی دن جب آدمی زندہ ہو کر اُٹھینگے بعضونکا منھ سفید
ہوگا اور بعضونکا سیاہ مین نہین جانتا کہ میرا منھ سفید ہوگا یا کالا چھٹا سوال یہ ہی کہ جب نامۂ اعمال آدمیونکے
میزان مین تولے جائینگے بعضونکا پلہ نیکی بھاری ہوگا اور بعضونکا ہلکا میرا نیکی کا پلہ کیسا ہوگا بھاری یا ہلکا
ساتوان سوال یہ ہی کہ قیامت کی دن نامۂ اعمال ہر شخص کے کسی کے داہنے ہاتھ مین دیے جائین گے
کسی کے بائین ہاتھ مین جنکے داہنے ہاتھ مین دیے جائینگے انکو عذاب سے نجات ہوگی مین نہین جانتا
کہ مجکو کس طرف سی دیے جائینگے آٹھوان سوال یہ ہی کہ قیامت کی دن سب آدمی جسوقت جمع ہونگے
اسوقت حکم الٰہی ہوگا کہ نیکونکو الگ کرو اور بدون کو الگ اور ان دونون فرقون مین تفرقہ ہو جائیگا
نیک لوگ خوش کیے جاوینگے اور برے آفت مین پھنسینگے مین نہین جانتا کہ مین کس گروہ مین ہونگا
سکندر نے یہ سب سوال سنکر کہا کہ اے عزیز سچ ہے کہ جس شخص کو ایسے امورات کا غم ہو وہ کیا
خاک بادشاہی کرے اور زندگی مین راحت پاوے سکندر بہت روئے اور کہا کہ تو سب بادشاہون
سے بہتر ہے اور اس سرائے فانی مین آسایش اور آرام تیرے ہی واسطے ہے نقل ہے صالح مری سے
کہ مین نے ایک مرتبہ ایک گانون سے شب جمعہ کو نماز جمعہ کے لیے ارادہ شہر کا کیا صبح کے وقت قریب
بصری کے ایک مسجد مین نماز پڑھکر ایک گورستان مین توقف کیا اتنے مین مجکو نیند آگئی کیا دیکھتا ہون
کہ سب مردے قبرون سی نکل کر حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہین اور کچھ باتین کرتے ہین ایک شخص انمین نہایت

غمگین کپڑے میلے پہنے ہوئے آنکھین نیچی کیے ہوئے بیٹھا ہے ناگاہ طباق سرپوشون سے چھپے ہوے
ہر ایک شخص کے آگے لاکر رکھے گئے سب خوش خوش اپنی قبرون مین چلے گئے اور اس شخص کے
آگے کسینے طباق نہین رکھا وہ ناامید ہوکر اٹھا مین نے پوچھا کہ اے جوان یہ کیا معاملہ تھا اور یہ
طباق کیسے تھے اور کہان سے آئے تھے اُسنے کہا کہ یہ تحفہ تھا کہ زندون نے اپنے مردون کے لیے
اس ہفتہ مین جو خیرات کی تھی وہ سب جمعے کی شب مین جمع ہوکے مردون کو پہونچائی گئی مین مرد
غریب الوطن ہون عہد طفولیت مین اپنی مان کے ساتھ کعبے کو جاتا تھا اس شہر مین آکر مرگیا میری
مان نے بعد چند روز کے اور خاوند کرلیا اور مجکو ایسی بھول گئی کہ کبھی یاد بھی نہین کرتی کہ میرے
بیٹا تھا یا نہ تھا مین نے پوچھا کہ مان تیری کس شہر مین اور کس محلہ مین رہتی ہے اسنے نام اسکا اور نام
شہر اور محلے کا مجکو بتلا دیا مین نے اسکی مان کو تلاش کرکے اس سے یہ سب قصہ بیان کیا اُسنے کہا
کہ فی الواقع ایسا ہی ہے اور یہ سنکر بہت روئی اور گھر مین جاکر ہزار دینار لاکر مجکو دیے کہ میری فرزند کے
نام پر محتاجون کو تقسیم کر دو دوسری جمعے کو پھر میرا گذر اسی گورستان مین ہوا مین نے اس جوان کی قبر پر
بیٹھکر قرآن پڑھا اور تکیہ لگا کر سو گیا کیا دیکھتا ہون کہ وہ جوان کپڑے سفید پہنے ہوے خوش اور خرم
میرے پاس آیا اور مجکو سلام کرکے کہا کہ تمھاری مہربانی اور شفقت سے مین نہایت آسایش مین
ہون اور جو کچھ تمنے میرے نام پر خیرات کیا سب مجکو پہونچا **نقل** ہے بشر حافی بعد نماز جمعے کے
کچھ طعام مول لیکر محتاجون اور گوشہ نشینون کو کھلایا کرتے تھے اور بغداد سے دمشق کو جاتے اور
اسی روز پھر آتے ایک روز موافق عادت کی نماز پڑھکر نکلے اور گوشت روٹی اور حلوا بازار سے خرید
کرکے کمر مین باندھا اور چلے ایک شخص نے دیکھکے خیال کیا کہ یہ مرد دعوی زہد کا کرتا ہی اور کہتا ہی کہ
مین روزہ رکھتا ہون اور چھپا کے یہ حلوا گوشت کھاتا ہی جہان بیٹھکر کھائیگا مین اسکو فضیحت کرونگا تو سب
جانینگے کہ یہ مکار ہے جب شہر کے دروازے سے باہر نکلے یہ منکر بھی پیچھے ہولیا تھوڑی دور چلکر ایک مسجد نظر آئی
اور اُسمین ایک پیر مرد نورانی شکل کو بیٹھے دیکھا شیخ نے سلام علیک کرکے وہ کھانا آگے رکھا پیر مرد نے کھایا
وہ شخص منکر یہ حال دیکھکر اپنے دل مین بہت پشیمان ہوا کہ ایسے ولی اللہ کی نسبت [illegible]

جب مسجد سے باہر آئینگے تو بہت عذر خواہی کرونگا اسی فکر مین سو گیا اور وہ وہان سی نکل کر بغداد کو چلے
گئی جب اسکی آنکھ کھلی اور انکو نہ پایا تو بہت حیران ہوا اور ہر طرف دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ کدھر جاؤن
آخر کسی سی پوچھا کہ دروازہ بغداد کا کسطرف ہی وہ ہنسا اور کہنے لگا کیا نشے مین ہے اور شراب پی ہے
کہ دمشق مین دروازہ بغداد کا پوچھتا ہی تب تو یہ نہایت مضطرب ہوا اور واویلا کرنے لگا کہ افسوس
زن و فرزند بغداد مین رہے اور میرے پاس ایک کوڑی بھی نہین ہے مین دمشق سی بغداد کیونکر پہونچونگا
ناچار مسجد مین جاکر تمام حال اس پیر مرد سے بیان کیا انھون نے کہا کہ یہان ٹھہر اگلے جمعہ کو جب بشر حافی
یہان آئینگے مین تجکو انکے ساتھ کر دونگا جب دوسرے جمعہ کو قریب عصر کے پھر بشر حافی اسیطرح تشریف
لائے جب کھانا کھلا چکے تو پیر مرد نے کہا کہ اس شخص کو بغداد مین پہونچا دو آپ اسکا ہاتھ پکڑ کے مسجد سے
نکلے فرمایا کہ آنکھین بند کر لے بعد چند قدم کے بغداد مین پہونچ گئے سبحان اللہ دوستان خدا کو وہی
پہچانتا ہے جسکو چشم خدا بینی نصیب ہوتی ہے جمعے کا دن بہت متبرک اور افضل ہی اسیواسطے اسکو
عید المومنین کہتے ہین چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے بے عذر شرعی تین جمعے ترک
کیے اُسنے اسلام سے منھ پھیرا اور دل اسکا زنگ آلودہ ہوا حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ہر جمعے کو تین
لاکھ گنہگارون کو آتش دوزخ سی نجات دیتا ہی اور دوزخ ہر روز دوپہر کیوقت زیادہ گرم کیجاتی ہی جمعے کے
دن گرم نہین کرتے اور جو مسلمان جمعے کو مرتا ہے ثواب شہید کا پاتا ہے اور قیامت تک اسپر عذاب نہین ہوتا
اور جو شخص کہ واسطے نماز جمعے کے ساعت اول مین داخل مسجد ہوتا ہے ایک اونٹ کی قربانی کا ثواب
پاتا ہے اور دوسری ساعت مین ایک گائے کا اور تیسری ساعت مین ایک بکری کا اور چوتھی ساعت
مین ایک مرغ کا اور پانچوین ساعت مین ایسا جیسا کوئی ایک انڈا مرغ کا راہ خدا مین صدقہ کرے
اور جب خطبہ پڑھا جاتا ہے فرشتے کاتب اعمال کے لکھنا موقوف کرتے ہین اور خطبہ سننے مین مشغول ہوتے
ہین اسوقت جو شخص نماز کے لیے آتا ہے سوا ثواب نماز کے اسکو اور کچھ نہین ملتا ہی اور جو شخص بعد نماز جمعے
کے سات بار الحمد اور سات بار چارون قل پڑھے اللہ تعالی اسکو شر شیاطین اور بلیات سے محفوظ رکھتا ہی امام
احمد حنبل رح فرماتے ہین کہ مینے ستر مرتبہ اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ اے پروردگار وہ کونسا

عمل ہی کہ جسکے سبب سے بندہ زیادہ مستحق رحمت ہوجاتا ہی فرمایا کہ قرآن پڑھنا مین نی عرض کیا اگر معنی نہ سمجھ
ہوحکم ہوا کہ معنی نہ سمجھے ہماری رضامندی یہی ہی کہ ہمارا کلام اسکی زبان پر گذرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جس شخص کو قرآن شریف حفظ ہو اور وہ یہ جانے کہ مجھسے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالی
نے کسیکو دی ہی اسنے گویا اپنے تئین قتل کیا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کے نزدیک
قرآن سے زیادہ کوئی شفاعت کرنے والا نہین ہے نہ رسول نہ فرشتہ اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ کوئی چیز سیاہی قلب کو دور نہین کرتی سوا تلاوت قرآن اور یاد موت کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے بعد اپنے دو ناصح اپنی امت کی واسطے چھوڑے ایک انمین سی خاموش ہی
اور دوسرا گویا یعنی موت اور قرآن نقل ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ قرآن کا پڑھنا سب
عبادتون سی بہتر اور افضل ہی ہر حرف پر دس نیکیان نامۂ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور حدیث شریف مین
آیا ہی کہ جو عمل نیک بندہ دنیا مین کرتا ہے قیامت کی دن میزان مین تولا جائیگا پس کلمہ لا الٰہ الا اللہ جس پلے
مین رکھا جائیگا دوسرے پلے سے بھاری ہو جائیگا اگرچہ زمین و آسمان و مافیہا اسمین رکھے ہون اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے اور اسپر عمل
کرتا ہی اگرچہ گناہ اسکے زمین و آسمان سی بھی زیادہ ہون اللہ تعالی بخش دیگا اور اسیطرح نماز پنجگانہ کی بابت
مین بھی حدیثین متواتر آئی ہین کہ نماز ستون دین ہی اور تمام عبادتون سی افضل ہے اور جو شخص بر وقت
وقت کی نماز اسکے شرائط سے ادا کرے اللہ تعالی نے عہد کیا ہے کہ دین و دنیا مین اسکو اپنی حفظ و حمایت
مین رکھے اور جو شخص کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرے تو نماز پنجگانہ اسکے صغیرہ کے واسطے کفارہ ہوجائیگا
مثل ان پانچون نماز دن کی بزرگون نے یہ لکھی ہے کہ گویا پانچ دریا نہایت پاک صاف تمہارے
دروازون پر جاری ہین اور تم اُن مین پانچ بار نہاتی ہو تو کیسا تمہارا جسم پاک اور صاف
رہیگا اسی طرح سے نمازین مسلمان کے دل کو آلودگی سے پاک کرتی ہین روایت ہے
کہ نماز کنجی بہشت کی ہے اگر اللہ تعالے بعد توحید کے اور کسی چیز کو نماز سے زیادہ دوست
رکھتا تو فرشتون کو اسی کام کا حکم دیتا حالانکہ فرشتے ہر وقت نماز مین مشغول ہین

رکوع مین اور بعضے سجود مین اور بعضے قیام مین اور بعضے قعود مین اور بعضے تشہد مین اور نماز جماعت کی
یہ فضیلت ہی کہ ایک رکعت جماعت کی ستر رکعت سی بہتر ہے کہ اکیلے پڑھے جو شخص عشا کی نماز جماعت
کے ساتھ پڑھتا ہے ڈیڑھ رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور صبح کی نماز جو شخص جماعت سے پڑھتا ہے
اسکو اتنا ثواب ملتا ہی کہ گویا تمام رات یاد الٰہی مین جاگا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی
چالیس روز متواتر نماز جماعت کی پڑھے اسطرح سی کہ تکبیر اول فوت نہو اللہ تعالی اُسکو دو چیز سے رہائی دیتا ہی ایک
نفاق اور دوسری دوزخ سے اسی سبب سے اگلے لوگ جنسے تکبیر اولی فوت ہو جاتی تھی تین دن ماتم داری کرتی
تھے اور اگر نماز جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن اور اپنے نفس کو نہایت زجر اور توبیخ اور ملامت اور
تشنیع کرتے قیامت کے دن اول نماز پوچھی جائیگی اور بے نماز کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا بلکہ اعمال اُسکے
اُسکے مُنھ پر الٹے مارے جاتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اچھی طرح سے وضو کرکے اور نماز وقت
پر ادا کرے اور رکوع و سجود بخوبی بجا لاوے اور کمال خشوع اور خضوع سی نماز پڑھے ایسی نماز فرشتے عرش مجید پر لیجاتے
ہین اور نماز نمازی سے کہتی ہے کہ اللہ تعالی تجکو عزیز رکھے اور اپنی رضا مین جمیع بلیات سی محفوظ رکھے جیسا
تونے مجکو شرائط سے ادا کیا اور جو شخص نماز وقت پر نہین پڑھتا اور وضو بھی اچھی طرح سے نہین کرتا اور رکوع
اور سجود مین کوتاہی کرتا ہے اور بے سوز و گداز نماز پڑھتا ہے اسکی نماز سیاہ اور تاریک آسمان تک
پہونچتی ہے اور نمازی کو کہتی ہی کہ اللہ تعالی تجکو ضایع کرے جیسا تونے مجکو ضایع کیا آخر اُس نماز کو پرانے
کپڑے کیطرح لپیٹ کی اُسکے منھ پر مارتے ہین اکثر لوگون کو نماز سے سوا اُٹھنے بیٹھنے کی اور کچھ منفعت نہین ہوتی
حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہت شخص نماز پڑھتے ہین اور چھٹا حصہ بلکہ دسوان حصہ انکی نماز کا نامۂ اعمال مین
لکھا نہین جاتا اس سبب سی کہ جسقدر نماز دل لگا کے پڑھی جاتی ہی اتنی ہی لکھی جاتی ہے لکھا ہے کہ نماز اس
طرح سے ادا کرو کہ جیسے کوئی شخص اپنے دوست کو وداع کرتا ہے یعنی نماز کے وقت سوا اللہ کے اور جس چیز کو
دوست رکھتے ہو سبکو وداع کرکے اللہ کیطرف متوجہ ہو حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمسے باتین کرتے ہوتے جب نماز کا وقت آجاتا تو ایسے متوجہ یاد الٰہی مین ہوجاتے کہ
گویا ہمکو پہچانتے بھی نہین مین جبتک نماز مین دل متوجہ نہین ہوتا اللہ تعالی اس نماز کی طرف نظر نہین فرماتا

شغل دلکی آواز جاتی تھی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جو شخص نماز مین داہنے بائین دیکھے
ہی اسکی نماز نہین ہوتی حق تعالی اے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنی پڑھ نماز کو واسطے یاد میری کے
چنانچہ سلف کی لوگون کی عادت تھی کہ جسوقت اذان سنتے یہ حال ہوتا کہ اگر لُہار نی ہتھوڑا اٹھایا ہوتا تو ویسی
ہی ہاتھ کو تھام لیتا اور کفش دوز ٹانکا نہ لگاتا ہاتھ روک لیتا اور غلہ فروش ایک طرف باٹ اور ایک طرف
ناج ترازو مین چھوڑکے فوراً واسطے نماز کے اُٹھ کھڑا ہوتا اور اس منادی سے دن قیامت کا یاد کرتے اور یقین
جانتے کہ جسطرح اسوقت نماز کی طرف دوڑے جاتے ہین قیامت کی دن اسی طرح سے بہشت کیطرف دوڑینگے
لکھا ہے کہ ایک گروہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اسطرح سے نماز مین مستغرق ہو جاتا تھا کہ درندی جانور
انکو مردہ جانکر پاس آبیٹھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو نماز مین ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے دیکھتے فرماتے کہ جو دل
خشوع مین ہوتا ہے ظاہر مین بھی ویسی ہی صفتین اس سے ظہور کرتی ہین اور جاننا چاہیے کہ دلکو دو طرح سے غفلت
ہوتی ہے ایک پریشانی ظاہر کی کہ باعث پریشانی باطن کی ہوتی ہی دوسری پریشانی سبب باطن کی پریشانی
ظاہر کی یہ ہی کہ نماز ایسی جگہ پڑھی کہ وہان کچھ دیکھتا جائے اور سنتا جائی اور دل ادھر مصروف ہوجائی اسکا علاج
یہ ہیکہ نماز ایسی جگہ پڑھا کرے کہ جہان کچھ دکھائی دے نہ سنائی دے بلکہ اگر اُس مکان مین اندھیرا ہو تو اور بھی
بہتر ہے چنانچہ اکثر عابدون نے عبادت خانے چھوٹے اور تاریک بنائے ہین اسواسطے کہ مکان روشن
اور کشادہ دل کو پراگندہ کرتا ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز پڑھتے تو کتابین اور ہتھیار اور جو چیز
کہ سامنے ہوتا اٹھوا دیتے اور علحدہ کرا دیتے تاکہ نظر اسپر نہ پڑے اور طبیعت دوسری طرف متوجہ نہو جائے
اور باطن کی پریشانی یہ ہی کہ خیالات اور اندیشے دل مین گذرین انکا دفع ہونا بہت دشوار ہے اور یہ دو
سبب سے واقع ہوتے ہین ایک یہ کہ آدمی کی طبیعت کسی کام کے متعلق ہوئی تو مناسب یہ ہے کہ
اُس کام سے فراغت کرکے نماز پڑھے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ اگر کھانا موجود ہو اور
نماز کا وقت بھی آجائے تو پہلے کھانا کھالے بعد اسکے نماز پڑھے اگر کسی سے کچھ بات کہنا ہو تو اس سے
کہدے تاکہ دل اسکے وسوسے سے خالی ہوجائے اور پھر اسکا خیال نہ آئے اور اگر کسی ایسے کام مین

طبیعت متعلق ہے کہ اس سے سردست فارغ ہونا ممکن نہین ہی تو اس حالت مین معانی قرآن پر جوکہ نماز مین
پڑھتا ہے دھیان کرے کہ طبیعت اس اندیشے کی طرف سے اسطرف متوجہ ہو جائیگی اور جبتک وسوسہ دلسے
دفع نہو گا نماز خالص نہو گی اور تمثیل اسکی یہ ہی کہ ایک شخص درخت کے نیچے بیٹھا ہو اور چاہی کہ چڑیون کی
آواز نہ سنے ہر چند لکڑی یا ڈھیلے سے چڑیونکو دور کریگا مگر انکا بیٹھنا موقوف نہو گا جبتک درخت کو نہ کاٹ
ڈالیگا **نقل** ہی کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے ایک پیرہن بطور ہدیے کے لایا آپ
نماز پڑھ رہے تھے آپ کی نگاہ اسپر پڑی پسند آیا جب آپ نماز سے فارغ ہوے وہ پیراہن اسکو پھیر دیا
اور نماز دوبارہ ادا کی اسی طرح سے ایکدن آپکی نعلین مبارک مین نیا دوال یعنی تسمہ پڑا تھا ناگاہ نماز
مین اسپر نگاہ پڑگئی بعد نماز کے اس دوال کو نعلین مبارک سی نکلوا ڈالا اور پھر وہی پرانا تسمہ ڈلوا دیا
اور نماز پھر ادا کی **ایضاً** ایک بار کوئی شخص بہت اچھی نعلین حضور مین لایا آپ کی نظر اسپر پڑی اور وہ بھلی معلوم
ہوئی اُسیوقت آپنے سجدہ کیا اور فرمایا کہ یہ سجدہ تواضع کا تھا یعنی اللہ تعالے میری اس نظر کرنیکو دشمن
نہ جانے اور مسجد سے باہر تشریف لاکر وہ نعلین ایک شخص کو مرحمت فرمائین اے عزیز جب تک
خیال تعلقات دنیوی اپنی طبیعت سی دفع نہو گا مرتبہ خلوص و اخلاص کا حاصل نہو گا مسلمانکو چاہیے کہ
اپنی ہمت ہمیشہ رفع وسواس پر مقصود رکھا کرے اور جہانتک ممکن ہو نماز کو بلا وسواس ادا کیا کرے

مقصد آٹھوان کسب حلال اور کاسب کی فضیلت مین

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ لقمۂ حلال وہ ہی کہ کسب اور پیشہ مشروع سے بہم پہونچے جو شخص کہ کسب
حلال سے آپ کھاے اور اپنے عیال واطفال کو کھلاے اور مخلوق کی محتاجی سے اُن کو بچاے گویا راہ
خدا مین جہاد کرتا ہے اور اکثر عبادتون سے اسکو افضلیت ہی ایک دن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
بیٹھے تھے کہ ایک شخص اسی راہ سے اپنی دکان کو کئی مرتبہ آیا گیا کسی نے کہا کہ افسوس اگر یہ شخص اتنی کوشش
دین کی راہ مین کرتا کیا خوب ہوتا آپنے فرمایا کہ یہ نکہو اگر یہ شخص اسواسطے یہ سعی کرتا ہے کہ اپنی قوت بازو سی
لقمۂ حلال حاصل کرے اور خلق کا دست نگر نہو گویا یہ کوشش اسکی خدا کی راہ مین ہے اور اگر مراد
اسکی تفاخر اور توانگری ہے تو شیطان کی راہ مین دوڑتا ہی اگر کوئی مال حلال اسواسطے پیدا کرے کہ خلق کا

محتاج نہو اور پرورش اپنے عیال و اطفال کی کرے اور خدمت والدین اور اعانت دوست و آشنا اور
ہمسایکی کی بجا لاوے قیامت کے دن اسکا منھ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھوین رات کا چاند ایضاً مومن
پیشہ ور کو اللہ تعالیٰ بہت دوست رکھتا ہی ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ
عبادت مین مشغول ہی آپنے پوچھا کہ تیرے اور بھی کوئی ہے اور تو کچھ پیشہ بھی کرتا ہی وہ بولا کہ مین کچھ پیشہ
نہین کرتا میرا ایک بھائی ہے وہ کچھ کسب کرکے پیدا کرتا ہی مجھے بھی روٹی کپڑا دیتا ہی حضرت عیسیٰ ع نے فرمایا کہ بھائی
تیرا تجھسے زیادہ عابد ہے کہ اسکی روٹی نزدیک اللہ کے تیری عبادت سی بہت فضیلت رکھتی ہی ایضاً امیر المومنین
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ کسب سے ہاتھ نہ اٹھاؤ کہ اللہ تعالیٰ روزی دیتا ہی لیکن آسمان سے چاندی
سونا نہین برستا ایضاً لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ کسب نہ چھوڑنا ورنہ محتاج خلق کا ہو جائیگا
پھر دین مین تباہی اور عقل مین ضعف اور عزت مین فرق پڑ جائیگا اور آدمی تجکو نظر حقارت سے دیکھا کرینگے
ایضاً ایک بزرگ سے کسینے پوچھا کہ عابد بہتر ہی یا سوداگر دیانت دار جواب دیا کہ سوداگر اس سے افضل ہے
اسواسطے کہ وہ ہمیشہ شیطان کے ساتھ جہاد کیا کرتا ہی یعنی شیطان ہر وقت اسکی دل مین وسوسہ خیانت کا ڈالتا ہی اور وہ
جہاد کرکے راستی اور درستی سے خرید و فروخت کرتا ہی **نقل** امام احمد حنبل رح سے کسینے پوچھا کہ تم اس شخص کے حق مین کیا کہتے ہو
جو مسجد مین نماز پڑھکے دعا مانگے کہ الٰہی مجکو روزی دے امام احمد حنبل نے فرمایا کہ وہ احکام شریعت سے جاہل ہی اور
اس حدیث سے آگاہ نہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تو نے میری روزی نیزے کے سر پر رکھی ہے
یعنی جہاد کرنا کافرون کے ساتھ اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کرنے مال کی حکم نہین
دیا ہی بلکہ واسطے تسبیح اور عبادت کی بہت تاکید فرمائی ہی اس صورت مین کسب کو کیونکر عبادت پر افضلیت ہو سکتی
ہے جواب اسکا یہ ہی کہ جو شخص اپنے عیال و اطفال کی پرورش کا مقدور رکھتا ہی اسکی عبادت بیشک کسب سے
افضل ہی اور اگر صاحب مقدور نہو تو اسکے لیے کسب حلال بہتر ہی اور جو شخص زیادتی مال و اسباب کیواسطے
کسب کرے اسکے لیے کچھ افضلیت نہین ہی بلکہ موجب مواخذہ ہی **فائدہ** سلف مین ایسے لوگ تھے کہ بغیر مانگے دیتے
تھے بلکہ لینے والے کا احسان مانتے تھے اور لینے والے بھی بقدر ضرورت لیا کرتے تھے جمع کرنیکے واسطے نہین
لیتے اور نا ئدا ز حاجت کوئی چیز اپنے پاس نہین رکھتے تھے اس حالت مین اگر عبادت مین ... کسب ... تو کچھ ...

نہ تھا بخلاف اس زمانی کے کہ بغیر مانگے نہین دیتی بلکہ مانگنے پر بھی نہین ملتا اگر کسب نکرے تو سوال کی نوبت پہونچے
پس اس عہد مین کسب بہت اولی اور افضل ہے اور اصلیت تمام عبادت آلہی کی ذکر آلہی ہی اور یہ بات کسب مین
زیادہ تر دلجمعی سے ہوسکتی ہی نقل ہے کہ ایک شخص بازار مین گیہون بیچتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وہان اتفاقاً
تشریف فرما ہوے اور دست مبارک گیہون مین ڈالا ہاتھ آپکا تر ہوگیا فرمایا کہ اسمین نمی کسطرح سے پہونچی اسنے
عرض کیا کہ حضرت یہ گیہون مینھ سے بھیگ گئے تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ تو نے اسیطرح باہر ڈال کیون نہ دی کہ خریدار
دیکھتے اور اس عیب سے آگاہ ہوجاتے یہ تو نے فریب کی بات کی سن لے جو کوئی مال ناقص کو اچھا کہکے بیچے وہ
شخص میری امت مین نہین ہی اس جگہ سے معلوم ہوا کہ ہر سوداگر کو چاہیے کہ اپنے مال کا عیب خریدار کو بتادے
اگر چھپا کر بیچے گا تو گنہگار ہوگا نقل ہی کہ ایک شخص نے تین سو درم کو اونٹ خرید کیا اور اسکے ایک پانون
مین کچھ عیب تھا بیچنے والے نے ظاہر نکیا ایک صحابی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہان موجود تھے اور انکو
اس عیب سے آگاہی تھی مگر اسوقت کسی باعث سے انکو اتفاق کہنے کا نہوا جب وہ شخص اونٹ لیکر چلا گیا
تب انکو یاد آیا پیچھے اسکے دوڑے گئے اور اس سے جاکر کہا کہ اس اونٹ کی پانون مین عیب ہی وہ سنکر
پھر آیا اور اونٹ پھیر دیا سوداگر نے صحابی سے شکایت کی کہ تمنے میرا سودا بگاڑ دیا مجھسے تمکو کیا عداوت
تھی انھون نے جواب دیا کہ مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ سودا بیچنا اور اسکا عیب
نہ ظاہر کرنا حلال نہین اور جو شخص کہ جانتا ہوا سکو بھی روا نہین کہ ظاہر نکرے اور چھپا رکھے نقل پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسیکی خاطر سے کسی چیز کا عیب چھپاوے اور دوسرے مسلمان کا
نقصان ہو یہ بات ہرگز جائز نہین چاہیے کہ اول تو خود کوئی چیز عیب دار خرید نکرے اور اگر کسی نے فریب دیکر
کوئی چیز عیب دار اسکے ہاتھ بیچی ہو تو مسلمان کو لازم ہی کہ وہ نقصان اپنا دوسری پر نہ ڈالے اور سمجھ لے کہ جسطرح میرا فریب
دینے والا مستحق لعن وطعن کا ہی اسی طرح سے مین فریب دینے مین اسکا مستحق ہوجاؤنگا حاصل کلام یہ ہی کہ فریب و
مکر سے کچھ روزی مین زیادتی اور افزونی نہین ہوتی بلکہ برکت مال کی جاتی رہتی ہی جو کچھ کہ فریب و مکر سے مدت
مدید مین جمع ہوتا ہے وہ ایک ساعت مین ضایع اور تلف ہوجاتا ہے اور مظلمہ اسکا اسکی گردن پر رہجاتا
ہے جس معاملہ مین خیانت ہوئی اسمین برکت نہ رہی اور برکت کی معنی یہ ہین کہ تھوڑی سی چیز مین اسکو بہت

آسودگی ہوجائے اور دوسرے کو بھی راحت پہونچے اور بے برکتی اسکو کہتے ہین کہ مال بہت ہو مگر نہ اُسکے
مصارف کو وفا کرے اور نہ دوسری کو کچھ اُسمین سے پہونچے اور آخر کو باعث ہلاکت ہوجائے اور دین و دنیا مین کچھ
نہ آئے آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ برکت کی طلب رکھے اور برکت بغیر امانت اور دیانت کے حاصل نہین ہوتی جو
شخص امانت مین خیانت نہین کرتا ہے دیانت اسکی خلق مین مشہور ہوجاتی ہے اور لوگ اُسکے ساتھ معاملہ
کرتے ہین اور رغبت کرکے خرید و فروخت بہت کرتے ہین اور جو شخص خائن مشہور ہوجاتا ہے لوگ اُس
سے حذر کرتے ہین اور اس سے سابقہ داد و ستد کا موقوف کر دیتے ہین جب تک مسلمان آخرت کو دنیا
سے زیادہ دوست رکھتا ہے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حمایت مین رہتا ہی اور جب محبت
دنیا کی غالب ہوئی اس کلمہ طیب کی حمایت سی باہر ہوا نقل امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سی کسی شخص نی پوچھا کہ
رفو کرنا روا ہے فرمایا کہ اپنی کپڑے مین رفو کرے تو درست ہی اور اگر بیچنے کے واسطے رفو کرے تو معصیت ہی اگر خریدار نے
چیز مول لے لی تو قیمت حرام ہوجاتی ہے اُسیطرح ترازو مین جو کچھ تولے پورا تولے اور کچھ کمی وزن مین نکرے
چنانچہ اس مقدمے مین نہی اور ممانعت قرآن مین ارشاد ہوئی ہے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ یعنی ویل ہے واسطے
کم تولنے والے کے اور ویل کے کئی معنی ہین منجملہ اُنکے ایک طبقہ جہنم کا بھی نام ہے اسلاف کی عادت تھی
کہ جب کچھ خرید کرتے کم لیتے اور جب کچھ بیچتے زیادہ دیتے اور جو شخص لینے کی ترازو علیحدہ اور دینے کی ترازو
علیحدہ رکھے یا غلہ فروش غلے مین کچھ ملادے یا اسکو نم دیکر رکھے فاسق اور عاصی ہے اور بیع حرام
اعتدال سب معاملون مین واجب ہی دوزخ سی وہی دور رہیگا جو تقوی کی نزدیک رہیگا اور واجب ہے کہ نرخ جنس کا
چھپائے اور نہ کرے کہ کاروان منزل تک نہ پہونچے یہ آگے ہی سی جاکر نرخ مقرر کرے اور مال کو ارزان خریدے اس
صورت مین فسخ کرنا بیع کا لازم ہے اگر کوئی مسافر کچھ جنس واسطے سوداگری کے لایا اور شہر مین و
جنس سستی ہو نچاہیے کہ اسکو لیکر اپنے گھر مین رکھے اس ارادے سے کہ جب گران ہوجائے گی تب بیچونگا
یہ بات بھی منع ہے اور یہ بات بھی نادرست ہے کہ ایک سوداگر سے سازش کرکے خود اسکا مال گران خر
کرے تاکہ اورونکو خریداری کی رغبت ہو اور ایسا مال بھی خرید نہ کرے کہ اسکے بیچنے والا اسکی قیمت سے واقف

مگر احتیاط خوب ہی ایک شخص تابعین سے بصرے مین رہتا تھا اسکے غلام نے کسی شہر سی اسکو لکھا کہ امسال
شکر پر کچھ آفت ہی یقین ہی کہ بہت گران ہوجائیگی جسقدر مل سکے خرید لو وقت پر بیچنے سے بہت منفعت
ہوگی اُسنے بہت شکر خریدی اور جب گران ہوئی تب بیچی بیس ہزار درم منافع مین ملے بعد اسکے اپنے
دلمین اندیشہ کیا کہ مین نے مسلمانون سے فریب کیا کہ انکو اس کیفیت سی مطلع نکیا جس شخص سی کہ شکر
مول لی تھی بلیسون ہزار درم اسکے آگے رکھے اور کہا کہ ای بھائی یہ تیرا مال ہے اور سارا قصہ اس سی بیان
کیا اسنے کہا کہ مینے تجکو بخشے یہ اپنے گھر پھیر لایا پھر اسنے خیال کیا کہ شاید اس شخص نے بسبب شرم اور مروت
کے نہ لیے ہون تجکو مناسب نہین کہ تو لی لے دوسری دن جاکے زبردستی اس شخص کے گھر پر ڈال آیا دیندار
لوگ ایسے ہوتے ہین **نقل** ہی کہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ مال سوداگری کا لیکر دکان رکھی تھی اور مقرر کیا
تھا کہ دس درم پر آدھا درم نفع لیا کرونگا ایکبار ساٹھ درم کے بادام خرید کیے بعد چندروز کے نرخ بادام
کا گران ہوگیا اور وہ بادام اسّی درم کے ہوے دلال نے کہا بیچ ڈالیے شیخ نے فرمایا کہ اچھا لے جاؤ
مگر تریسٹھ درم سے زیادہ نہ بیچیا دلال بولا کہ یہ بادام بموجب نرخ حال کے اسی درم کے ہوتے ہین تریسٹھ
درم کو کیونکر بیچون تب شیخ نے فرمایا کہ مین نے عہد کیا ہے کہ دس درم پر آدھے درم سے زیادہ نفع نہ لونگا
اب عہد شکنی کیونکر کرون دلال نے کہا کہ مینے بھی عہد کیا ہے کہ مال کسیکا کم قیمت کو نہ بیچونگا غرض شیخ زیادہ
منفعت پر راضی نہوے اور دلال نے بھی کم بیچنا قبول نکیا سبحان اللہ کیا لوگ تھے نیک طینتی اسی کہتے
ہین **نقل** ہی کہ محمد بن المنکدر دکان پارچہ فروشی کی کرتے تھے ایکدن انکے گماشتے نے اُن کی غیبت مین ایک
تھان پانچ درم کی قیمت کا اعرابی کے ہاتھ دس درم کو بیچ ڈالا جب یہ تشریف لائے تب اسنے کہا کہ
مینے ایک خیر خواہی کی ہے یعنی دونی قیمت کو تھان بیچا فرمایا کہ بہت برا کیا اور یہ کہکر اس اعرابی کی
تلاش مین چلے اور اسکو بڑی جستجو سے بہم پہونچایا اور اپنی دکان پر لائے اور کہا کہ اے عزیز یہ میرا
تھان پانچ درم کا تھا میری گماشتے نے تیرے ہاتھ دس درم کو بیچا پانچ درم اپنے لے یا تھان میرا پھیر دے
اپنے سب درم لے لے اس نے کہا کہ مینے جتنے کو لیا لیا آپنے فرمایا کہ جو بات مین اپنے اوپر گوارا نہین
کرتا دوسرے پر بھی روا نہین رکھتا آخر کو پانچ درم پھیر دیے اعرابی نے پوچھا کہ نام اس شخص کا کیا ہی

کسی نے کہا کہ محمد بن المنکدر رؤ رویا اور بولا کہ یہ شخص وہ ہی کہ اگر مینھ نہ برستا ہو اور لوگ نماز استسقا کو جاتی
کہین کہ آلٰہی برکت سی محمد بن المنکدر کی مینھ برسا بیشک اسیوقت مینھ برسے سلف کی لوگ بہت محنت
کرنا اور نفع کم لینا بہتر سمجھتے تھے اور زیادہ منفعت کی لیے انتظار کرنا اچھا نہین جانتے تھے نقل ہے کہ
حضرت امیر المومنین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کوفے کی بازار مین تشریف لیجاتے اور فرماتے کہ ای سوداگری
کرنے والو تھوڑی منفعت پر قناعت کیا کرو ایسا نہو کہ زیادہ طلبی سے یہ بھی جاتی رہے نقل ہے کہ
عبدالرحمٰن بن عوف رضی کسی نے پوچھا کہ اسقدر تونگری تمکو کیونکر حاصل ہوئی جواب دیا کہ مینے کبھی اپنے مال
کی تھوڑی منفعت کو رد نہین کیا مناسب ہے کہ محتاج کا مال مہنگا خرید کرے اور اسکے ہاتھ جو کچھ بیچے توسستا
دے بڑھیون سے سوت اور لڑکون سے میوہ وغیرہ کہ بسبب نہ بکنے کے حیران ہون خرید لینا صدقے سے
زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن توانگرون سے گران خرید کرنا نہ منفعت ہی نہ احسان بلکہ مال اپنا
ضایع کرنا ہے ایسے شخص سے ارزان لینا یا پھیر دینا بہتر ہے نقل ہے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ
عنہما کی عادت تھی کہ چیز ارزان خریدنے مین بہت مبالغہ فرماتے کسی نے پوچھا کہ آپ ہر روز اسقدر
خیرات راہ خدا مین کرتے ہین اور سودا لینے مین اتنے جھگڑنے کا کیا باعث ہی فرمایا کہ ہم جو کچھ راہ خدا
مین دیتے ہین اسکو بہت کم جانتے ہین اور بیع مین زیادہ دنیا باعث نقصان مال و عقل ہی آلٰہی
ہر مسلمان کو طریقہ راستی اور خوش معاملگی کا عنایت فرما صدقہ رسول کریم کا صلی اللہ علیہ وسلم

مقصد نوان عدل اور احسان اور حساب کے بیان مین

اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ عدل یہ ہے کہ جو کچھ اپنی نفس پر گوارا
نکرے دوسرے پر بھی گوارا نکرے اور احسان اسکو کہتے ہین کہ آدمی اپنے اور بیگانے سب کے ساتھ سلوک
کرے اور جہانتک ممکن ہو کھانے کپڑے سے دریغ نکرے اور حساب بھی متفرعات عدل سے ہے
یعنی جو نیک و بد کہ اس سے ظہور مین آئے اسپر دھیان کرے جو نیکی اس سے واقع ہو شکر کرے اور عمل بد پر توبہ
و استغفار کرے نقل ہے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ باوجود کمال عدل کے بارہ برس مقام حساب
رہی ایک مرتبہ اونٹ صدقہ کے بسبب خارش کے نہایت تباہ ہوگئی تھے کسی شخص کو دوا لینے کا حکم دینے

نکرتا آخر آپ خود جنگل مین تشریف لیجا کے اونٹونکو دوا ملتے تھے ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حال
دیکھ کر فرمایا کہ عمرؓ یہ کیا رنج اپنے اوپر اختیار کیا ہے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ یہ اونٹ صدقے کے ضایع نہون او
مین قیامت کی دن جوابسے عاجز ہون یا علی مین حساب قیامت کی طاقت نہین رکھتا اسواسطے یہ رنج
دنیا مین گوارا کیا ہے اے عزیزو خیال کرو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسقدر عدل رکھتے تھے اور قیامت
کی مظلمے کی بات یہ ہی کہ تم ہمیشہ ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہو اور مطلق اندیشہ اسکا نہین کہ خدای تعالی کو
کیا جواب دینگے افسوس ہی اس شخص پر کہ برادر مومن پر ظلم کرے ایکدن کسینے ایام خلافت مین پوچھا کہ یا
امیر المومنین آپ رات دن مین اتنی بی آرامی کیون اختیار کرتے ہین فرمایا کہ اگر دن کو آرام کرون تو رعیت
ضایع ہو اور اگر رات کو آرام کرون تو اندیشہ قیامت اور خوف قبر بھول جاؤن **نقل** ہی کہ سلطان محمود کو
بعد مرگ اسکے کسینے خواب مین دیکھا کہ چلاتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا کے واسطے فریاد میری سنو کہ چیونٹیان
انکھین میری نکالے ڈالتی ہین پوچھا کیا سببے کہا ایکدن میرے غلام نے کسی محتاج کے گھر جاکے کچھ
ایذا پہونچائی تھی اُسکے عوض اب چیونٹیان میری آنکھون مین چمٹتی ہین اور طرح طرح کی ایذا پہونچاتی ہین
نقل ہے کہ ایک امیر ظالم کا منھ وقت مرنیکے کالا ہوگیا تھا لوگون نے آئینہ دکھایا وہ سمجھا کہ آئینے
مین کچھ عیب ہی اور آئینہ منگایا اسمین بھی ویسا ہی دیکھا پھر تیسرا آئینہ منگایا تب ایک شخص نے
کہا کہ آئینے مین کچھ عیب نہین ہے جن لوگون پر تو نے ظلم کیا ہے اُنکی آہ کے دھوئین نے تیرا منھ
کالا کردیا ہے **نقل** ہی کہ ایک رات امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہ بلا کر کہا
کہ مدینے کے دروازے کے باہر ایک بڑا قافلہ اترا ہے چلو اسکی نگہبانی کرین تو وہ آرام سے سوئین
انھون نے کہا بہت خوب بعد نماز عشا کے دونون صاحب تشریف لیگئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ ایکطرف
قافلے کے تم کھڑے رہو دوسری طرف مین کہ مال انکا کوئی نہ چرائے اور مین قیامت کی دن جوابدہی سے
عاجز نہون عبداللہ بہت روئی اور تمام رات اسیطرح گذر گئی جب صبح ہوئی امیر المومنینؓ نے آواز دی کہ ای مسلمانو
اٹھو اور تدبیر نماز کی کرو **نقل** ہی کہ عیسی علیہ السلام ایک گانون مین وارد ہوے دیکھا کہ لوگ وہانکے بہت غمگین ہین
سبب غم کا پوچھا کہا ہم مین ایک مرد صالح تھا وہ مرگیا فرمایا قبر اُسکی کہان ہی لوگون نے نشان قبر کا بتایا آپنے

تعالی اور [illegible] مین عذاب کی دیکھے بالطاقت اسکا پوچھا اسنے عرض کیا کہ مین ایکدن چلا جاتا تھا دیکھا
کہ ایک زبردست ایک غریب پر ظلم کرتا ہی ہرچند کہ مجکو طاقت بچا دینے کی تھی لیکن مین اسکی طرف
متوجہ نہوا اب مرنیکے بعد آگ کی جوتیان میرے پانون مین پہنائی ہین کہ انکی گرمی سے سر کا مغز پگھلتا ہی حضرت
عیسی علیہ السلام بہت روئے اے عزیزو اُس زمانے سے ابتک کتابون مین یہ حال لکھا گیا ہی کہ سننے والون
اور دیکھنے والون کو عبرت ہو اب غور کرو کہ جس شخص نے مظلوم کی مدد نہ کی اُسکا تو یہ حال ہو جو شخص کسی پر ظلم
کریگا اسکا خدا جانے کیا حال ہوگا جس شخص نے تمام عمر مین ایک لقمہ حرام کا کھایا یا ایکوقت کی نماز قصداً
نکی یا گواہی ناحق پر دی اسنے اپنے اوپر ظلم کیا نقل ہی شیخ ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے وقت مرنے کے
کہا کہ صاحبو مجکو اس شہر مین دفن نکرنا کہ شاید اگر زمین نے میری لاش کو قبول نہ کیا تو مین رسوا ہونگا جو لوگ
کہ مجکو صاحب کرامت کہتے ہین وہ مجکو صاحب ندامت کہینگے روایت ہی کہ جب مردے قبر مین رکھتے ہین
اگر گنا ہون سی توبہ نہ کی ہی تو ستر مرتبہ قبر مین زندہ کر کے طرح طرح کے سوال اور عذاب کرتے ہین اور قبر اس سے
کہتی ہی کہ ای بندے مجھ مین چار تکلیفین ہین تاریکی اور تنگی اور وحشت اور پژمردگی کاش اگر اسی پر اکتفا ہوتا
تو خیر قیامت یہ ہے کہ روز حشر کے چالیس برس تمام مخلوق نہایت حیران ہوگی نہ کوئی کسیکو دیکھیگا
حرکت کرسکیگا بعضے زانو تک اور بعضے کمر تک اور بعضے ہونٹھون تک عرق ندامت مین غرق ہونگے قیامت
مین بعضے شخص بہشتی جائینگے بعضے مواخذے مین گرفتار ہونگے پھر ندا ہوگی کہ وہ لوگ کہان ہین جو راتون کو شراب خواری
اور فسق و فجور کے لیے جاگتے تھے اب انکو دوزخ مین ڈالو اے مسلمانو قیامت کی عذاب سے ڈرو اور توبہ کرو
اور خدا کا شکر بجالاؤ کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہین اُن کی اطاعت اور محبت مین رہو کہ
تمھاری شفاعت کرین اگر اُنکے خلاف راہ چلوگے تو کس منھ سی امید شفاعت اور مغفرت کی رکھوگے جب
قیامت کی دن سب مخلوق عرصۂ محشر مین جمع ہوگی ساتون آسمانون کے فرشتے آدمیون کے گرداگرد
اور دوزخ کی آگ اتنی نزدیک ہوگی کہ آدمی اسکے تابش سے بیتاب ہوکر ایک دوسرے پر گریگا یہانتک
کہ ایک آدمی پر ستر آدمی گر کر ڈھیر ہوجائینگے ایضاً حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہی کہ مجھسے حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بعض لوگ میری امت کی پہاڑ سے زیادہ طاقت رکھتے ہونگے

اور قیامت کے دن وہ سب ذرے کی طرح برباد ہونگے اور دوزخ مین گر پڑینگے لوگون نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کونسا عمل ہے کہ جسکے سبب سے عبادت آدمی کی حبط ہو جاتی اور اہل
طاعت مستحق دوزخ کے ہو جاتے ہین فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ نماز روزہ کرتے ہین اور مسلمان پر شفقت فرماتے
ہین لیکن جب لقمۂ حرام ملجاتا ہی تو اس سے پرہیز نہین کرتے ای مسلمانو جو شخص اپنی تئین لقمۂ حرام سے دور رکھتا ہی
رحمت خدا سے نزدیک ہوتا ہی نقل امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب سبزی یا گھاس پر گذر کرتے
تو کہتے کاش مین بھی گھاس ہوتا ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ای ابا بکر تم یہ تمنا کیون کیا کرتے
ہو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم مین عاجز ہون اپنی مخلصی چاہتا ہون قیامت کے دن عذاب سے
نقل حدیث شریف مین آیا ہی کہ قیامت کے دن دواب یعنی چوپائے حاضر کیے جائینگے اور انسے پوچھا جائیگا کہ
تم بوجھ اٹھانے مین کیون قصور کرتے تھے وہ کہینگے کہ خداوندا تیری بندے ہمکو کھانا کم دیتے تھی اور بوجھ زیادہ لادتے
تھے کہ ہمکو تحمل اور طاقت اس بوجھ کی نہوتی تھی اور ہماری زبان نہ تھی جو کچھ ہم کہتے ناچار صبر کرتے تھے تب حق
تعالی فرمائیگا کہ جزا اُس صبر و تحمل کی یہ ہی کہ تمکو خاک کردون کہ عیب تمھارے چھپ جاوین بعد اُسکے
انسانون سی مواخذہ ہوگا یہانتک کہ ہزار آدمی سے ایک بخشا جائیگا اور باقی مستحق دوزخ کے ہونگے
بعضے ہزار برس آگ مین جلائے جائینگے بعد اسکے قعر جہنم مین پھینکے جائینگے پھر ہمسایون سے پوچھا جائیگا
کہ تم اپنے ہمسایون کو کیون تکلیف دیتے تھے پھر مردونسے پوچھا جائیگا کہ تم عورتونسے کیون زنا کرتے تھے اور غیر
عورتون کو نظر شہوت سے دیکھتے تھے اسیطرح عورتونسے بھی پوچھا جائیگا نقل ایک پیر مرد نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے بہت گناہ کیے ہین کیا کرون آپنے فرمایا کہ توبہ کر کہ
اللہ تعالی توبہ کرنے والے کے گناہ بخشدیتا ہے عرض کیا کہ زمین و آسمان میرا گناہ کرنا جانتے ہین آپنے
فرمایا کہ آسمان کاغذ کی طرح لپیٹ ڈالے جائینگے جناب کبریا قرآن مجید مین فرماتا ہے یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ
کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ اور زمین کی بھی یہ صورت رہیگی پھر اُسنے عرض کی کہ یا حضرت فرشتون نے نامۂ
اعمال مین لکھا ہوگا آپنے فرمایا کہ توبہ کرنیسے جو کچھ نامۂ اعمال مین لکھا ہوتا ہے سب محو اور نابود ہو جاتا
ہے پھر اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم یہ سب قبول کیا گیا یہ ندامت اور شرمساری

[illegible] پیدا کیا تھا اور اسنے کیا کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ بے
نیاز ارحم الراحمین ہے جب بندہ اخلاص دل سے توبہ کرتا ہے وہ اپنے فضل وکرم سے اسکو نظر رحمت سے
دیکھتا ہے اور پھر اسکے افعال گذشتہ پر خیال نہین فرماتا مناسب ہی ہے کہ توبہ کرے اور پھر کبھی اُس
فعل کے نزدیک نجائے نقل ہے کہ بصرے مین ایک عورت فاحشہ تھی اسکو شعوانہ نایکا کہتے تھے ایک
دن صالح مری کی مجلس وعظ مین گذری صالح مری اسوقت عذاب دوزخ کا بیان کر رہے تھے کہ جو گنہگارون
کے واسطے قیامت مین مقرر ہوا ہے اور لوگ یہ حال سنکر گریہ وزاری مین مصروف تھے شعوانہ نے دور
کھڑے ہوکر اپنی لونڈی کو بھیجا کہ دیکھ تو اسوقت کیا بیان ہو رہا ہے وہ لونڈی اُسکی وہان گئی اور وہان
جاکر ایسی متوجہ ہوئی کہ اسکو خبر جانے کی نرہی شعوانہ نے بعد انتظار کے دوسری لونڈی بھیجی وہ بھی کلام
شیخ سے محو ہوگئی تب شعوانہ ناچار ہوکر خود گئی کیا دیکھتی ہے کہ بہت سے مرد اور عورتین جمع ہین اور سب گریہ و
زاری کرتے ہین اسنے پوچھا کہ تم سب لوگ کیون روتے ہو وہ بولے کہ اپنے گناہون پر روتے ہین کہ اسکے عوض
مین قیامت کے دن عذاب شدید مین گرفتار ہونگے شعوانہ کو اس بات کے سننے سے ایک سوز وگداز حاصل ہوا
اور صالح مری سے کہا کہ اے صالح اگر کوئی گنہگار اپنے گناہون سے توبہ کرکے اللہ کیطرف رجوع کرے اللہ تعالے
اسکی توبہ قبول کرتا ہے اور اس سے معاف فرماتا ہے صالح نے کہا البتہ شعوانہ نے کہا کہ اے صالح میرے گناہ
تمام دنیا کے پہاڑون سے بھاری اور ساتون طبقات زمین سے گران اور زیادہ ہین صالح نے کہا کہ اگر تیرے
گناہ شعوانہ کے گناہون سے بھی زیادہ ہونگے اور تو جب توبہ کریگی اللہ تعالی بخشدیگا یہ سنکر وہ بہت روئی اور
کہا کہ اے صالح وہ شعوانہ گنہگار مین ہی ہون تمہارے سامنے توبہ کرتی ہون اور اللہ تعالی کیطرف رجوع لائی
ہون یہ کہکر رونے لگی اور کہنے لگی کہ خداوندا مین چالیس برس گناہون مین مبتلا رہی جوانی جاتی رہی آئینے مین
اپنی صورت دیکھی وہ رنگ اور روپ کیا ہوا آسمان کیطرف نگاہ حسرت سے دیکھا اور مناجات کی کہ
الٰہی آج تو نے مجھے دوستون سے جدا کیا قیامت کے دن اپنی رحمت سے جدا نکرنا الٰہی آج درد والم سے جلتی
ہون کل مجکو دوزخ سے نہ جلانا الٰہی آج عذاب مین گرفتار ہون کل عذاب جہنم سے بچانا اسی طرح سے
مناجات کرتی ہوئی اور روتی ہوئی سوگئی کیا دیکھتی ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ مت سو اور اسیطرح سے گریہ

زاری مین مشغول رہ کہ اللہ تعالیٰ رونی کو بہت دوست رکھتا ہی اے گنہگار و لازم ہی کہ اپنی گناہون کو یاد کرکے خوب رویا کرو کہ جو بندہ عاصی اپنی گناہون پر خیال کرکے رویا کرتا ہی اللہ تعالیٰ فرشتون سی فرماتا ہی کہ دیکھو یہ میرا بندہ کسطرح سے اپنی گناہونکو یاد کرکے روتا ہے اور میری طرف رجوع ہوا ہے اور اپنی گناہونکا عذر چاہتا ہی تم گواہ رہو کہ مینے گناہ اسکے بخشے الٰہی ہم سب بندونکو توبہ کی توفیق دی جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اے بندے اگر تو عاصی ہے تو مین غفار ہون اگر تو پرعیب ہی تو مین ستار ہون **نقل** ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوان سے کہا کہ کبتک گناہ کریگا اسنے کہا کہ اللہ غفور و رحیم ہے فرمایا کہ فی الواقع لیکن عذاب اسکا سخت الیم ہے جوان نے ایک نعرہ مارا اور جان خدا کو سونپی حضرت عمرؓ بہت روئے اور تجہیز و تکفین کی طیاری کر کے جنازے کے ہمراہ تشریف لیگئے کسی نے کہا یا عمرؓ یہ شخص بڑا فاسق و فاجر تھا آپ نے کہا اُس نے اس طرح سے توبہ کی ہے کہ اگر اس توبہ کو تقسیم کرون تو تمام عالم بخشا جائے الٰہی صدقہ اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم گنہگارون کو اپنی رحمت سے محروم نکرنا

مقصد دسوان سخاوت اور صدقے کی فضیلت مین

سخاوت چار قسم پر ہوتی ہے ایک سخاوت مالی دوسری سخاوت بدنی تیسری سخاوت جانی چوتھی سخاوت دلی مومن مال دیتا ہے اور آخرت مین لیتا ہی اور مجتہد اپنا تن بدن خدمت مین دیکر ہدایت کرتا ہی اور ثواب لیتا ہے اور غازی اپنی جان راہ خدا مین نثار کرتا ہے اور حیات ابدی پاتا ہی عارف سخاوت دلی سے لوگون کو معرفت خدا کی سکھاتا ہے اور اجر پاتا ہے اور بعد مرنیکے دو شخص دلمین حسرت لیجاتے ہین ایک وہ شخص کہ کھانا نیکا مقدور رکھتا ہے اور کھلاتا نہین دوسرا وہ شخص کہ علم رکھتا ہے اور عمل نہین کرتا **نقل** پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ دروازۂ کعبہ کی زنجیر پکڑے ہوے کہتا ہی کہ الٰہی اس کعبے کی برکت سی میرے گناہ بخشدے آپنے فرمایا کہ تونے کیا گناہ کیا ہی اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گناہ میرا بہت بڑا ہے آپنے فرمایا کہ لوح و قلم و عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے اسنے کہا ہان ان سب سے زیادہ ہے تب آپنے فرمایا کہ اللہ بڑا ہے یا تیرا گناہ اسنے کہا اللہ سب سی بڑا ہے فرمایا کہ بیان کر گناہ کیا ہے کہا یا رسول اللہ مین تو انگر ہون اور بہت مال و متاع رکھتا ہون لیکن جب کوئی فقیر محتاج مجھسے سوال کرتا ہے میرے بدن کو آگ

لگ جاتی ہے اور جی جل جاتا ہے فرمایا کہ ای سجت دور ہو کہ تیرے اعمال کی شامت سے ایسا نہو کہ تمام
مخلوق جلجاے کہ قسم ہے اس خدا کی جسنے مجکو مخلوق کی ہدایت کیواسطے مبعوث کیا ہے اگر ہزار برس اور کعبہ مین تو
نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اسقدر روے کہ آنسوؤنکا دریا جاری ہو جاے اور درخت اسکے پانی سے
پیدا ہون اور لوگ اس سے فائدہ پائین باین ہمہ اگر بخل مین مریگا تو دوزخ مین پڑیگا کہ بخل بمنزلہ کفر ہے اور
کفر کا بدلہ آتش جہنم ہے نقل ہے یحیی پیغبر علیہ السلام نے شیطان کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ دنیا مین تو
کسکو دوست رکھتا ہے اور کسکو دشمن اُسنے کہا عابد بخیل کو دوست جانتا ہون کہ دن رات نماز اور
عبادت مین جان مارتا ہے اور اسکا بخل اسکی تمام عبادت کو ضایع کرتا ہے اور فاسق سخی کو دشمن رکھتا
ہون کہ شب و روز شراب پیتا ہے اور منہیات مین مصروف رہتا ہے گر ڈرتا ہون کہ اللہ تعالی اُسکی
سخاوت کی برکت سے اُسپر رحمت کرے اور توفیق توبہ کی دے اور بخشے اور جنت عنایت کرے نقل ہے
کہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما ایکبار سفر سے آتے تھے راہ مین ایک باغ چھوہارون کا دیکھ کر درخت کی سایے تلے بیٹھ گئے
وہان ایک غلام حبشی تھا ایک شخص تین روٹیان جو کی اُسکے واسطے لایا اور اسیوقت ایک کتا بھوکا وہان
آگیا اُس غلام نے ایک ایک روٹی اسکو کھلادی اور آپ ویسا ہی بیٹھ رہا عبد اللہ اسکی سخاوت دیکھکر متعجب
ہوے اور پوچھا کہ اے عزیز تیرے واسطے ہر روز کیا مقرر ہے اسنے کہا کہ یہی تین روٹیان عبد اللہ نے کہا
کہ پھر اب آج کیا کھائیگا اُسنے کہا صبر کرونگا مناسب نہ تھا کہ یہ کتا اتنی دور سے بھوکا آیا تھا وہ بھوکا
پھر جاتا اور مین اپنا پیٹ بھرتا اور اسکو نہ کھلاتا عبد اللہ نے کہا سبحان اللہ مجکو لوگ ملامت کرتے ہین کہ
مال اپنا خیرات مین تلف کرتا ہے حقیقت مین یہ غلام مجھسے بہت زیادہ سخی ہے دو ہزار درم دیکر اسکو خرید
کیا اور آزاد کر دیا اور کہا سخاوت کی برکت سے اس غلام کو درجہ آزادی کا ملا اگر خدا ے کریم مرد
سخی کو عذاب قبر اور آتش دوزخ سے آزاد کرے کیا عجب ہے نقل ہے کہ بشر حافی رح کے پاس نزع کیوقت
ایک سائل آیا اور سوال کیا اُس وقت کچھ موجود نہ تھا پیراہن اپنا اتار کے اسکو دے دیا اور
جان بحق تسلیم کی نقل ہے سلطان ابو سعید ابو الخیر خراسانی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ اے
توانگرو درویشون کی خدمت کیا کرو کہ سلامتی تمہاری ان ہی کی دعا سے ہے جس طرح سلامتی

بادشاہون کی رعیت کی آبادی اور آسایش اور دعاے ہوتی ہی نقل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک
باغ مین گئے دیکھا کہ انگور بہت سے لگے ہین فرمایا کہ دیکھین کہ مالک اس باغ کا اس نعمت پر شاکر ہے یا نہین
لباس ٹاٹ کا بالونسے سیا ہوا پہنے تشریف لیگئے اور اس سے فرمایا کہ اے خواجہ حق تعالی نے تجکو بہت انگور
دیے ہین جوانمردی کر اور خوشہ انگور کا نذر خدا مجکو دے اُسکو درویشون سے ننگ تھی کچھ التفات نکیا
آپ ویساہی پھر گئے یہ باغ مین جاکر کیا دیکھتا ہے کہ ہر خوشے کی جگہ آدمی کا سر لٹکا ہوا ہے اور خون اُس
سے ٹپک رہا ہے مارے ڈر کے اسکا بدن کانپنے لگا اِدھر اُدھر ڈھونڈھ کے آپکو پایا اور سر اپنا آپکے قدم پر
رکھکے عرض کیا کہ یا حضرت مینے اپنی بخیلی کی سزا پائی اب توبہ کرتا ہون تقصیر میری معاف کیجیے اور تشریف
لیچلیے اور دعا فرمائیے کہ میرا باغ پھر ویساہی ہوجاے حضرت عیسیٰ بکمال اخلاق و مروت سے پھر تشریف
لائے اور باغ کا یہ حال دیکھکر دعا کی کہ الٰہی ان درختون کو پھر انگور سے بارور کردے آپکی دعا سے
اُسی وقت وہ خوشے انگور کے بدستور ہوگئے تب مالک باغ نے متحیر ہوکر پوچھا کہ اے عزیز تیرا کیا
نام ہے فرمایا عیسیٰ بس وہ یہ نام سنتے ہی قدمون پر گرا اور عرض کی کہ یہ باغ آپ کی نذر ہے اِسکو
قبول کیجیے آپنے فرمایا کہ مین باغ لیکر کیا کرونگا نیاز خدا یہی ہے کہ جو محتاج فقیر تیرے باغ مین آیا کرے
اسکو محروم نکیا کر اور اسکے سوال سے آزردہ نہوا کر سبحان اللہ عجیب ماجرا ہے کہ اہل دنیا امور
ممنوع مین ہزارون روپے صرف کرتے ہین اور نفرین اور ملامت زمانے کی سنتے ہین اور فقیرانہ
اور محتاج کو ایک روپیہ کیا ایک روٹی بھی دیکر دعاے خیر سننا گوارا نہین کرتے بلکہ محتاجون
اور مانگنے والون سے رنجیدہ اور برہم ہوکر انکو سخت و سست کہتے ہین اسی واسطے یہ لوگ جس
قدر محتاجون سے کج خلقی اور تند خوئی کرتے ہین اسی قدر اللہ تعالے ظالمون کو اُنپر مسلط کرتا ہے
مسلمان کو چاہیے کہ جس وقت کوئی فقیر سوال کرے تو دل مین برا نہ مانے اور ترشرو نہو اور سخت
زبانی نکرے اُس وقت جو کچھ موجود ہو دے دیوے اور اگر باوجود ہونے کے ندے گا
تو کوئی زبردست ظالم اس سے چھین لیگا چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎

چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے	بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند

اور آدمی کو چاہیے کہ اپنے دلمین یہ خیال کرے کہ مین جب پیدا ہوا تھا تو میرے پاس کیا تھا ایک بالشت بھر بھی کپڑا نہ تھا اللہ تعالے نے مجکو پیدا کیا اور [illegible] کھانا دیا دولت دنیا اور اسباب [illegible] اور نعمت ایمان بھی اپنے فضل وکرم سے عطا کی اور حکم کیا کہ میرے محتاج بندون پر احسان کیا کرو مین احسان کے عوض مین تم پر رحمت کرونگا اور تمہارے مال واسباب مین ترقی بخشونگا اور آخرت مین بھی راحت دونگا چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین بیزار ہون اس شخص سے کہ زکوٰۃ مال کی نہدے اور قرض ادا نکرے اور مہمان نرکھتا ہو ایک دن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ روتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب رونے کا پوچھا عرض کیا کہ یا رسول اللہ سات روز سے میرے گھر مین کوئی مہمان نہین آیا اسواسطے مین نہایت اندوہگین ہون یہ سنکر آپ بھی روئے اور فرمایا کہ یا علی رض جبرئیل امین نے مجکو خبر دی ہے کہ جو مہمان کسی کے گھر آتا ہے ہزارون برکتین اوسکے ساتھ آتی ہین اور ہزارون رحمتین اس گھر پر نازل ہوتی ہین اور گناہ صاحب خانہ اور اسکے متعلقون کے بخشے جاتے ہین اور جو لقمہ کہ مہمان کھاتا ہے ہر لقمے پر ہزارون شہیدون کا ثواب ملتا ہے اور ثواب حج اور عمرہ کا اوسکو دیا جاتا ہے اور سمجھا چاہیے کہ سخاوت مال کو زیادہ کرتی ہے اور عمر مین برکت ہوتی ہے جان کندنی کی سختی آسان ہو جاتی ہے اور قبر مین فرشتے رحمت کے مونس اور غمگسار ہوتی ہین قیامت کے دن سر پر سایہ ہوتا ہے اور سخاوت جنت کی طرف رہنما ہوتی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سخاوت کرو اگرچہ آدھا خرما ہو کہ وہ آدھا خرما تمھاری قبر کو روشن کریگا اور منھ کی سیاہی کو دور کریگا حساب قیامت کا آسان ہوگا عیب پوشی ہوگی اور سخاوت کی برکت سے پل صراط سے اترنا سہل ہو جائیگا آتش جہنم مین اور تم مین سخاوت حائل ہو جائیگی ایک شخص نے کسی عارف سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہے اور بدبخت کون ہی جواب دیا کہ نیکبخت وہ ہی جسنے کھایا اور کھلایا اور بدبخت وہ ہی کہ مرا اور چھوڑ گیا یہ حکایت مشہور ہے کہ ایک شخص نے کتے کو پانی پلایا تھا اللہ نے اوسکی مغفرت کی نقل ہی کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مکے کو جاتے تھے دس ہزار درم راہ خدا مین دینے کے لیے ہمراہ لیے تھے شہر کے باہر خیمہ کیا اور سب درمون کا ڈھیر لگا کر بیٹھے جو شخص آکر سلام کرتا

مٹھی بھر اُسکو دیتے تھے نماز ظہر تک ایک درم بھی باقی نرہا لکھا ہے کہ سخی فاسق کو اللہ تعالی زاہد بخیل سے
زیادہ دوست رکھتا ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی ابدال بسبب
روزہ نماز کے جنت کو نہ جائینگے بلکہ صفای طینت اور دل کے پاک ہونے سے اور شفقت اور نصیحت بہ نسبت
مخلوق کے اور سخاوت بجالائی امر الٰہی کے داخل جنت ہونگے اور جو ولی پیدا ہوتا ہے دو علامتین اُس مین
موجود ہوتی ہین ایک خوش خلقی دوسری سخاوت **روایت** ہی کہ ایک دن کسی بندۂ خدا کو احسان سے
خوش کر دینا ہزار رکعت نفل سے بہتر ہے اور دینا بہرحال بہتر ہے نیک آدمی کو دینے سے خدا خوش ہوتا ہی اور
مال مین برکت ہوتی ہے اور بد آدمی کو دینے سے اسکے شر سے محفوظ رہتا ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ~~

	که آن کسب خیرست واین دفع شر		بهر نیک وبد بذل کن سیم وزر	

لکھا ہے کہ ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے حق تعالی دو فرشتے بھیجتا ہے کہ دنیا مین منادی کرین کہ ای
لوگو تھوڑے رزق پر کفایت کرو کہ زیادتی مال واسباب کی تمکو میری یاد سے غافل کریگی اور دو فرشتے
اور موکل ہوتے ہین وہ دعا کرتے ہین کہ الٰہی سخاوت کرنے والونکے مال مین برکت دے اور بخیلون کے
مال کو ضایع کر لکھا ہے کہ جب کوئی سائل کچھ سوال کرے تو اُسکی بات سب سنو اور کلام کو اُسکے قطع نکرو
جو کچھ ہو سکے اسکی حاجت روائی کرو اور اگر معذور ہو کہ کچھ دے سکتے نہین تو خوش اخلاقی اور دلجوئی سے
اسکو راضی کرو کہ شاید وہ سائل آدمی نہو فرشتہ ہو کہ حکم الٰہی سے تمہارے امتحان اخلاق اور عادات
کیواسطے آیا ہو کہ تم فقیرون اور مسکینون کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو اور جو کچھ تمکو اللہ تعالے نے دیا
ہے اسکو بموجب حکم خدا اور رسول کے صرف کرتے ہو یا نہین **روایت** ہی کہ جو شخص دن مین یا رات
مین جو کچھ خیرات کرتا ہے تمام آفتون اور مکروہات سے محفوظ رہتا ہے اور مال مین کمی نہین ہوتی بلکہ
زیادتی ہوتی ہے اللہ تعالے دینے سے راضی ہوتا ہے اور شیطان ندینے سے خوش ہوتا ہے **روایت**
کہ ساق عرش پر تین کلمہ لکھے ہین اوّل یہ کہ اللہ ایک ہی اور محمد رسول اسکا ہے دوسرے یہ کہ مخلوق
گنہگار ہے اور اللہ بخشنے والا غفار ہے تیسرے یہ کہ فائدہ اور نفع اُسیکو ہے کہ جس نے مال اپنا
خدا کی راہ میں [illegible]

کہ جسنے مال جمع کیا نہ کھایا نہ کھلایا اور سب چھوڑ مرا روایت ہی کہ جو شخص پانچ چیزین اپنے اوپر
لازم کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی پانچ چیزین اسپر لازم فرماتا ہے نماز پنجگانہ سے ایمان زکوٰۃ سے برکت صدقے
سے تندرستی دعا سے رحمت ادائے حقوق رعایا سے بقاے ملک و ریاست ابن مسعودؓ سے روایت
ہے کہ جو شخص تندرستی مین ایک درم راہ خدا مین دے اُس سے بہتر ہے کہ بیماری مین سو درم دے اور
زندگی مین اپنے ہاتھ سے ایک درم دینا بہتر ہے اس سے کہ مرنیکے بعد کوئی اسکے نام سے ہزار درم دے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کیوقت مین ایک شخص نہایت بخیل تھا اُسکو ملعون کہتے تھے اتفاقاً ایک مرتبہ کوئی شخص جہاد کو جاتا
تھا اس بخیل کے پاس گیا اور کہا کہ مین جہاد کو جاتا ہون میرے پاس تلوار نہین ہے اگر خدا کی راہ مین واسطے جہاد کے
ایک تلوار مجکو دے تو اُسکے عوض مین اللہ تجکو جنت دیگا اُس بخیل نے نہ دی وہ چلا گیا بعد اُسکے وہ بخیل اپنے
دلمین بہت پشیمان ہوا اور اُسکو بلا کے تلوار دی اور بہت عذر کیا یہ شخص تلوار لیکر بہت خوش ہوا اور اپنے
گھر آیا حسب اتفاق حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام اُسکے پاس تشریف لیگئے اور پوچھا کہ یہ تلوار تجکو کسنے
دی اسنے کہا کہ ملعون بخیل نے آپ اُسکے پاس چلے کہ اسکو جنت کی خوشخبری دین ایک عابد کہ ستر برس
سے صائم الدہر و قائم اللیل تھا راہ مین حضرت عیسیٰؑ کو ملا پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین آپنے فرمایا
کہ ملعون بخیل کے پاس جاتا ہون عابد نے کہا کہ آپ اُسکے پاس نجائیے ایسا نہو کہ اُسکی شامت
اعمال سے آگ برسے اور ہم سب جل جاوین اسیوقت حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام پر وحی آئی کہ اے
عیسیٰؑ اس عابد سے کہدو کہ ہمنے اس ملعون بخیل کو بسبب دینے تلوار کے کہ راہ خدا مین دی اپنا دوست
کیا اور تجکو بسبب خود پسندی اور تکبر کے ملعون کیا اور تیری جگہ جو بہشت مین تھی وہ اسکو دی اور اُسکی
جگہ جو دوزخ مین تھی وہ تجکو دی روایت ہی ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہ ایکدن مین موجود تھا کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیواسطے تین لاکھ ستر ہزار درم عبد اللہ بن عباس نے بھیجے آپنے اسیدن سب کے سب
فقیرون اور محتاجون کو تقسیم کردیے شام کیوقت لونڈی سے کہا کہ کچھ کھانے کو لا کہ افطار کرون لونڈی
نے جو کی روٹی اور تلون کا تیل لاکے آگے رکھا اور عرض کیا کہ آج آپنے اسقدر خیرات کی اور ایک درم

مین دیکھ لیا جائیگا اور ایک مرتبہ ستر ہزار درم عبد اللہ نے بطور ہدیے کے بھیجے تھے حضرت عائشہ رضنے
سب محتاجون اور فقیرون کو بانٹ دیے اور ثواب اسکا روح پر فتوح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو بخشدیا نقل ہی کہ عبد اللہ بن زبیر کو پچاس درم میراث مین ملے تھے سب درویشون کو تقسیم کر دیے
لوگون نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو تمھاری مایہ و بضاعت تو یہی ہے کہا کہ مین جنت اور دیدار خدا چاہتا ہون کیا
اس مال بیوفا پر بخیلی کرون اور اس سے دل باندھون نقل ہی کہ ایک عورت صاحب جمال کسی تونگر
کے پاس گئی اور اپنی عاجزی بیان کر کے ایک درم مانگا اسنے اسکے حال پر رحم کر کے چار ہزار درم دیے لوگون
نے کہا کہ اس عورت نے ایک درم مانگا تھا تمنے چار ہزار کیون دیے جواب دیا کہ مینے اسکا جمال دیکھکر اندیشہ کیا
کہ شاید در صورت حاجت کی خدا جانے اسکو کس سے اتفاق سوال کا پڑے اور کیا معاملہ در پیش آوے
اسواسطے مین نے اسکی تمام عمر کی عزت باقی رکھی کہ اسکو کبھی لغزش نہو اور قیامت کے دن خدای تعالی
میری عزت باقی رکھے ایک بزرگ فرماتے تھے کہ سلف کے لوگ جسقدر لعل و یاقوت و جواہر کے تلف ہونے
سے غمناک ہوتے تھے اگر یہ لوگ فرض کے ترک ہونے سے غمگین ہون یا جسقدر کہ وہ لوگ بیگناہ کیے خایف اور تائب ہوتے
تھے اگر یہ لوگ گناہ کبیرہ کر کے ڈرین یا جسقدر وہ لوگ دشمنون پر مہربانی اور شفقت کرتے تھے یہ لوگ مسلمان
بھائیون پر شفقت کرین تو بہت غنیمت اور مقام خوشی کا ہی نقل ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام ایک
گانو مین تشریف لیگئے وہانکے لوگون نے شکایت کی کہ یا نبی اللہ یہان ایک دھوبی ہی کہ وہ کپڑے ہمارے چرا
لیتا ہی یا بدل ڈالتا ہی اس سبب سے ہم اس سے بہت عاجز ہین اور تکلیف اٹھاتے ہین آج وہ کپڑے دھونے گیا ہی آپ
دعا کیجیے کہ وہ وہین غارت ہو جاوے اور پھر کے نہ آوے حضرت عیسی علیہ السلام نے اُن لوگون کی درخواست سے
دعا کی کہ خدایا اس موذی کو وہین ہلاک کر اور پھر یہان نہ لا اتفاقا وہ دھوبی اپنے ساتھ روٹی لے گیا تھا
ناگاہ ایک فقیر کا وہان گذر ہوا بھوکا تھا اسنے دھوبی سے کھانا مانگا دھوبی نے ایک روٹی اسے دی
اس فقیر نے کہا کہ تو جیسے لوگون کے کپڑے صاف کیا کرتا ہی اللہ تعالی تیرے دل کو پاک و صاف
کرے اس دھوبی نے ایک روٹی اور دی فقیر نے کہا الٰہی اسکو سب بلاؤن سے محفوظ رکھ اس دھوبی

اس فقیر کی تینون دعائین قبول ہوئین شام کو وہ دھوبی موافق معمول کے اپنے گھر آیا لوگون نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ حضرت آپنے کیسی بات کہی تھی کہ وہ صحیح و سالم اپنے گھر آیا حضرت عیسیٰ علیہ
السلام اس دھوبی کے پاس آئے پوچھا کہ ای عزیز تونے آج کونسا عمل نیک کیا تھا بیان کر اسنے کہا کہ
حضرت ایک مسافر وارد ہوا اور اسنے مجھسے کھانے کو مانگا مینے تین روٹیان اسکو دین اُسنے بہت
مہربانی کی اور مجکو دعا دی اور چلا گیا اللہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور وحی کی کہ اے عیسیٰ
اس دھوبی سے کہہ کہ گٹھر کپڑون کا کھولے جب اس دھوبی نے کپڑون کا گٹھر کھولا کیا دیکھتا ہے کہ ایک
کالا سانپ اسمین بیٹھا ہے اور منھ پر اُسکے مہر لگی ہے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ای سانپ تجکو خدا تعالی
نے اس شخص کے ہلاک کرنے کیواسطے بھیجا تھا تو کسواسطے ٹھہر رہا اور اسکو ہلاک نکیا سانپ نے عرض کیا
کہ یا نبی اللہ مینے چاہا اسکو کاٹون تین روٹیان اسنے جو راہ خدا مین دین فرشتے نے منھ میرا ان سے بند
کر کے مہر کر دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے مرد خدا اللہ تعالی اُسنے تیرے سب گناہ بخشدیے
روایت ہی شیخ الاسلام احمد جامی سے کہ ایک لڑکا اپنی مان کے ساتھ راہ مین چلا جاتا تھا ناگاہ بھیڑیا
اسکو لیگیا مان اسکی روتی بیٹھتی رہگئی اتفاقاً ایک فقیر راہ مین ملا اور اُسنے کچھ کھانے کو مانگا اس کے پاس
ایک روٹی تھی اُسنے حوالہ کی اُسی وقت بھیڑیا اس لڑکے کو صحیح و سالم لاکر راہ مین رکھ گیا اور بھاگ گیا
روایت ہی ابوذر غفاریؓ سے کہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دن بیٹھی تھین کہ ایک عورت نے
آکر سوال کیا آپنے کچھ دیا اسنے بائین ہاتھ سے لیا آپ نے پوچھا کہ تونے داہنے ہاتھ سے کیون نہین لیا
بولی کہ اے بی بی میری مان بہت بخیل تھی اور باپ بڑا سخی جب یہ دونون مر گئے مینے ایک بار خواب
مین دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے مان میری پیاس کی شدت سی چلاتی ہے اور باپ حوض کوثر پر
کھڑا ہوا پیاسون کو پانی پلاتا ہے مینے بسبب محبت کے ایک پیالہ پانی کا باپ سی مانگ کر اسکو دیا
مین ایک آواز آئی کہ جسنے اس عورت کو پانی دیا ہاتھ اسکا خشک ہو جب نیند سے چونکی تو ہاتھ خشک
تھا نقل ہو کہ ایک دن مالک دینار سے ایک سائل نے کچھ سوال کیا زنبیل چھوارون سے بھری ہوئی رکھی

کہ بادشاہ دوجہان کو کوئی شخص آدھی چیز نذر دیتا ہی مالک نے بہت معذرت کی اور سب چھوار اسکو بخشدے
نقل ہی کہ ایک اعرابی کے پاس بہت سی بھیڑین تھین اور کبھی وہ کچھ خیرات نکرتا تھا ایک دن ایک بچہ
دبلا سوکھا ہوا بھیڑی کا راہ خدا مین صدقہ دیا بعد چندروز کے اسنے خواب مین دیکھا کہ اسکی سب بھیڑین اژدہا
بنکر اسکی طرف دوڑتی ہین قریب تھا کہ اسکو نگل جائین اتنے مین وہ بچہ لاغر جو اسنے خیرات کیا تھا پیدا ہوا اور
اسنے اس بلا کو دفع کیا صبح کو اسنے آدھی بھیڑیان للہ خیرات کردین **نقل** ہی کہ شیخ الاسلام احمد جامی رحمۃ اللہ علیہ
سے کہ سولہ خصلتین بندے کو نیکون کے درجون پر پہونچاتی ہین قرآن پڑھنا نیکون کی صحبت مین بیٹھنا خویش و
اقربا کے حقوق ادا کرنا رات کو عبادت مین جاگنا عالمون کو دوست رکھنا اندیشہ قیامت کرنا خواہش
نفسانی اور حرص مال وجاہ کی دل سے کھونا امورات دینوی مین زیادہ طلبی نکرنا تھوڑے پر رامنی رہنا
قناعت کرنا کم کھانا کم بولنا ہر شخص سے اسکے رتبہ کی موافق تواضع اور اخلاق سے پیش آنا درویشون فقیرون سے
شفقت اور مروت سے سلوک کرنا یتیمون پر مہربانی کرنا موت کو ہمیشہ یاد رکھنا جو کچھ ہوسکے صدقہ دینا لکھا ہی
کہ سات چیزین صدقے کو رونق اور درجہ قبولیت کا بخشتی ہین اول مال حلال سے دینا دوسرے تھوڑے مال سے
صدقہ دینا تیسرے صدقہ دینے مین دیر نکرنا کہ تاخیر مین شیطان راہزنی کرتا ہی چوتھے خوشی سے دینا پانچوین
چھپا کر دینا چھٹے ذکر احسان نہ جتانا کہ ثواب صدقے کا باطل ہوجاتا ہی بموجب کریمہ طیبہ کے کہ لا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی یعنی مت باطل کرو خیرات اپنی کو ساتھ احسان کے اور ایذا کے ساتوین جو خویش واقربا محتاج
ہون انکا دینا لکھا ہے کہ صدقہ دینے مین دس فائدے ہین پانچ دنیا مین اور پانچ آخرت مین دنیا مین صدقہ دینا
مال کو پاک کرتا ہی دوسری گناہونکو مٹاتا ہی تیسری امراض اور بیماریون کو دور کرتا ہی چوتھے قلب کو فرحت
ہوتی ہے پانچوین مال بڑھاتا ہی اور آخرت مین یہ فائدہ ہوتے ہین کہ قیامت کی دن صدقہ سایہ ہوجاتا ہی کہ آفتاب
کی گرمی سے محفوظ رہی دوسرے حساب آسان ہوجاتا ہی تیسرے پلہ میزان کا جسمین حسنات رکھے جاتے ہین بھاری
ہوجاتا ہی چوتھے پل صراط سے گذرنا سہل ہوجاتا ہے پانچوین جنت مین درجہ زیادہ بڑھتا ہی بالفرض اگر یہ سب کچھ
نہو تو دعا محتاجون اور مسلمانون کی کیا کم ہے ہر مسلمان کو لازم ہی کہ واسطے خوشنودی خدای برتر کے صدقہ
دیا کرے کہ ابلیس لعین کو رنج ہو اگرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جبتک میری امت ستر

شیطان ان سے لڑکر سخت بیدلی صدقہ دیتے ہیں پر قادر سہولی اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ سایل کو رنجیدہ نکیا کرو
خود بھی رنجیدہ نہوا کرو اور یہ رنجش دو سبب سے ہوتی ہے اول جہل اور حماقت سی دوسرے اس خیال سی کہ مال
مین نقصان آجائیگا بلکہ یہ سمجھ کر ایک دینے سی دس ملتے ہین چنانچہ جناب کبریا فرماتا ہی کہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی جو کوئی لاوی بھلائی پس واسطے اسکے ہی دس برابر اُسکے حیف ہی اُس شخص پر کہ ایسی
سعادت سی محروم رہے اور مسلمان کو چاہیی کہ درویش اور محتاج سے اپنی تیئن بہتر نہ سمجھے اور اسکو حقیر نہ جانے
اسواسطے کہ حدیث شریف مین ہی کہ درویش غنی سے پہلے جنت مین جائیگا اللہ تعالی درویش کو بنسبت غنی
کی زیادہ دوست رکھتا ہی اور مناسب ہے کہ صدقہ چھپا کے دیا کرے تا کہ بلاؤن سی محفوظ رہے اور ریا سی بچے چنانچہ
سلطان ابو سعید ابو الخیر خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ صدقہ چھپا کر دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے
نقل ہی شیخ لقمان بریدہ رحمۃ اللہ علیہ سی کہ قیامت کی دن دو شخص سایہ عرش کی نیچے ہون گے ایک
بادشاہ عادل دوسری وہ شخص کہ راہ خدا مین صدقہ اسطرح چھپا کر دیا کہ دوسری ہاتھ کو خبر نہوئی لکھا ہے
کہ جو شخص صدقہ چھپا کر دیتا ہی اسکے نامۂ اعمال مین حسنات لکھی جاتے ہین اور جو شخص ظاہر کرکے دیتا ہی اُسکی نامۂ
اعمال مین ریا لکھی جاتی ہے اسیواسطے اگلی لوگ جو کچھ دیتے تھے بہت چھپا کر دیتے تھے بلکہ اندھون کو تلاش کر کی دیتے
کہ لینے والا نہ جانے کہ کسنے دیا اور اکثر فقیرون کی راہ مین ڈال دیتے تھے کہ منت اور احسان اٹھا لین اور
بعضے اور شخص کے ہاتھ سے دلواتے تھے غرض اس سی یہ تھی کہ ریا کو دخل نہو کہ ریا آدمی کو ہلاک کرتی ہے
اور جو شخص کہ صدقہ اخلاص سی دیتا ہی اللہ قبول فرماتا ہی مناسب یہ ہی کہ لینے والے کا احسان مانے اپنا احسان
نہ کرے جو شخص کہ مال حلال سے صدقہ دیتا ہی اللہ تعالی اس مہربانی سے اسکی پرورش کرتا ہی جسطرح سے
تم پھل دار درخت کو پالتے ہو اور اللہ تعالی صدقہ دینے والے پر ستر دروازے فتنہ و فساد کی بند کرتا ہی اور
جو شخص سائل کو نا امید پھیرتا ہی سات دن فرشتے رحمت کی اُسکی طرف متوجہ نہین ہوتے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم دو کام ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے ایک مسکینون کو صدقہ دینا دوسرے وضو اور طہارت کے
واسطے پانی رکھنا لکھا ہی کہ جو کوئی ننگے کو کپڑا پہناتا ہی وہ کپڑا جبتک اسکے بدن پر رہتا ہی یہ شخص سب
آفات اور بلیات سی محفوظ رہتا ہی ایضاً [illegible]

سوا نماز مکتوبہ کے لقمان حکیم اپنی بیٹے کو نصیحت کیا کرتے تھی کہ جو گناہ تجسے سرزد ہوا کرے اسکے عوض مین صدقہ

دیا کر عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم اکثر شکر صدقہ دیا کرتے تھی کسینے سبب اسکا

پوچھا فرمایا کہ صدقہ اس چیز کا دینا چاہیے جس چیز کو آدمی مرغوب رکھتا ہو ہمکو شکر سے زیادہ کوئی چیز اور پسند

نہین ہی شیخ احمد جامی کہتے ہین کہ جو شخص اپنی تئین لینے والے سے زیادہ محتاج صدقہ دینے کا نہ جانی گا صدقہ

اسکا قبول نہوگا **ایضاً** حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک لونڈی بہت خوبصورت

بیچتا ہی پوچھا کہ اسکی قیمت کیا ہی اسنے کہا دو درم وہ بولے یہ بات عقل سی بعید ہے شاید تو دیوانہ ہی کہ ایسی لونڈی

بیش قیمت کو اتنا ارزان بیچتا ہی وہ بولا کہ اللہ تعالی حور العین کو دو کوڑی پر بیچتا ہی تجکو اس قیمت پر کیون تعجب ہوا

یعنی اگر تھوڑا صدقہ بھی آدمی اخلاص سے اور نیک نیتی سے دی تو اُسکے عوض مین حور العین ملتی ہے **نقل** ہی کہ ایک

شخص سفر کو جاتا تھا حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور کہا کہ حضرت مجکو کچھ وصیت فرمائیے فرمایا اگر یار و

مددگار چاہتا ہے اللہ تعالی کافی ہے اور عبرت کیواسطے نشیب و فراز دنیا کا کافی ہے اور مونس و غمگسار

قرآن شریف سی بہتر کوئی نہین اور واعظ اور ناصح موت سی زیادہ کوئی چیز نہین اللہ تعالی سب مسلمانونکو

توفیق صدقہ دینے کی عنایت کرے اور عُجب و ریا سے محفوظ رکھے صدقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

اب کچھ بیان فضیلت ماہ رمضان و قربانی کا کیا جاتا ہے

لکھا ہی کہ جو شخص اس مہینے مین تیسون روزے رکھے اور انکی فرضیت پر یقین کرے اور اللہ سی امیدوار ثواب

کا ہو سب گناہ اسکے بخشے جائین انشاء اللہ تعالی **ایضاً** امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہ نے فرمایا ہی

کہ اگر اللہ تعالی امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر عذاب کرنا چاہتا تو دو چیزین اُنکو نہ دیتا ایک روزے ماہ رمضان

مبارک کے دوسرے سورۂ قل ہو اللہ احد یعنی دو چیزین اس امت کی امان کی نشانی ہین **ایضاً** عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قسم ہے اُس

ذات واجب الوجود کی جسنے مجکو واسطے رسالت کے بھیجا ہے کہ فرشتے واسطے رمضان کے بہشت کو

آراستہ کیا کرتے ہین اور پہلی تاریخ رمضان کو رات کے وقت ساق عرش سے ایک ہوا چلتی ہی کہ اسکو مثیرہ کہتے

ہین جنت کے صحن مین پتے درختونکے اکھٹا کرکے دروازونکی حلقونمین مارتی ہین اور اس سی ایک ایسی آواز خوش نکلتی ہی کہ

ننے والون نے اُس سے بہتر آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور حورین کھڑکیون مین اور غلمان کنگرون پر بیٹھکر کہتے ہین
جسکو حاجت ہو روزہ بشر الکار رکھے اور حورین پوچھتی ہین کہ ای رضوان آج کونسی رات ہی کہ
حق تعالے نے دروازے جنت کے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے کھولے ہین اور حق تعالے رضوان کو
حکم دیتا ہے کہ دروازے بہشت کے کھول اور مالک کو حکم پہونچتا ہے کہ دروازے دوزخ کے بند کر دے اور
حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ شیطان کے گلے مین طوق اور زنجیر ڈالدے کہ امت محمدؐ کے
روزے تباہ نکرین اور ماہ رمضان کی ہر رات کو منادی ہوتی ہے کہ جو مسلمان روزہ دار کچھ چاہے
مطلب اسکا ادا ہو اگر مغفرت چاہی مغفرت ہو اور جو توبہ کرے اُسکی توبہ قبول ہو حاجتمندون کی حاجتین
روا ہونگی اور گنہگارون کے گناہ بخشی جائین ہر روز ایک کرور گناہگار آتش دوزخ سی نجات پاتے ہین جتنے
گنہگار تمام مہینے مین بخشی جائینگے تاریخ اخیر مین اُتنے ہی گنہگار ایک مرتبہ بخشے جائینگے اور دوزخی آگ سے رہائی
پائینگے اور اُس رات جبرئیل علیہ السلام خدا کے حکم سے سب فرشتون کو کعبے کی چھت پر جمع کرتے ہین
اور ایک علم سبز وہان کھڑا کرتے ہین اُنکے دس کرور پر ہین فقط دو پر سے مشرق سے مغرب تک پہونچتے ہین
اُن سب پرون کو سوا لیلۃ القدر کے کبھی نہین کھولتے اور اپنے ساتھ فرشتون کو حکم دیتے ہین کہ تم دنیا مین جاؤ
اور جو مومن نماز پڑھتا ہو یا ذکر کرتا ہو اسپر سلام کرو اور مصافحہ اور وہ جو دعا مانگے تم آمین کہو جب
اجازت پھرنے کی ہوتی ہی تب فرشتے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھتے ہین کہ ای جبرئیل امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی حاجتمندونکی حاجتین بر آئین یا نہین وہ کہتے ہین کہ آجکی رات سبکی مرادین حاصل ہوئین مگر وہ لوگ محروم رہے کہ ہمیشہ شراب
پیتے ہین ماں باپ کو راضی نہین رکھتے اور خویش واقربا کا حق ادا نہین کرتے اور مسلمانون کو ضرر پہونچاتے ہین انکو یہ نعمت
نصیب نہین ہوتی اور عید الفطر کی رات کو شب جائزہ کہتے ہین اور جب صبح ہوتی ہی فرشتونکو حکم ہوتا ہے کہ مسلمانونکی شہرون مین
اترو اور پہاڑون پر کھڑے ہوکے منادی کرو کہ ای امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رجوع کرو اپنے پروردگار کی
رحمت کی طرف کہ وہ کریم اور رحیم ہی طرح طرح کی بخشش کریگا اور بڑے بڑے گناہ بخشے گا اور جس وقت کہ
مسلمان واسطے نماز کے عیدگاہ مین جمع ہوتے ہین اللہ تعالی فرشتونسے فرماتا ہی کہ جو مزدور اپنا کام وقت
مقرر تک کرے کچھ اور بھی خدمت کرے اُسکا کیا مزدوری دیا جائے وہ عرض کرتے ہین [illegible]

اور خوش ہو جاوے سب اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نے سب رمضان کی روزی اور نماز امت محمدؐ کی

قبول کی اور سب گناہ انکی بخشے اور تمام عمر انکی حاجتین دین و دنیا کی روا کرونگا اور انکی عیب پوشی کرونگا کہ لوگون مین

یہ رسوا نہون پھر اسوقت نمازیون کو ندا ہوتی ہی کہ اپنے اپنے گھرون کو جاؤ مین تمسے راضی ہوا اور گناہ تمہارے

بخشے گئے یہ سنکر فرشتے بہت خوش ہوتی ہین اور ایک دوسرے سے بطور خوش خبری کے کہتا ہی کہ اس مہینے

مین بڑی عنایت اور مہربانی اللہ کی امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی اور جب روزہ دار

واسطے افطار کے جمع ہوتے ہین اس قدر رحمتین اللہ کی نازل ہوتی ہین کہ حساب انکا فرشتون کی اندازے

سے باہر ہوتا ہے خصوصًا جو شخص کہ روزہ فقیرون اور محتاجون کے ساتھ افطار کرتے ہین اور اُن کو

اپنی شفقت اور مہربانی سے راضی رکھتی ہین ثواب اسکا بیان سے باہر ہے جو لقمہ کہ فقیر کھاتا ہی ایک

حسنہ اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ دور ہو جاتا ہی اور شوال کی مہینے مین دوسری

تاریخ سے چھ روزے رکھنے کا بڑا ثواب ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص تیسون روزے

رمضان کے اور بعد اسکے چھ روزے اور رکھے تمام برس کے روزون کا ثواب ملتا ہی اور حکمت اسمین یہ ہے

کہ حقتعالی نے وعدہ کیا ہی کہ ایک نیکی کے عوض مین دس نیکیان دونگا اس صورت مین ایک مہینے کے

عوض مین دس مہینے ہوئے اور چھ روزون کے ساٹھ دن اسکے دو مہینے ہوے اس حساب سے بارہ

مہینے ہو گئے اور یہ چھ روزے دوسری تاریخ شوال سے رکھنا چاہیے کہ روزون کا اتصال نہ ہو قوت

ہو اور بعض نے متفرق بھی رکھے ہین اس طرح سے کہ مہینے کے ہر عشرے مین دو روزے اور دل

مین نیت کرے کہ کل روزہ رکھونگا تا کہ بہت روزونکا ثواب نامۂ اعمال مین لکھا جائے اور صدقہ

عید الفطر کا ہر مسلمان پر واجب ہی مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب نصاب ہو اگرچہ اسپر سال نہ

گذرا ہو یہ مذہب امام اعظمؒ کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ جسکے پاس ایک دن سے زیادہ کھانیکو

ہو اسپر صدقہ فطر کا واجب ہی اور مقدار فطریکا حساب ہندوستان سے دو سیر رائج وقت گیہون ہوتے

ہین اور اختیار ہے کہ اسکی قیمت دیدے اور جو اور خرمے بھی دونے دینا درست ہی اور فطرہ دینا اول

وقت چاہیے اور جو شخص قبل اسکے مر جائے اسکے ذمے سے صدقہ فطر کا ساقط ہو جاتا ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے

کمال ترغیب صدقۂ عید الفطر پر کہ روزے رمضان کے معلق رہتے ہین جبتک صدقۂ عید الفطر کا نہ دیا جاے

مطلب یہ ہی کہ سبکو معلوم ہو کہ مسکینون اور محتاجون کے نفع پہونچانے مین یہ فائدے ہین سلطان ابو سعید

ابو الخیر خراسانی فرماتے ہین کہ اگر کوئی شخص جن و انسان پر حکومت رکھتا ہو کسی مسلمان کو نفع پہونچانا اس سے

بہتر ہی اے مسلمانو اگر کسی شخص کو نفع نہ پہونچا سکتے ہو تو ضرر بھی نہ پہونچاؤ اور نقصان اور آزار کسی

کا روا نہ رکھا کرو لکھا ہے کہ ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبے کی دیوار کے سایے مین بیٹھے تھے

حالت شوق مین کعبے کی طرف نگاہ کر کے فرمایا کہ ای کعبۂ معظم باوصف اسکے کہ تجکو حق تعالیٰ نے اس عظمت

و شوکت کی ساتھ پیدا کیا ہے مگر مومن موحد ستر درجے تجھسے فوقیت رکھتا ہے قسم ہی وحدہ لا شریک لہ کی کہ اگر

کوئی تجکو خراب کرے اتنا درد و اندیشہ نہو کہ جتنا ایک مسلمان کی دلکو کوئی آزردہ کرے ہزار برس کی

عبادت شبانہ روز کی ایک خاطر آزاری کی سبب سے زائل ہو جاتی ہے ایضاً کتاب محیط مین لکھا ہے کہ

جیسے زکوٰۃ بنی ہاشم یعنی سادات کو دینا درست نہین ہے صدقہ فطر کا بھی دینا جائز نہین ہے اور اُس غلام

اور لڑکے کو جسکا مالک اور مربی توانگر ہو اور مان باپ دادا دادی نانا نانی بیٹا پوتا اور کافر کو بھی صدقہ فطر کا

دینا روا نہین ہی لکھا ہے کہ عید کے دن حق تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کرتا ہے کہ جنت عدن

مین جا کر آرایش اور سامان عید کا کر کے ستر ہزار فرشتے لیکر ستر ہزار علم جنت سی لیکر روضۂ مبارک

محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر جاؤ اور سلام میرا میرے حبیب کی روح کو پہونچاؤ روحین مردون کی صدقے

کی امید پر عید کے دن آتی ہین جب امام نماز عید سے فارغ ہوتا ہے روحونکو حکم پھر جانیکا ہوتا ہے جن کو

صدقہ پہونچتا ہے خوش اور خرم اور جنکو نہین پہونچتا ہی وہ دلگیر اور مغموم چلی جاتی ہین اے عزیزو جو کچھ ہو سکے صدقہ

دیا کرو اور اپنے مُردون کی ارواح کو خوش کیا کرو اور سمجھو کہ تمکو بھی ایک روز یہی دن پیش آئے گا

ایضاً ترغیب حمید مین روایت ہی امیر المومنین علی رض اور ابو سعید خدری اور عمران بن حصین رضوان اللہ

علیہم اجمعین سی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ

اپنی قربانی کے نزدیک جا اور یہ دعا پڑھ کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور

زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہے نہین شریک واسطے اسکے اور
ساتھ اسکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین اول مسلمانون کا ہون بعد اُسکے فرمایا کہ اول قطرہ خون قربانی سے کہ
زمین پر گرتا ہے جو گناہ بندی سے کیا ہو وہ بخشا جاتا ہی اور قیامت کی دن خون اور گوشت قربانی کا نیکی کی پلے
مین رکھا جائیگا وزن اُسکا ستر حصہ نیکیون کا بڑھائیگا ابو سعیدؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ
والسلام یہ کرامت خاص واسطے اہل بیت کی ہے یا مسلمانون کیلیے آپنے فرمایا کہ اس نعمت مین سب مسلمان شریک ہین
نقل زید بن ارقم سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوال مین ایک صحابی کے کہ یا
رسول اللہ صلوات اللہ علیک یہ قربانی کیا چیز ہے ارشاد ہوا کہ یہ ملت ہی تمھارے باپ ابراہیم علیہ
السلام کی پھر اسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ہماری واسطے اسمین کیا منفعت ہی فرمایا کہ جتنے
بال قربانی کے جسم پر ہوتے ہین اتنی ہی نیکیان قربانی کرنے والے کے نامۂ اعمال مین لکھی جاتی ہین ایضاً اور
محدثین معتمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ عید اضحی کے روز کوئی عمل بندیکا قربانی سے زیادہ اللہ کے نزدیک مرغوب نہین ایضاً اور
ابو سعید ابن عبد العزیز مکحولی رحمۃ اللہ کہا کرتے تھے کہ ای عزیز پیراہن اپنا بیچ اور دنبہ واسطے قربانی کی خرید کر جو
مسلمان قربانی کا گوشت کھاتا ہی ہر لقمے کی عوض مین صاحب قربانی کو جنت مین ایک مرغ ملیگا مانند اونٹ کی
قد وقامت مین ایضاً زاد المقوین مین لکھا ہے کہ جس گھر مین باوجود مقدور کے قربانی نہین ہوتی وہ گھر
روتا ہے اور جناب باری مین دعا کرتا ہے کہ الٰہی اس شخص کے گھر کو مال سے خالی کر جیسا اسنے مجکو قربانی
سے خالی رکھا اسی سال کچھ نہ کچھ بلا اس گھر پر نازل ہوتی ہے اور جس گھر مین قربانی ہوتی ہے وہ گھر صاحب
خانہ کی حق مین دعا کرتا ہے اُسکی دعا کی برکت سے اس گھر مین ہر طرح امن اور آسایش ہوتی ہی اور
صاحب خانہ کے مال مین افزونی ہوتی ہے نقل ہے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سال
مین ہمراہ ایک قافلے کے حج کو جاتا تھا ایک لڑکے کو مین نے اُس قافلے مین دیکھا کہ کچھ زاد وراحلہ
اسکے پاس نہ تھا مینے اس سے کہا کہ اے عزیز جب تیرے پاس کچھ سامان غرض ضروری بھی نہین ہے تو یہ
تو نے ایسے سفر کا کیون قصد کیا جب مین نے یہ کہا تب اسنے یہ آیت پڑھی اِنَّ خَیرَ الزَّ

یعنی سب توشون سے بہتر توشہ تقوی اور پرہیزگاری کا ہے مین نے کہا تقوی دوسری چیز اور کھانا
دوسری چیز بقاے حیات آدمی کھانے پر ہے کوئی آدمی بغیر کھانے کے زندہ نہین رہ سکتا اور اس
آیت مین زاد کا لفظ کھانے پر اطلاق نہین کیا تب وہ بولا کہ اے عزیز سخیون کے گھر جانا اور کھانا ساتھ
لیجانا بہت نامناسب ہی خیر جب سب نے احرام باندھا اور لبیک کہتی ہوے چلے وہ لڑکا چپ تھا مین نے کہا کہ
تو لبیک کیون نہین کہتا وہ بولا کہ مین ڈرتا ہون کہ اپنی لبیک کے جواب مین لالبیک نہ سنون یہ کہکر بیہوش ہوگیا مجھپر
مین یہ کیفیت دیکھکر بہت رویا کہ جس حال مین یہ لڑکا اتنا ڈرتا ہے اگر خداے بے نیاز ہمکو رد کرے اور درجہ
قبولیت نہ دے کیا کرینگے سب اہل قافلہ رونے اور چلانے لگے جب مقام منا پر پہونچے اور سب لوگ
قربانیان کرنے لگے کیا دیکھتا ہون کہ وہ لڑکا کہتا ہے کہ الٰہی سب تیری راہ مین قربانیان کرتے ہین اور
میرے پاس سواے جان کے کچھ نہین مین اپنی جان کو قربانی کرتا ہون یہ کہکر ایک نعرہ شوق مارا اور
جان خدا کو تسلیم کی تھوڑی دیر کے بعد اُس لڑکے کی مان آئی اور نالہ و زاری کرنے لگی ہاتف غیب نے
آواز دی کہ اے عفیفہ تیرے بیٹے نے میری راہ مین اپنی جان قربان کی اور مینے اسکو قبول کیا اگر تو
بھی آیا چاہتی ہے تو دروازہ قبولیت کا کھلا ہے **ایضاً** زاد المتقین مین لکھا ہے کہ بزرگان سلف مین سے
ایک بزرگ کی عادت تھی کہ قیمت گوسفند کی صدقہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ قربانی مجھپر واجب ہے
مگر ایک جاندار کو بیجان کرنا کیا ضرور ایک رات انھون نے خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ
اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوتے ہین اور جنت کو جاتے ہین اور یہ شخص پیادہ حیران کھڑا ہے آخر ایک
شخص سے پوچھا کہ ان لوگون نے دنیا مین ایسا کون عمل خیر کیا تھا کہ جسکے عوض مین آج یہ نعمت
و سعادت حاصل ہوئی جواب پایا کہ ان لوگون نے راہ خدا مین قربانیان کی تھین وہ قربانیان آج
انکی سواریان ہوگئین اسنے کہا کہ مین بھی تو قیمت قربانی کی دیا کرتا تھا جواب پایا کہ قیمت دینا قربانی کرنے
کے برابر نہین ہے جب نیند سے چونکا تو استغفار کیا اور زندگی بھر قربانی کرتا رہا الغرض قربانی کرنے مین
بہت سے فائدے ہین آدمی حتی المقدور اس نعمت سے محروم نرہے کہ اللہ تعالی اسکا اجر دنیا و آخرت
مین دونون جگہ عنایت کرتا ہے دیکھو کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے فرزند

دلبند سے دل اٹھا کر راہ خدا مین قربانی کا قصد فرمایا اللہ تعالی نے اُنکے فرزند کو بھی بچایا اور اُنکو اس
فضیلت پر پہونچایا ایضاً حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح ہونے کا قصہ یون ہے کہ اہل
تواریخ معتمد نے لکھا ہی کہ ایک دن دوپہر کیوقت حضرت اسماعیل علیہ السلام شکار سے آئے حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ منھ حضرت اسمعیل علیہ السلام کا مانند ماہ شب چاردہم کے روشن ہے
اُسوقت آپ کو نہایت فرحت ہوئی اور بہت خوش ہوئے اور محبت پدری نے جوش کیا انکو اپنے
سینے سے لگایا اور بہت پیار کیا اتنے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام سو گئے خواب مین دیکھا کہ ایک آواز
آتی ہے کہ اے ابراہیم اسمعیل کو ہماری راہ مین قربان کر اور یہ ماجرا کئی دن متواتر خواب مین واقع
ہوا آپ جناب ہاجرہ مادر اسمعیل علیہ السلام پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اٹھ اور اپنے فرزند
دلبند کو کپڑے بہت اچھے پہنا اور بالو مین کنگھی کر اور بدن مین خوشبو لگا کہ بڑے دوست کی ملاقات
کے واسطے لیے جاتا ہون حضرت ہاجرہ آپکا حکم بجا لائین اور انکو اپنی چھاتی سے لگا کر رخصت کیا
پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ سے فرمایا کہ ایک چھری اور ایک رسی بھی لادو حضرت
ہاجرہ نے کہا کہ انکو ایک دوست کی ملاقات کی واسطے لیے جاتے ہو چھری اور رسی کیا کروگے
فرمایا کہ شاید حق تعالی کوئی دنبہ دے اور حاجت ذبح کی پڑے سبحان اللہ خدائے تعالی اپنی دوستون
کی زبان سے وہی بات نکلواتا ہے کہ جو اُسکو منظور ہوتا ہے الغرض جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت
اسمعیل علیہ السلام کو لیچلے اور شیطان کو خبر ہوئی اپنے دلمین سوچا کہ یہ وقت فریب دینے کا ہے شاید
اس حالت مین میرا فریب چل جائے وہ ملعون حضرت ہاجرہ کے پاس گیا اور اُنسے کہا کہ کچھ جانتی ہو کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل کو کہان لیے جاتے ہین انھون نے کہا کہ اپنے کسی دوست کی ملاقات کو لیے
جاتے ہین وہ ملعون بولا کہ بات غلط ہی وہ انکو قربانی کرنے کے لیے لئے جاتے ہین وہ بولین کہ یہ بات قیاس مین نہین
آتی کہ ابراہیم اپنے اسمعیل سے بیٹے کو ذبح کرین وہ ملعون بولا کہ وہ کہتے ہین کہ مجکو خدا کا حکم ہوا ہے کہ
مین اسمعیل کو خدا کی راہ مین قربانی کردن وہ بولین کہ اگر خدا نے فرمایا ہے تو ہزار جانین اسمعیل کی خدا
کی راہ پر صدقے ہون جب وہ ملعون حضرت ہاجرہ کی جواب سے مایوس ہوا تب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے

پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اسمعیل کو کہان لیے جاتے ہین فرمایا کہ ایک دوست کی ملاقات کو لیے
جاتا ہون وہ ملعون بولا کہ مین خوب جانتا ہون کہ قربانی کرنے کیواسطے لیے جاتے ہو وہ جو تمنے خواب مین دیکھا ہی
وہ حکم الٰہی نہین ہی بلکہ تمکو شیطان نے فریب دیا ہی اور تمسے خون ناحق تمھارے بیٹے کا کراتا ہے آپنے
فرمایا کہ ای ملعون چپ رہ کہ پیغمبرون کو خواب شیطانی نہین دکھائی دیتی پھر وہ ملعون بولا کہ تمھارا دل
کسطرح اسبات کو گوارا کرتا ہی کہ تم اپنے ایسے بیٹے کو ذبح کرو آپنے فرمایا کہ اے ملعون یہ کیا بات ہی اگر اپنے
دوست کی رضامندی کے واسطے کرورَ بیٹے اسمعیل سے ذبح کرون تو مجکو سر مو ملال نہو جب یہ
ملعون حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھی جواب سے ناامید ہوا تب حضرت اسمعیلؑ کے پاس آیا اور اُنسے
کہا کہ اے اسمعیلؑ تم کچھ جانتے ہو کہ حضرت ابراہیمؑ تمکو کہان لیے جاتے ہین وہ بولے کہ کسی اپنے
دوست کی ملاقات کو لیے جاتے ہین وہ ملعون بولا کہ یہ بات نہین ہی بلکہ تمکو ذبح کرنے کیواسطے لیے
جاتے ہین فرمایا کہ میرے باپ کو میرے ذبح کرنے سے کیا فائدہ وہ ملعون بولا کہ وہ کہتے ہین کہ مجکو اللہ تعالے
کا حکم ہی حضرت اسمعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر اللہ کا حکم ہے تو میری ہزار جانین قربان ہون تو مجکو
کچھ غم نہین کہ رضامندی اللہ کی سب سے بہتر ہے جب اسطرح کے وسوسہ شیطان لعین نے حضرت اسمعیل
کو دیے آپنے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا حضرت یہ کون ہے جو مجکو بہکاتا ہی آپنے فرمایا کہ
اے فرزند یہ شیطان ہی جو تجکو بہکاتا ہے الغرض جب ابراہیم علیہ السلام منا پر پہونچے آپنے فرمایا کہ ای
جان پدر مینے خواب مین دیکھا ہے کہ تجکو ذبح کرتا ہون تو غور کر تیرے نزدیک کیا بہتر ہے اور مقصود
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس کلام سے یہ تھا کہ مین اسمعیل کا امتحان کرون کہ اسکا کیا ارادہ ہے
اسواسطے کہ یہ نوجوان ہی اور اس عمر مین آدمی کو زندگی بہت عزیز ہوتی ہے حضرت اسمعیل نے عرض
کی کہ یا حضرت حکم الٰہی کے بجالانے مین دیر نہ کیجیے اور جو حکم خدا سے ہے اسکو جلد بجا لائیے کہ شیطان
[illegible] گھات مین لگا ہے مبادا کہ اُسکا فریب اور وسوسہ کچھ ضرر پہونچائے اے پدر بزرگوار جب تمنے
بسبب حکم خدا بیٹے کے ذبح کرنے مین دریغ نکیا مجکو جان دینے مین کیا دریغ قیامت کی دن آپ کو

ہاتھ پانون خوب مضبوط باندھیے حضرت ابراہیمؑ نی فرمایا کہ تو اپنے دوست کی حضور مین جاتا ہی کیا بیقرار
ہوکر ہاتھ پانون ماریگا جواب دیا کہ یہ بات نہین مگر اس بات سی ڈرتا ہون کہ وقت ذبح کی اختیار تڑپون
آپ کی کپڑے میری خون سی آلودہ ہوجائین دؔوسری وصیت یہ ہی کہ وقت ذبح کی میرا منھ زمین کیطرف
کیجیے اور مجکو نہ دیکھیے شاید کہ میری صورت دیکھکر شفقت پدری جوش کرے اور تعمیل حکم الٰہی مین کچھ فتور
واقع ہو تیؔسری وصیت یہ ہی کہ جب آپ گھر تشریف لیجائیے میری مان کو بہت تسلی و دلاسا دیجیے
اور انکی نہایت دلداری کیجیے گا کہ شاید وہ مجکو آپ کی ساتھ نہ دیکھے اور اس حال سے مطلع ہوکر
شدت غم سے اسکی چھاتی پھٹ جائے اور میری طرف سے بعد سلام کے فرمائیے کہ میری مفارقت مین
بے صبری نکر قیامت بہت نزدیک ہی جلد ملاقات ہوگی اور بعض روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام حضرت سمعیلؑ ذبیح اللہ کے ہاتھ پانون باندھنی لگے حضرت اسمعیلؑ رودیے
اور کہا کہ ای پدر بزرگوار میرے ہاتھ پانون نہ باندھیے اسواسطے کہ مالک کی حضور مین اُس بندے کو باندھکر لیجاتے
ہین جو بھاگ جاتا ہی آپ خاطر جمع سے ذبح کیجیے مین مردانہ وار جان دونگا اور بعض اہل تواریخ کا یہ بیان
ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی حضرت اسمعیلؑ کی ہاتھ پانون باندھی خاک پر منھ رکھکر رونے لگے
آپکے رونے سے ساتون آسمان کی فرشتے رونی لگے جسوقت خلیل اللہ علیہ السلام نے اُن کے
گلے پر چھری رکھی حضرت اسمعیل علیہ السلام ہنس دیے آپنے پوچھا کہ ہنسنے کا کیا سبب ہے کہا کہ اس
چھری مین مین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی دیکھتا ہون جس چیز مین یہ نام لکھا ہو دیکھا چاہیے کہ
وہ کیونکر کاٹے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس زور سے چھری پھیری کہ دھار اُسکی
مڑگئی اور ذرا نہ کاٹا آپنے غصے مین آکر چھُری کو زمین پر دے پٹکا تب قدرت خدا سے چھری نے
کلام کیا کہ یاخلیل اللہ مجھپر خفا نہوجیے جسنے آپکو حکم ذبح کرنے کا دیا ہے اسی نے مجکو کاٹنے سے
منع کیا ہی اور بعضی علما نے یون لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل کے گلے پر
چھری رکھکر چاہا کہ کھینچین حضرت جبرئیلؑ نے حکم الٰہی سے دھار چھری کی پھیر دی ہرچند زور کیا خط تک
نہ پڑا غیب سی آواز آئی کہ ای خلیلؑ برگزیدہ تو نے اپنی خواب کو سچا کیا اور ای بندہ پسندیدہ تو

آزمایش مین صادق نکلا اب یہ گوسفند ذبح کر اور اپنے بیٹے کو چھوڑ دے حضرت ابراہیم علیہ السلام کیا دیکھتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک گوسفند ہوا پر اُڑاے ہوئے لاتے ہین پس حضرت جبرئیل نے ایک دنبہ بہشت کا لا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ یا ابراہیم عوض اسماعیل ؑ کا لیجیے اور قربانی کیجیے بعد اسکے جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ اٹھا کر کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت اسماعیل ؑ نے کہا اللہ اکبر و للہ الحمد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دنبے کو ذبح کیا اُسدن سے ایام تشریق کی تکبیرین واجب ہوئین اور بعض کتابون مین لکھا ہی کہ اُسوقت فرشتے متعجب تھے اور اس حال کو دیکھکے حیرت کرتے تھے بعضے کہتے تھے کہ ابراہیم بڑا جوان مرد ہی کہ اپنے ایسے بیٹے کو قربانی کرتا ہے اور بعضے کہتے تھے کہ اسماعیل بڑا جوانمرد ہے کہ اپنی جان خدا کی رضامندی کے واسطے دیتا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے فارغ ہوے جناب الٰہی سے خطاب ہوا کہ ای خلیل خلت کی علت کر لیے تو نے یہ قربانی گواہ گذرانی اور اسماعیل ؑ نے جو اس امتحان و ابتلا پر صبر کیا اور تسلیم و رضا پر قائم رہا مین تم دونون سے بہت راضی ہوا اب جو مطلب تم دونون مانگو مین دون دونون صاحبون نے دعا کی کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو شخص گنہگار اور بے یا نکار مرے اُسکی مغفرت ہم دونون کی التماس سے فرمانا اور زبان اُسکی کلمہ شہادت پر جاری کرنا حکم ہوا کہ دعا تمھاری قبول ہوئی اور تمام امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بخشی گئی تم خاطر جمع رکھو اور شکر کرو آمین یا رب العالمین